قال اللہ تعالیٰ ادعونی استجب لکم

از تصانیف عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین نواب سید محمد صدیق حسن خان علیہ الرحمۃ والغفران

وفات جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ ۲۰ فروری ۱۸۹۰

کتاب التعویذات

اردو معروف

ایک صدی قدیم نسخہ

الداء والدواء

۱۳۳۳ھ

حسب فرمائش

ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری

بازار
لاہور

پنجابی پریس لاہور میں باہتمام میاں محمد کرم خاں ... کے
چھپا۔

1333 ہجری میں شائع ہونے والا ایک صدی قدیم نسخہ نہایت تلاش و بسیار کے بعد احتیاط کے ساتھ سکین کر کے دوبارہ 1434 ہجری میں اہل علم اور باذوق حضرات کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ما انزل داءً الا انزل لہ شفاءً والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الذی بکل داءٍ دواءٌ وعلیٰ آلہ وصحبہ الذین ہم للارض بایمانہم سماءٌ ۔ اما بعد ۔ مختصر تحریر میں بعض ادعیہ ماثورہ و اعمال صحیحہ کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ جن کا تعلق عوارض و آفات سے حیات میں تا امات ہو ۔ جو کہ اپنے مشائخ حدیث و علماء دین سے ان کی اجازت حاصل ہے ۔ یہ وہ اعمال ہیں جو صغار و کبار یعنی تمام قوم کو اکثر عارض ہوتے رہتے ہیں ۔ اور وہ امراض ہیں ۔ جن سے عافیت کمتر حاصل ہوتی ہے ۔ شفاء تعالیٰ نے جس طرح ہر مرض کے لئے ایک دوا نازل کی ہو اسی طرح ہر بیماری کے لئے ایک دعا بھی اتاری ہے ۔ دفع امراض و آلام و ادواع و اسقام کے مختلف صورتیں ہوتی ہیں ۔ دوا یا دعا ۔ سو کتب صحاح شریف میں طب نبوی مذکور ہے لیکن لوگ اپنی بے شعوری و ضعف ایمان کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے ہیں ۔ اطباء کی طرف رجوع لاتے ہیں ۔ طب ایمانی چھوڑ کر طب یونانی میں گر گئے ہیں ۔ اسی لئے انکو تحیہ اس کے نفع کا نہیں ہے ۔ لیکن دعا کی طرف اکثر خلق کا اعتقاد ہوتا ہے وقت لاحق عوارض ۔ کہ اہل الحق تعویذ گنڈے وغیرہ تلاش کرتے پھرتے ہیں ۔ اور کوئی جاہل فقیر یا عامی بے علم ان کو ایسی دعا بتا دیتا ہے ۔ جو ماثور نہیں ہے ۔ یا اس میں شرک ہوتا ہے ۔ سو بہر حال اعلیٰ درجہ احسان یہ ہے ۔ کہ انسان رقیہ نہ کرے ۔ اور نہ کرائے کیونکہ اس پر وعدہ دخول جنت کا بلا حساب حدیث صحیح میں آیا ہے ۔ لیکن اکثر خلق متوکل علی اللہ نہیں ہوتی ہے ۔ اسلئے شارع نے رقیہ کو جائز رکھا ہے مگر اس شرط سے کہ آیت یا حدیث سے ہو ۔ اور عربی زبان میں مفہوم المعنیٰ ہو ۔ بہت لوگ اہل علم نے اس طرح کے رقیے ذکر کیے ہیں اور نافع ہیں انکا نفع دیکھا ۔ سو یہی بیان کی جاتی ہیں ۔ اکثر ان اعمال کو جو کتاب قول جمیل تالیف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی میں مذکور ہے مشتمل

(۳) نواب صاحب کو وظائف کی اجازت

(۱) عام وظائف کی اجازت

میں لاتا ہوں۔ مجھ کو اس کی اجازت بھی مولوی محمد یعقوب مرحوم مہاجر مکہ معظمہ نواسہ شاہ عبدالعزیز دہلوی سے حاصل ہے۔ وقبل علیہ ہذا حضرت موصوف نے فرمایا ہے۔ تحت قولہ تعالیٰ اِلَیۡہِ اَلۡعَمَل الصالح یرفعہ اور اشارہ کیا ہے اِذَا مَاتَ اِبۡنُ اٰدَمَ اِنۡقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنۡ ثَلَاثٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوۡ عِلۡمٍ یُنۡتَفَعُ بِہٖ اَوۡ وَلَدٍ صَالِحٍ یَّدۡعُوۡ لَہٗ اور علما کا اس پر اجماع ہے کہ نوافل علم افضل ہیں نوافل عبادت سے اسلئے کہ نفع علم کا متعدی الی الناس ہوتا ہے اور نفع عبادت کا قاصر علی العابد رہتا ہے۔ بنا علیہ ہذا لہٰذا اس رسالہ مختصر میں بعض ادعیہ و رقی کو جو مجھے پہنچی ہیں۔ اور بعض اعمال کو جو صحیح طور پر علمائے راسخین سے ثابت ہوئے ہیں۔ لکھا ہے تاکہ گھر میں یہ رسالہ موجود رہے۔ اور وقت عوارض و آفات کے بحول اللہ و قوتہ اس سے نفع لیا جائے ہیں ان اعمال و ادعیہ کی اجازت اپنے اہل بیت و اولاد و احفاد کو دیتا ہوں لیکن انکو یہ چاہیئے۔ کہ براہ سہل انگاری اس تعامل کو لہو و لعب نہ ٹھہرا لیں۔ بلکہ ساتھ حسن عقیدت و کمال ادب و حضور دل کے ہر رقیہ و دعا کو اس کے موقع پر موافق ترتیب و قاعدہ مقررہ کے بلا کم و کاست استعمال میں لائیں ہے

حسن دعائے کو گر مستجاب خیست مرنج ‹ تراز بان دگر و دل دگر دعا چہ کند ‹ چونکہ اللہ تعالیٰ کو شافی و کافی سمجھ کر ظاہر و نافع سمجھو اور جو کچھ ہے وہ تعویذ و شفا نے نکالے ہیں۔ اور انکو حروف ابجدیہ عدد سے میں لکھا ہے۔ یا ان میں اسماء غیر اللہ سے استعانت لی جاتی ہے۔ یا وہ واسطے کسی غرض امر ناجائز کے مستعمل ہوتے ہیں۔ ان سے محترز رہے شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ جَمَعۡتُ فِیۡ ذٰلِکَ مَا نُقِلَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الصَّحَابَۃِ وَعَنۡ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الۡعُلَمَآءِ وَالۡاَوۡلِیَآءِ وَمَا جُرِّبَ وَصَحَّ بِحَمۡدِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالۡمَسۡئُوۡلُ مِنَ اللّٰہِ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَنۡ یَّنۡفَعَ بِذٰلِکَ مَنِ اسۡتَعۡمَلَہٗ فِیۡ طَاعَۃِ اللّٰہِ وَنَفۡعِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاَنۡ یُّجۡنِبَ نَفۡعَہٗ عَمَّنِ اسۡتَعۡمَلَہٗ فِیۡ مَعۡصِیَۃٍ مِّنَ النَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ اِنۡتَہٰی ۵ اس رسالے میں اول ان اعمال کو ذکر کیا ہے جو اللہ و رسول کے کلام میں آئے ہیں۔ پھر علماء و مشائخ کے اعمال کا بیان کیا ہے یہ رسالہ ایک مقدمہ پانچ باب ایک خاتمے پر متضمن ہے۔ اور اس کا نام **الداء والدواء** رکھا ہے مرض دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک قلبی دوسرے قالبی دل کی بیماری اوصاف مہلکات سے ہوتی ہے۔ وہ دل کا مرض ہے۔ جیسے حسد و غضب و کبر و حرص و عجب و ریا وغیرہ ان کا بیان اور ان کے علاج رسالہ لسان القرآن میں مذکور ہے بدن کی بیماری غالباً اکل و شرب سے ہوتی ہے اس کو شہوت طعام کہتے ہیں۔ اسیکا نتیجہ شہوت فرج ہی ہے۔ اسکا بیان مع علاج کتاب احیاء العلوم میں مرقوم ہے۔ لیکن وہ علاج شرعی ہے۔ اور عرفی علاج جیسے امراض کا وہ ہے۔ جو حسب اتفاق ہے اہل طب کیا کرتے ہیں۔ اس جگہ میں علاج کا ذکر ہوگا۔ وہ ادعیہ و اعمال

سے ہو گا۔ اچھا یہ ہو یا نہ وطلب سے کہ اسکا محل دوسرا ہے واللہ اعلم ان شو

مقدمہ اس بیان میں کہ دعا نافع ہوتی ہے اور دعا کرنے کا حکم شرعاً ثابت ہے۔

حدیث نعمان بن بشیر میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔ اس کا لفظ نزدیک ترمذی کے دوسرا ہے۔ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ آیت وحدیث دونوں دلیل ہیں اس بات پر کہ دعا عین عبادت ہے اور ترک دعا استکبار ہے۔ ابن عمر رفعاً کہتے ہیں۔ مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْإِجَابَةِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ یعنے جس کو توفیق دعا کی ملتی ہے اس کے لئے دروازہ اجابت کا کھل جاتا ہے سلمان کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ دوسرا لفظ یہ ہے۔ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ یہ دلیل ہے اس پر کہ دعا دافع بلا ہوتی ہے۔ اگرچہ اس بلا کے آنے کا حکم ہو چکا ہو۔ اس باب میں اور احادیث بھی آئے ہیں۔ آیہ کریمہ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ بھی اسی پر دلیل روشن ہے۔ و للہ الحمد عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيبُ معلوم ہوا کہ دعا بھی ایک قدر وقضا الٰہی ہے۔ اللہ کبھی کسی بندے کے لئے ایک حکم مقید جاری کرتا ہے کہ وہ دعا نہ کرے گا۔ لیکن جب بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بلا کو اس دعا کی وجہ سے دفع کر دیتا ہے۔ دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے۔ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ سبب اکرم ہونے دعا کی یہ ہے کہ دعا دلیل ہے اللہ کی قدرت اور بندہ کے عجز پر یا اس لئے کہ دعا پڑھنا عبادت اور عین عبادت ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام کرتا ہے۔ حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ غَضِبَ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ پکارنا ثابت ہے کا اپنے رب کو اہم واجبات و اعظم مفروضات سے ہے کیونکہ واجب ہونے میں تجنب سے غضب حرام سے کسی کا خلاف نہیں ہے۔ آیات کتاب اللہ بھی اسپر دلیل ہیں۔ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ شوکانی نے فرمایا ہے کہ ان آیا

دعا نافع اور زہر ثابت ہے

دعا قدر اور قضاء الٰہی

حدیث ... خوش حالی ...

التَّعْلِيْلَ بِالْقُرْبِ ثُمَّ الْوَعْدَ بَعْدَهُ بِالْاِجَابَةِ يَقْطَعُ كُلَّ مَعْذِرَةٍ لِأَوْ يَدْفَعُ كُلَّ تَفْرِقَةٍ انتہی۔
حدیث انس میں فرمایا ہے۔ لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَاءِ فَاِنَّهُ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ اَخْرَجَهُ ابْنُ
حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ الْهَيْتَمِيُّ فِي الْمَقَاصِدِ اس میں نہی ہے ترک دعا سے اور بشارت
ہے اس... کی کہ ساتھ دعا کے کوئی ہلاک نہیں ہوتا ہے۔ پھر حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے
جس کو یہ بات خوش آئے۔ کہ اللہ اس کی دعا وقت سختی و کرب کے قبول کرے۔ تو وہ حالت امن
اور چین میں بہت دعا کیا کرے۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اکثر لوگ مصیبت کے وقت تو دعا کیا کرتے ہیں
اور حالت امن و صحت و رفاہیت میں اللہ کو بھول جاتے ہیں۔ اس سلئے ان کی دعا جلد قبول نہیں
ہوتی۔ حدیث ابو ہریرہ رض میں دعا کو سلاح مومن و ستون دین و نور آسمان و زمین فرمایا ہے۔ رَوَاهُ
الْحَاكِمُ دعا کو اس جگہ تشبیہ دی ہے ہتھیار سے کہ جس طرح ہتھیار سے مقابلہ دشمن کا کرتے ہیں۔ اسی
دعا سے مقابلہ مصیبت کا کیا جاتا ہے۔ پھر تیسری حدیث ابو ہریرہ رض میں فرمایا ہے۔ کہ کوئی مسلمان
اپنا منہ سامنے اللہ کے واسطے دعا کے استادہ نہیں کرتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسکا سوال پورا کرتا
ہے۔ یا تو تعجیل کرتا ہے یا اس کے لئے ذخیرہ کر رکھتا ہے۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ بہر حال اثر دعا کا ضائع
نہیں جاتا خواہ یہاں قبول ہو یا آخرت میں ذخیرہ ہو و اللہ الحمد **فائدہ** یہیں دعا کا تتارك میں
سوجا پڑھ سکتے ہیں۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ
فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یہ حدیث اگرچہ خاص حق میں رقیہ کژدم کے آئی ہے لیکن اعتبار عموم
لفظ کا ہے۔ نہ خصوص سبب کا اور حدیث عوف بن مالک اشجعی میں فرمایا ہے۔ لَا بَاْسَ
بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور نظر کا عمل خود حدیث ابن عباس رض میں نزدیک
مسلم کے آیا ہے۔ مگر ابن مسعود نے کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ
شِرْكٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مراد اس سے وہ رقیہ و تمیمہ ہے۔ جن میں شرک ہو تمیمہ کہتے ہیں۔ تعلیق
خرزات کو گلے میں بچے کے واسطے دفع نظر وغیرہ کے پھر ہر تعویذ کو تمیمہ کہنے لگے تولہ ایک
نوع ہے سحر کی جس سے درمیان بی بی و میاں کے محبت پیدا ہو۔ اسی طرح حدیث جابر میں
نشرہ کو عمل شیطان فرمایا ہے۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ حاصل یہ ہے کہ جو رقی اہل جاہلیت و اہل کفر و شرک
کے ہیں۔ وہ ممنوع و منہی عنہ ہیں انکا ذکر کتاب دعایۃ الایمان میں کیا گیا ہے۔ اور جو رقی کلام
کے ہیں اور قرآن و حدیث صحیح سے ثابت ہیں۔ یا علماء اہل توحید سے ماثور ہیں اور معنیٰ میں
اور ان میں استعانت بغیر اللہ نہیں ہے۔ وہ بلا شک جائز ہیں۔ خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اس طرح کا حسنین علیہما السلام کے لئے کیا تھا۔ اور سب سے بہتر رقیہ قرأت
سورہ فاتحہ و اخلاص و معوذتین ہے۔ تفصیل اس مسئلہ کی ہمنے کتاب دلیل الطالب

میں لکھی ہے۔ شرجی نے فائدہ ہشتادوہفتم میں کہا ہے کہ اتفاق اسماء الٰہی کے یہی حروف مقطعہ وہندسہ میں ذکر کیے ہیں۔ اس نظر سے کہ وہ اسماء الٰہی ہیں۔ ان کا نفع یقینی ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ یہ طریقہ کتب سنت میں نہیں آیا ہے۔ اور بعض موقعوں کا تعلق مراعات کواکب کی جہت سے بیان کیا ہے۔ اسلئے ترک انکا فعل سے افضل ہے۔ تاکہ علم نجوم کی لوث سے طہارت حاصل ہے یہی حکم خطوط رمل کا ہے۔ اور علیحدہ انتساب جفر کا طرف اہل بیت رسالت کے صحت کو نہیں پہونچا الحاصل جو علم ایسا ہے۔ کہ ہنوز اسکا مشکوۃ نبوت سے نہیں ہے۔ اس سے گو دنیا میں نفع مقصود ہو لیکن درحقیقت وہ طریقہ جو اعمال آیات واحادیث میں۔ اللہ پر توکل اور باللہ سے استعانت ہوتی ہے۔ اور رمل وجفر ونجوم میں غیر اللہ پر توکل ہوتا ہے۔ اور مدارک عیوب سے مدلل جاتی ہے خالی ہو ان اشیا کا انواع شرک ہی باخصی سے بڑ مشکل ہے ایمان سی چیز کو شتباہ میں ڈالنا کوئی عقل نہیں ہے بلکہ اَلْمُؤْمِنُوْنَ تَتَوَقَّفُوْنَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ ۝

باب اول بیان میں فوائد تلاوت قرآن کریم اور بعض سور وآیات قرآن عظیم کے

شیخ احمد شرجی حنفی یمنی نے کتاب الفوائد فی الصلوٰت والعوائد میں لکھا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ تلاوت قرآن شریف کی بہت سی صلوٰت سے افضل ہے ترمذی نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَآ اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَّلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ مراد حرف سے اس جگہ حرف بسیط منفرد ہے نکر هٰذَا اَجْرٌ كَبِيْرٌ وَّثَوَابٌ عَظِيْمٌ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ابن عباس نے کہا ہے۔ تم قرآن پڑھا کرو جس دل نے قرآن یاد کر لیا اس کو عذاب نہ ہوگا اور صحابہ قرآن کا مصحف میں پڑھنا دوست رکھتے تھے۔ اس میں نظر کی عبادت زیادہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ بدون قرآن میں نظر کرتے اور کہتے یہ کتاب ہے۔ میرے رب کی بندے کو ضرور ہے کہ جب اس کے پاس کتاب اس کے سید کی آئے۔ تو ہر دن اسمیں نظر کرے وہ جس بات کا حکم ہو اس کو بجا لائے۔ اور جس بات سے منع کیا ہو اس سے بچے امام ابن ابی الصیف نے کتاب بلغۃ المسافرین کہا ہے۔ عبادات میں سے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور سات بار حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ صبح وشام کہہ لیا کرے اس لئے کہ جو عبادت اس کے سوا ہے اس میں حضور قلب شرط ہے اور تلاوت قرآن کے بارے میں یوں آیا ہے کہ یہ کلام قرب سے فہم کے ساتھ ہو یا بے فہم جو کوئی حسبی اللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی فکر کو دور کر دیتا ہے صادق ہو یا کاذب بعض علماء نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا قرآت خوانی کا کتنا ثواب ملتا ہے۔ بہت سی چیزیں دنیا وآخرت کی فکر تا ہیں کہا ساتھ حضور قلب کے یا بے حضو

(۲) "شیخ احمد شرجی کی حروف کتاب" "قرآن کی تلاوت بطور وظیفہ"

فَبِهٖ يَفْخَرُ اَوْ يُغْبَطُ ۔ حدیث ابو سعید میں آیا ہے جسکو مشغول کیا قرآن کیا قرآن نے میرے ذکر و سوال سے دیں دونگا اُس کو بہتر اُس سے جو سائلین کو دونگا اور بزرگی اللہ کے کلام کو ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ کی ساری خلق پر رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اَتَانِیْ کَلَامُ الْقُرْآنِ حج ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ تم قرآن پڑھا کرو کہ وہ دن قیامت کے اپنے لوگوں کا شفیع ہو کر آئیگا۔ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قرآن ایسا شافع اصحاب قرآن ہوگا مراد اصحاب سے وہ لوگ ہیں جو قرآن شریف پڑھا کرتے ہیں۔ صحاح ستہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ وَسَيَأْتِي بَيَانُهٗ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تعالیٰ

فصل بسم اللہ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے۔ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ علماء نے کہا ہے اسے مقطوع البرکۃ اور یہ بھی آیا ہے کہ جس دعا کے اول میں بسم اللہ ہوتی ہے وہ دعا پھیری نہیں جاتی۔ علی مرتضیٰ نے ایک شخص کو بسم اللہ کہتے ہوئے دیکھا تو کہا جَوِّدْهَا فَاِنَّ رَجُلًا جَوَّدَهَا فَغُفِرَ لَهٗ یعنی اسکو خوب بنا کر لکھ ایک شخص نے اُس کو خوب بنا کر لکھا تھا وہ بخشا گیا ابن عباس نے کہا ہے لوگ ایک آیت کتاب اللہ سے غافل ہیں حالانکہ وہ سوائے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی پر نہیں اتری مگر سلیمان علیہ السلام پر ابن مسعود نے کہا ہے جو شخص یہ چاہے کہ وہ انیس داروغہ دوزخ سے نجات پاوے وہ بسم اللہ پڑھے ہر حرف کے عوض ایک داروغہ سے نجات پاویگا **حکایت** قیصر روم نے عمر بن خطاب سے کو لکھا تھا مجھ کو درد سر رہا کرتا ہے تمنا ہے کہ کوئی دوا بھیجو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ اسکو بھیجی وہ جب سر پر رکھتا تو درد تھم جاتا جب اتار لیتا تو پھر ہونے لگتا اُس تعجب ہوا۔ دیکھا تو کلاہ میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا تھا دیکھ اُس نے کہا۔ مَا اَكْرَمَ هٰذَا الدِّيْنَ وَاَعَزَّهٗ شَفَانِيَ اللّٰهُ بِآيَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْهُ پھر وہ سچا پکا مسلمان ہوگیا۔

حکایت خالد بن ولید نے ایک قلعہ کفار کا محاصرہ کیا تھا۔ اہل حصن نے کہا تم کو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام حق ہے بھلا ہم کو کوئی نشانی دکھاؤ کہ ہم مسلمان ہو جائیں کہا۔ اچھا تم میرے پاس سم قاتل لاؤ وہ ایک پیالہ بھر زہر لائے۔ آنہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا اور اس کو پی گئے۔ کچھ اثر نہ ہوا صحیح سالم کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے کہا بیشک یہ دین حق ہے سب کے سب اسلام لے آئے۔ **حکایت** بشر حافی نے ایک پرچہ کاغذ پر بسم اللہ لکھی ہوئی زمین پر پڑی پائی اس کو اٹھا لیا ان کے پاس سوا دو درہم کے کچھ نہ تھا۔ خوشبو خرید کر کے اس پرچہ کاغذ کو معطر کیا خواب میں حق سبحانہ و تعالیٰ کو دیکھا۔ فرمایا۔ يَا بِشْرُ طَيَّبْتَ اِسْمِي

(۱۵) بسم اللہ کا ادب و احترام

لَأُلَبِّيَنَّ اسْمَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ شیخ احمد نے لطائف الاشارات میں لکھا ہے اِنَّ ثَمَرَةَ الْوُجُودِ تَفَرَّعَتْ مِنْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاِنَّ الْعَوَالِمَ كُلَّهَا بَادِيَةٌ بِهَا جُمْلَةً وَتَفْصِيْلًا فَلِذَالِكَ مَنْ اَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهَا رَزَقَهُ اللّٰهُ الْهَيْبَةَ عِنْدَ الْعَالَمِ الْعُلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ وَمَنْ عَلِمَ مَا اُوْدِعَ فِيْهَا مِنَ الْاَسْرَارِ وَكَتَبَهَا لَمْ يَحْتَرِقْ بِالنَّارِ اِنْتَهٰى

حکایت ایک مرد صالح نے کہا ہے کہ جو کوئی ساٹھ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم سوتے وقت پڑھ کر اپنے ساتھ رکھے گا اللہ اس کو ہیبت عظیم دے گا کوئی شخص اس کو ستا نہ سکیگا۔ باذن اللہ تعالےٰ شرحی کہتے ہیں میں نے تجربہ کیا ہے ذٰلِكَ وَصَحَّ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ میں کہتا ہوں دار قطنی نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے كَانَ جِبْرَئِيْلُ اِذَا جَآءَنِيْ بِالْوَحْيِ اَوَّلُ مَا يُلْقِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ بسم اللہ ایک آیت ہے قرآن پاک کی ہر ایک سورت قرآن کی عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال بسم اللہ کا پوچھا تھا فرمایا۔ هُوَ اسْمٌ مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اسْمِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ اِلَّا كَمَا بَيْنَ سَوَادِ الْعَيْنِ وَبَيَاضِهَا مِنَ الْقُرْبِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَالْحَاكِمُ ۔۔ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْذَرٍّ الْهَرَوِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شعبی نے بسم اللہ کو اسم اعظم الٰہی کہا ہے بخاری کا لفظ جار یہ سے یہ ہے۔ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ هُوَ اللّٰهُ اَلَا تَرٰى اَنَّهُ فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ يَبْدَاُ بِهٖ قَبْلَ كُلِّ اسْمٍ حضرت علی مرتضیٰ مرفوعاً کہتے ہیں اِذَا وَقَعْتَ فِيْ وَرْطَةٍ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَصْرِفُ بِهَا مَا يَشَآءُ مِنْ اَنْوَاعِ الْبَلَايَا رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَالسُّيُوْطِيُّ فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مُخْتَصَرًا مطولاً

فضل سورۂ فاتحہ

اس سورۂ میں جو فوائد و منافع ہیں ان کا حصر کرنا ممکن نہیں ہے صحیحین میں آیا ہے وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ایک جماعت اہل علم نے اس کے فضل میں کتب کثیرہ تالیف کی ہیں جو شخص اس کی قراءت پر مداومت رکھتا ہے وہ عجائب دیکھتا ہے سراسید پاتا ہے۔ ابو سعید بن المعلی مرفوعاً کہتے ہیں یہ اَلْفَاتِحَةُ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ رواہ البخاری یہ تصریح ہے جناب نبوت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی کہ سب سے بڑی سورۂ قرآن میں یہی فاتحہ ہے۔ اب کسی اور سورہ کو مثل فاتحہ کے عظیم میں کہنا زیبا نہیں ہے اس دلیل سے کہ فلاں سورت کے پڑھنے کا ثواب عظیم آیا ہے۔ کیونکہ ثواب اور شے ہے

اور عظم منصوص جو اس سورت کے لئے ہے۔ وہ اور سے نہیں ہے۔ اس کا ثواب بقیہ سورۃ سے اعظم
تر ہے حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے۔ جھکو فاتحہ زیر عرش سے دی گئی ہے۔ رَوَاهُ الْحَاکِمُ
وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ۔ یعنے سورت بقرہ ذکر اوّل سے اور طٰہٰ و طواسین و حوامیم الواح موسیٰ
سے دیئے گئے ہیں اور یہ خاص عرش کے نیچے سے آئی ہے یہ دلیل روشن ہے شرف پر
اس سورت کے یہ مزیت دوسری سورت کو نہیں ہے حدیث انس میں اسکو افضل قرآن
فرمایا ہے۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ اہل علم
نے اس سورت کے تیس نام ذکر کئے ہیں یہ دلیل ہے کمال شرف پر

تعویذ درد چشم وغیرہ به سورۂ فاتحہ

درمیان سنت فجر و فرض صبح کے اکتالیس بار فاتحہ کا دم درد چشم پر
پڑھنا فی الفور باذن خدا صحت بخشتا ہے بلکہ درد چشم پر مجرب
ہے۔ اور ہر مرض کو بھی نافع ہے انشاء اللہ تعالیٰ شرجی کہتے ہیں۔ وَقَدْ جَرَّبْتُ ذٰلِكَ
مِرَارًا فَصَحَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالشَّأْنُ كُلُّهُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ مِنَ الْيَقِيْنِ فِي الْعَزَائِمِ
اسی طرح اگر کوئی شخص مقید ہو اسکا ایک سو گیارہ بار پڑھ کر دس بار کے بعد قید پر پھونکے گا تو وہ
قید اس سے جدا ہو جائے گی باذن اللہ تعالیٰ وَقَدْ جَرَّبْتُهُ مَنْ كَانَ مُتَعَيِّنًا عَلَيْهِ
تَوْسِيْعٌ فَانْفَكَّ الْقَيْدُ وَتَفَرَّجَ وَنَجَى مِنْ غَيْرِ تَسَبُّبٍ بِلُطْفِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ
فقیہ صالح بن محمد نے کہا ہے جس کو ڈر بادشاہ کا ہو اور وہ وقت صبح کے فاتحہ مع بسم اللہ
پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرکے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرے تو اس دن ڈر اس پاس نہ پھٹکیگی
اور بعض علماء نے کہا ہے۔ جو شخص ہر روز تو اکتالیس بار ہمیشہ پڑھا کریگا اللہ تعالیٰ اس
کو بغیر تعب و مشقت رزاق مطلق رزق پہونچاویگا اور بغیر محنت کے غنی کرے گا۔
باذن اللہ اس کے سوا اور فوائد بھی بہت ہیں۔ جنکا ذکر بعض دیگر فوائد میں انشاء اللہ آویگا۔
القصہ میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے اَلْفَاتِحَةُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ یہ لفظ بعموم خود
شامل ہے شفاء ہر داء قلب و قالب کو وللہ الحمد لیکن اعتقاد صحیح و حسن ظن درکار ہے وباللہ
التوفیق۔

رقیہ طاعون بفاتحہ

سنہ میں ایک بار وبا آئی شیخ مہیمی نے اپنے اصحاب کو
حکم دیا کہ مریض طاعون پر فاتحہ ہمراہ وصل بسم اللہ پڑھیں۔
اور اس پر دم کریں چنانچہ اکتالیس بار پڑھ کر دم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا دی سو شیخ مجربات
سے لکھا ہے۔ والحمد للہ۔ ابن القیم رحمہ نے کہا ہے كُلَّ شَيْءٍ دَوَاءٌ وَدَاءٌ وَاَحْسَنْتُ
اَلدَّوَاءَ بِالْفَاتِحَةِ وَجَدْتُ لَهَا تَاثِيْرًا عَجِيْبًا فِي الشِّفَاءِ وَذٰلِكَ اَنِّيْ مَكَثْتُ

بِمَكَّةَ مُدَّةً تَعْتَرِينِي أَدْوَاءٌ وَلَا أَجِدُ طَبِيبًا وَلَا دَوَاءً فَكُنْتُ أُعَالِجُ نَفْسِي بِالْفَاتِحَةِ فَرَأَيْتُ لَهَا تَأْثِيرًا عَجِيبًا وَكُنْتُ أَصِفُ ذَلِكَ لِمَنْ يَشْتَكِي أَلَمًا شَدِيدًا فَكَانَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ يَبْرَءُونَ سَرِيعًا بِبَرَكَةِ الْفَاتِحَةِ ۔

یہ دلیل ہے۔ اس بات پر کہ جو اثر و فضل جو آیت و حدیث کا کتاب و سنت سے ثابت ہو اس کے لئے اجازت شیخ کی حاجت نہیں ہے وہ بلا اجازت بھی تاثیر کرتی ہے، اجازت عمل ان اعمال کے لئے درکار ہے جو مشائخ نے ترتیب دئے ہیں۔ پھر ابن القیم نے کہا ہے وَقَدْ يَتَخَلَّفُ الشِّفَاءُ لِضَعْفِ هِمَّةِ الْفَاعِلِ أَوْ لِعَدَمِ قَبُولِ الْمَحَلِّ أَنْ يَجِدَ أَذًى بِكِتَابَةِ الْفَاتِحَةِ أَوْ أَنْ يَجِدَ أَذًى بِقِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فَكَذَلِكَ يَتَخَلَّفُ الشِّفَاءُ لِضَعْفِ هِمَّةِ الْقَارِئِ وَلِتَغَيُّرِ الْقَارِئِ فِي الْجِسْمِ وَالْمُعَالَجَاتِ أَوْ لِعَدَمِ قَبُولِ الْمَحَلِّ وَالْآيَاتُ وَالْأَدْعِيَةُ فِي نَفْسِهَا نَافِعَةٌ شَافِيَةٌ ۔ انتہی۔ میرے تجربہ میں یہ بات ہے کہ کوئی عمل فاتحہ کا کسی مرض و الم قلبی و قالبی کو تخلف نہیں کرتا ہے۔

وللہ الحمد

سورۃ البقرہ

حدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے۔ اخرجہ مسلم۔ حدیث سہل بن سعد میں آیا ہے کہ تین دن تک پھر اس گھر میں نہیں آتا ہے خواہ رات کو پڑھے یا دن کو۔ رواہ ابن حبان۔ ابو امامہ باہلیؓ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ اِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ رواہ ابن حبان۔ مراد بطلہ سے جادوگر ہیں۔ الحاصل قرأت اس سورت کی شیطان و آسیب و جادو کو گھر سے دور کرتی ہے جس گھر میں ان چیزوں کا خلل ہو وہاں گھر والوں میں سے کوئی شخص ایکبار اسکو ورد کر کے پڑھ لیا کرے پھر اس گھر میں کوئی بات نہ رہے گی۔ یہ سورت حضرتؐ کو کتب انبیا سابقین میں سے دی گئی ہے۔ حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے۔ أُعْطِيتُ الْبَقَرَةَ مِنَ الذِّكْرِ الْأَوَّلِ رواہ الحاکم فی المستدرک۔

آیۃ الکرسی

اس کو حدیث ابی بن کعبؓ میں اعظم آیت کتاب سے فرمایا ہے اخرجہ مسلم۔ دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس آیت کی ایک زبان اور دو لب ہیں۔ یہ تقدیس کرتی ہے اللہ کے نزدیک ساق عرش کے اس زیادت کو امام احمد و ابوداؤد و ابن ابی شیبہ نے باسناد مسلم روایت کیا ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ شیطان اس کے پڑھنے

والے کے پاس نہیں پھٹکتا۔ حدیث ابوہریرہ میں اسکو سید آیات قرآن کہا ہے رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِیْبٌ حاکم کا لفظ ان سے رفعاً یوں آیا ہے سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو سردار ہے آیات کی وہ جس گھر میں پڑھی جاتی ہے شیطان وہاں سے نکل جاتا ہے وہ آیۃ الکرسی ہے شوکانی فرماتے ہیں۔ فِیْ اِثْبَاتِ السِّیَادَۃِ لِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ عَلٰی جَمِیْعِ اٰیَاتِ الْقُرْاٰنِ تَحْرِیْکٌ عَظِیْمٌ فَاِنَّ سَیِّدَ الْقَوْمِ لَا یَکُوْنُ اِلَّا اَفْضَلَھُمْ خِصَالًا وَاَکْمَلَھُمْ حَالًا وَاَکْثَرَھُمْ جَلَالًا اِنْتَھٰی یہ سورت کسی مال یا ولد پر کہی نہیں جاتی لیکن پھر کبھی شیطان اسکے پاس نہیں آتا۔ رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَفْعًا اس کو ترمذی نے حسن اور نسائی نے صحیح کہا ہے۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ شیطان اس سے بھاگتا ہے پڑھنے والے کے پاس نہیں آتا۔ حدیث ابوہریرہ میں آیا ہے۔ کہ شیطان نے ان سے کہا تھا۔ کہ تو اسکو پڑھ تو تا فَاِنَّہٗ لَا یَزَالُ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَلَنْ یَّقْرَبَکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ حضرت نے سنکر فرمایا قَدْ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ میں کہتا ہوں مجھے اکثر خواب خوفناک نظر آتے تھے۔ شیطان نیند میں آکر ڈراتا تھا۔ جب سے میں نے رات کو اسکا پڑھنا لازم کیا۔ تب سے میں خواب میں بالکل نہیں ڈرتا ہوں۔ اور نہ خواب پریشان اس کثرت سے دیکھتا ہوں وللہ الحمد حضرت نے فرمایا مَنْ قَرَأَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا الْمَوْتُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ الحمد للہ تعالیٰ میں بعد ہر نماز فرض کے یہ آیت مع تسبیح فاطمہ علیہا السلام پڑھا کرتا ہوں کہ امام یعلیٰ بن حسن نے فضائل میں اس آیت شریف کے ایک مصنف مفید لکھا ہے۔ اسمیں ذکر کیا ہے کہ جو کوئی اس آیت کو سترہ بار بعد نماز عصر کے دن جمعہ کے جائے خالی میں پڑھے گا وہ اپنے دل میں ایک ایسی حالت پائیگا جو موجود نہ تھی پھر اس حالت میں جو دعا کریگا۔ وہ قبول ہوگی۔ اور جو شخص اسکو تین سو تیرہ بار پڑھیگا۔ اس کو بیقیاس خیر حاصل ہوگی۔ اور جس حرب میں یہ آیتی ہی بار پڑھی جاویگی۔ وہ لوگ غالب رہینگے شرجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ اس عدد میں ایک سر عظیم ہے۔ انبیاء مرسلین کا عدد یہی تھا۔ اصحاب طالوت بھی اتنے ہی تھے۔ جن کے حق میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہا ہے۔ کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب بھی دن بدر کے اسی قدر تھے۔ جو ضعاف کفار پر اس دن غالب ہوئے فَمَنْ قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَوْ غَیْرَھَا مِنَ الْاٰیَاتِ اِلَّا سِیَّمَا الْفَاتِحَۃَ لَمْ یَخْطُرْ اَحَدٌ بِمَا یَحْصُلُ لَہٗ مِنَ الْخَیْرَاتِ وَالْمَوَاھِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

(۱۹) تین سو تیرہ عدد کی اہمیت

سارے آفات اور شیطان سے امان ہے

آیتین آخر سورۂ بقرہ — یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ[۱] تا آخر سورہ یہ کسی گھر میں تین شب نہیں پڑھی جاتیں پھر وہاں شیطان آئے۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ حِبَّانَ وَاَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ۔ ابن مسعودؓ کا لفظ۔ فقرہ یہ ہے۔ کہ جو کوئی ان کو رات کو پڑھے۔ یہ اس کو کفایت کرتی ہیں۔ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السِّتَّۃِ یعنی اس رات سارے آفات سے یا قرب شیطان سے یا قیام لیل سے کافی ہیں۔ یا فضل و اجر میں بس ہیں۔ شوکانی نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الْاَوْلٰی حَمْلُہٗ عَلٰی جَمِیْعِ ھٰذِہِ الْمَعَانِیْ لِاَنَّ حَذْفَ الْمُتَعَلِّقِ مُشْعِرٌ بِالتَّعْمِیْمِ کَمَا تَقَرَّرَ فِیْ عِلْمِ الْمَعَانِیْ۔ حدیث ابوذرؓ میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ مجھکو اس خزانے سے ملی ہے جو نیچے عرش کے ہے تم ان کو سیکھو اور اپنی بی بیوں اور بچوں کو سکھاؤ کہ یہ قرآن و نماز و دعا ہیں۔ رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ۔ اس کو ابوداؤد نے مراسیل میں جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔ مطلب یہ ہوا۔ کہ نماز کی نماز میں تالی تلاوت میں دعائی دعا میں پڑھیے

تعظیم سورۃ الانعام

سورۂ انعام — جب یہ سورہ اتری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کی اور فرمایا اس کے ساتھ اتنے فرشتے آئے کہ افق بھر گیا۔ اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ یہ صریح دلیل ہے اس بات پر کہ یہ ساری سورت ایک ہی بار اتری ہے ٭

سورۂ کہف گناہ کے کفارہ

سورۂ کہف — حدیث ابوسعیدؓ میں فرمایا ہے جو شخص اس کو شب جمعہ میں پڑھے گا۔ ما بین ہر دو جمعہ اس کے لئے نور چمکیگا۔ اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ۔ دوسری روایت میں بجائے شب جمعہ یوم الجمعہ آیا ہے یہ بھی ٹھیک ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اثر و ثواب اس کا تمام ہفتہ نمایاں رہیگا۔ وللہ الحمد

---

[۱] اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا لَہَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْہَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ٭ دوسری روایت میں یوں فرمایا ہے کہ جو کوئی دس آیتیں آخر سورۂ کہف

پڑھیگا۔ اگر دجال نکلیگا تو اس پر مسلط نہ ہوگا۔ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ
عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔ حدیث ابو الدرداء کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ جو کوئی دس آیتیں اول سورہ کہف کی
یاد کریگا۔ وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہیگا۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور حدیث ترمذی میں تین ہی آیت اول کو فرمایا ہے ترمذی نے کہا۔ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
مسلم و ابو داؤد میں کہا ہے مِنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ ان میں کچھ منافات نہیں ہے اسلیئے کہ عمل زیادت
واجب ہے۔ اور اقوال آخرین یوں جمع ممکن ہے کہ دس اول سورت کی اور دس آخر سورت کی پڑھے
اور جسکو تحصیل کمال منظور ہو وہ دن جمعے کے یا شب جمعہ میں ساری سورت پڑھے۔ میں کہتا ہوں
یہ سورت جبکہ فتنہ دجال سے محفوظ رکھتی ہے اور یہ اتنا بڑا فتنہ ہے کہ آدم ابو البشر کے عہد سے
لیکر تا قیام ساعت نہ ہوگا۔ تو پھر جو فتنہ کسی اور دجال کا ہے۔ اس سے بالاولیٰ محفوظ رکھے گی۔
حدیث ابوہریرہ میں آیا ہے۔ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَ
حَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ دجال قریب تیس نفر کے ہونگے۔ چنانچہ اس عرصہ
میں جو اس تیرہ سو سال کے اندر بہت سے گذر گئے اس زمانے میں بھی بعض دجال دیکھے گئے۔
اللّٰهُمَّ احْفَظْنَا۔ غرضکہ واسطے حفظ فتنہ مومن سے بلکہ فتنہ دنیا کے تلاوت و قراءت اس سورت کی
بحمدہ تعالیٰ مجرب و صحیح ہے وللہ الحمد والعزۃ۔

سورۂ طٰہٰ وغیرہ
حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے۔ مجھ کو طٰہٰ و طٰسین و حوامیم
الواح موسیٰ سے دیگئی ہیں۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

سورۂ یاسین
اس سورت کی برکت ظاہر اور اس کی فضیلت مشہور ہے معقل بن یسار
رفعاً کہتے ہیں۔ قرآن دل یٰسین ہے کوئی شخص اسکو بارادہ آخرت
نہیں پڑھتا لیکن بخشدیا جاتا ہے۔ تم اسکو اپنے مردوں پر پڑھو۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ وَاَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ۔ ہر چیز کا دل وہ ہوتا ہے
جو اس کا لب لباب خالص ہو سو یہ سورت لب لباب و خالص کتاب ہے مردوں پر پڑھنے
کو اس لئے فرمایا کہ اس میں ذکر احیاء موتیٰ و نفخ صور کا ہے یا ایک خاصیت ہے تخفیف
کی مردوں پر۔ حدیث انس میں ایک بار پڑھنا اس کا برابر دس بار قرآن مجید پڑھنے کے آیا
ہے۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ حدیث جندب میں فرمایا ہے کہ جو کوئی
اس کو رات میں ابتغاء وجہ اللہ پڑھتا ہے وہ بخشدیا جاتا ہے۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ
ابْنُ السُّنِّيِّ شرح سحر فرماتے ہیں۔ بعض احادیث میں آیا ہے یٰسٓ لِمَا قُرِئَتْ لَهٗ

یعنے اس کو جس مطلب کے لئے پڑھو وہی مطلب حاصل ہو۔ ایک فائدہ اس کا یہ ہے کہ جبکام
کے لئے اکتالیس بار پڑھی جائے وہ ضرور پورا ہو کوئی سا ہی کام کیوں نہ ہو۔ سہیلی نے شرح سیرت
میں ذکر کیا ہے۔ کہ حارث بن ابی اسامہ نے اپنے مسند میں مرفوعاً روایت کی ہے۔ کہ جو کوئی یٰس پڑھیگا
گا۔ اگر خائف ہے تو امن میں ہو جائیگا۔ اور اگر بیمار ہے تو شفا پائیگا۔ اگر بھوکا ہے تو شکم سیر ہو
جائیگا۔ اسی طرح کے بہت سے فضائل ذکر کئے ہیں۔ دارمی نے بسند صحیح عطا سے روایت کی ہے
کہ مجھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات پہونچی ہے مَنْ قَرَءَ يٰسٓ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ
حَوَائِجُهٗ بعض نے کہا ہے۔ جو کوئی اس سورت کو اول روز میں پڑھیگا وہ شام تک فرحان و
شادمان رہیگا۔ اور جو اول شب میں پڑھیگا۔ وہ صبح تک فرح و مسرور رہیگا۔ بعض
علماء نے کہا ہے اس سورت میں ذکر رحمٰن کا چار جگہ اور ذکر جلالہ کا تین جگہ آیا ہے اسی
طرح سورہ تبارک الذی میں سو جو شخص اس سورت کو پڑھے اور ذکر رحمن پر پہونچے۔ تو ایک انگلی
داہنے ہاتھ کی بند کرے اور جب ذکر جلالہ پر پہونچے۔ تو بائیں ہاتھ کی انگلی عقد کرے۔ اور جب
سورہ تبارک پڑھے۔ تو ذکر رحمن پر انگلی داہنے ہاتھ کی اور ذکر جلالہ پر انگلی بائیں ہاتھ کی کھولے
جو کوئی اس طرح کریگا اس کی حاجت قطعاً اور اس کی دعا مستجاب ہوگی۔ لکن ضرر سے ڈرے
اور سوا خیر کے کچھ دعا کرے سوا اس کی برکت سے محروم رہیگا۔ یہ عقد و فتح خنصر سے
لگا تار ہو انتہے کلام الشرجی رحمہ اللہ۔

سورۂ فتح

حدیث ابن عمرؓ میں فرمایا ہے آج کی رات مجھ پر ایک سورت اتری ہے
وہ مجھ کو دوست تر ہے اس چیز سے جس پر سورج نکلا ہے پھر انا فتحنا پڑھی۔
اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مراد یہ ہے کہ دنیا وما فیہا سے محبوب تر ہے
شوکانی رحمہ نے فرمایا وَفِيْ ذٰلِكَ فَضِيْلَةٌ عَظِيْمَةٌ لِهٰذِهِ السُّوْرَةِ اِنْتَهٰى

سورۂ ملک

حدیث ابوہریرہؓ میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ایک سورت ہے قرآن کی تیس آیت اس نے ایک شخص کی شفاعت کی۔
یہانتک کہ وہ بخشا گیا اَخْرَجَهُ اَهْلُ السُّنَنِ وَابْنُ حِبَّانَ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ
حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ ایک روایت ابن
حبان کی اس لفظ سے ہے کہ یہ سورت مانعہ منجیہ ہے۔ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے چاہتا
ہوں۔ کہ دل میں ہر مومن کے ہو۔ رواہ الحاکم وقال هٰذَا اِسْنَادٌ عِنْدَ الْيَمَانِيِّيْنَ صَحِيْحٌ
ترمذی کا لفظ اتنا ہے وَدِدْتُ اَنَّهَا فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سورت [illegible] ہے۔ مَنْ قَرَءَ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ

(۲۳) "امام شافعی علیہ الرحمہ کا آنکھوں دیکھا حال" ؛

وَ اَطَاقَتْ حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے نسائی کا لفظ یہ ہے جو شخص اسکو ہر رات پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو عذاب قبر سے بچاتا ہے **حکایت** امام شافعی رحمہ کہتے ہیں بعض اولیاء نے کہا ہے میں ہمراہ ایک جنازے کے قریب مغرب نکلا جب لوگ دفن کر کے پھرے رات ہو گئی تھی میں نے ایک شخص کو کتے کی صورت میں دیکھا کہ قبر میں گھسا ہوا پھر اٹھتا ہوا تب کے ساتھ نکلا وہ اسی آنکھ اس کی کانی تھی میں نے کہا تیرا کیا قصہ ہے اس نے کہا میں اس میت کو ستانا چاہتا تھا مجھکو سورہ تبٰرک نے روکا اور میری آنکھ نکال لی اور مجھ سے کہا گیا اگر یہ مردہ سورہ تبارک پڑھتا تو دوسری تیری آنکھ بھی نکال لی جاتی مرانتقہ میں کہتا ہوں کہ بعض ائمہ اہل بیت اس سورت کو دو رکعت نفل میں بعد نماز عشا کے پڑھا کرتے تھے بعض علما نے کہا ہے جو کوئی وقت رویت ہلال کے اس سورت کو پڑھیگا وہ اس ماہ میں ہر ضیا پائیگا اور ہر شر سے محفوظ رہیگا۔

سورۂ اذا زلزلت اس کو حدیث انس میں ربع قرآن فرمایا ہے اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ حَسَنٌ لکن مسلم نے کتاب التمییز میں اس حدیث پر تکلم کیا ہے اسکی سند میں سلمۃ بن وردان ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا لَیْسَ حَدِیْثُہٗ بِذَالِکَ یہی حال دوسری روایت میں ابن عباس کا ہے کہ اس میں اس سورت کو برابر نصف قرآن کے کہا رواہ الترمذی والحاکم مگر ترمذی نے غریب کہا اور حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے لکن اس کی سند میں یمان بن مغیرہ عنزی سخت ضعیف ہے حاکم سے تصحیح کرنا اسکا تعجب ہے یہ فضیلت اس لئے ہے کہ یہ سورت مشتمل ہے احوال آخرت پر آخرت بہ نسبت احوال دنیا کے نصف ہے اور اس سورت میں یہ آیت ہے۔ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ظاہر یہ ہے کہ اس راز کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے ہم مکلف ساتھ علم کے نہیں ہیں۔

"سورہ تکاثر ہزار آیات کے برابر"

سورۂ الہٰکم التکاثر حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے۔ کیا تم میں کوئی ہر دن ہزار آیت پڑھ نہیں سکتا۔ کہا اتنا کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا الہٰکم التکاثر نہیں پڑھ سکتا اخرجہ الحاکم منذری نے کہا رجال اس سند کے ثقات ہیں مگر عقبہ کہ میں اسکو نہیں پہچانتا ہوں۔

سورۂ کافرون اسکو حدیث انس میں ربع قرآن کہا ہے رواہ الترمذی عن حاکم کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے کہ برابر ربع قرآن کے ہے مگر دونوں [illegible] کیا اچھی دو سورتیں

"(۲۴) ایک آیت کا معجزانہ عمل"

"سورہ زلزال نصف قرآن برابر"

"(۲۵) سورہ کافرون چوتھائی قرآن"

ہیں جو دو رکعت ہیں قبل فجر کے پڑھی جاتی ہیں۔ اخلاص وکافرون۔ أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ لیکن کافرون پہلی رکعت میں اور اخلاص دوسری رکعت میں پڑھے بعض شعر میں یہی ترتیب آئی ہے اور یہی صواب ہے ان دونوں سورتوں کا ان دو رکعتوں میں پڑھنا اور احادیث میں بھی آیا ہے۔ شرجی رحمۃ اللہ کہتے ہیں جو کوئی اس سورت کو وقت طلوع آفتاب کے پڑھے ساری دنیا کے شر سے اس دن محفوظ رہے گا۔ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ وَقَالَ ذٰلِكَ مُجَرَّبٌ وَمِثْلُهُ قَيْدُ انتہی

سورۂ اذا جاء نصر اللہ اسکو حدیث ابن عباس میں ربع قرآن فرمایا ہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ لیکن اسکی سند ضعیف ہے واللہ اعلم۔ ابن شہاب زہری نے کہا تم یہ سورت اور کافرون پڑھا کرو۔ یہ فقر کو دور کرتی ہے۔

سورۂ اخلاص حدیث ابو سعید وغیرہ ایک جماعت صحابہ کی احادیث میں اسکو ثلث قرآن فرمایا ہے رواہ الشیخان اور برابر ثلث قرآن کے فرمایا ہے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ۔ ابو الدرداء کا لفظ روایا یہ ہے کیا تم عاجز ہو اس سے کہ رات کو ثلث قرآن پڑھو کہا بھلا ہم رات کو ثلث قرآن کس طرح پڑھ سکتے ہیں۔ فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثلث قرآن ہے رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَغَيْرُهُمَا شوکانی فرماتے ہیں وَقَدْ عُلِّلَ كَوْنُهَا ثُلُثَ الْقُرْآنِ بِعِلَلٍ ضَعِيفَةٍ قَالَ وَالْأَحْسَنُ أَنْ يُقَالَ إِنَّ هٰذَا سِرٌّ لَا نَطَّلِعُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لَنَا الْكَشْفُ عَنْ وَجْهِهِ وَهٰكَذَا سَائِرُ مَا تَقَدَّمَ انتہی۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے۔ کہ حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ اس نے یہ سورت آخر تک پڑھی فرمایا۔ وَجَبَتْ وَجَبَتْ یعنے واجب ہو گئی پوچھا کیا۔ فرمایا جنت أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَخْرَجَهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ اس سورت کے حق میں احادیث کثیرہ آئی ہیں وہ دلیل ہیں عظم فضل پر اس سورت میں صفت رحمن ہے جو کوئی اسکو پڑھتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔ حدیث انس میں آیا ہے۔ ایک شخص اس کو ہر رکعت میں پڑھا کرتا تھا۔ پوچھا تو کہا میں اسکو دوست رکھتا ہوں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ یعنے اسکی محبت تجھ کو جنت میں لے گئی أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

حکایت ابو امامہ باہلی رض کہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک میں تھے۔ جبرائیل آئے ان کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے کہا جنازہ معاویہ بن معاویہ پر حاضر ہو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے جبرائیل علیہ السلام نے اپنا بازو پہاڑ وغیرہ

سکہ دیا وہ جھک گئے۔ حضرت نے میرے کو کہا اور معاویہ پر مع ملائکہ نماز پڑھی۔ پھر کہا اے جبرئیل
معاویہؓ اس رتبے کو کس طرح پہونچے کہا قراءت قل ہو اللہ احد سے کھڑے بیٹھے سوار پیادہ
رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معوذتین
کو پڑھ کر ہاتھوں پہ پھونکتے پھر ہاتھ بدن پہ وقت خواب کے پھیرتے اور اگر درد مند ہوتے
تو دوسرے کو حکم کرتے۔ بعض علما نے کہا ہے مَنْ وَاظَبَ عَلَى قِرَاءَتِهَا نَالَ كُلَّ خَيْرٍ وَ
كُفِيَ كُلَّ شَرٍّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى یہ وہ سورت ہے کہ بھوکا اسکو پڑھے
سیر شکم ہو جائے۔ پیاسا پڑھے سیراب ہو جائے۔ اسم صمد لائق اسباب یا خاص ہے جو
اس کا ذکر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو اکل و شرب سے بے نیاز کر دیتا ہے یا صمد یا صمد
کہے تھکے نہیں بعض نے تعداد اسکی ایک سو چونتیس بار بتائی ہے۔ وَحُكِيَ لِي أَنَّ الْعَبِيدَ
وَحَفَدَ مُخْلُوقِينَ اس اسم کی تکرار کرنے سے جہاں تک بن سکے تعب گرسنگی و تشنگی معلوم نہیں
ہوتا۔ اگر کوئی اس سورت کو رق ارنب یعنے خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ تو ہلام
و جن و انس کے ضرر سے امن میں رہے۔ باذن اللہ تعالےٰ۔ اور اگر گھر میں جاتے وقت
پڑھ لیا کرے تو فقر دور ہو کر بسیلہ رزق ہو جائے۔ قرطبیؒ نے کتاب التذکرہ میں لکھا
ہے کہ جو کوئی سورہ اخلاص مرض موت میں پڑھیگا۔ تو فتنۂ قبر میں نہ پڑے گا۔ اور
ضغطۂ قبر سے امن میں رہے گا۔ ملائکہ اسکو اپنے بازوؤں پر اٹھا کر صراط سے پار کر کے
وہ جنت میں جا پہونچیگا۔ انتھے میں نے اپنی ماں سے مرض موت میں کہدیا تھا کہ اس
سورت کو پڑھا کرو۔ وہ بہت پڑھتی تھیں۔ عَفَى اللّٰهُ لَهَا وَلَنَا

سورۂ فلق و ناس حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامرؓ سے فرمایا تھا۔
أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
دوسری روایت میں یوں ہے۔ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا أَخْرَجَهُ
ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ بِلَفْظِ هَذَا وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ اصل اس حدیث کی عقبہ سے
مسلم میں یوں ہے۔ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ حاکم کا لفظ یہ ہے۔ يَا عُقْبَةُ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
فَإِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُورَةً أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ وَلَا أَبْلَغَ مِنْهَا فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَفُوتَكَ
فَافْعَلْ یہ دلیل احادیث ہیں۔ ان کے مزید فضل پر عقبہ کہتے ہیں۔ مجھ سے فرمایا تھا۔
تو ان دونوں کو سوتے اور اٹھتے وقت پڑھا کر کسی سائل نے سوال اور کسی متعوذ
نے ان کی برابر استعاذہ نہیں کیا۔ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمْ

سورہ فلق و ناس کا عمل

اکل و شرب سے بے نیازی

حرز جان عمل

صاحب کتاب کا اپنی والدہ کو سورہ اخلاص پڑھنے کا کہنا

سورہ فلق و ناس

وَصَحَّحَهُ السُّيُوطِيُّ۔ حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے۔ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ مانگتے تھے۔ جن و عین انسان سے یہانتک کہ معوذتین اتریں تب سے ان کو لیا اور ان کے اسوا کو چھوڑ دیا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مَاجَةَ معلوم ہوا کہ جن اور چشم زخم کے لئے ان کے برابر کوئی استعاذہ نہیں ہے۔ حدیث ابی بن کعب میں فرمایا ہے۔ مَنْ قَرَءَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَكَأَنَّمَا قَرَءَ جَمِيعَ مَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ مَنِيعٍ فِي مُسْنَدِهِ۔ ابن مسعود ان کو مصحف میں ثابت نہ رکھتے تھے۔ بلکہ حک کر دیتے۔ رکھتے تھے۔ کہ لَيْسَتَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى لیکن بزار نے کہا ہے لَمْ يُتَابِعْهُ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَءَهُمَا فِي الصَّلٰوةِ وَأُثْبِتَتَا فِي الْمُصْحَفِ انتہیٰ شوکانی نے فرمایا ہے۔ أَجْمَعَ عَلَى ذٰلِكَ الصَّحَابَةُ وَجَمِيعُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ قَاطِبَةً بَعْدَ الْقَرْنِ الْأَوَّلِ وَالصَّحَابِيُّ بَشَرٌ فَلَيْسَ قَوْلُهُ حُجَّةً فِي مِثْلِ هٰذَا لِأَنَّهُ قَوْلٌ غَيْرُ مُعْتَبَرٍ لِمَا ثَبَتَ عَنِ الشَّارِعِ فَكَيْفَ وَقَدْ خَالَفَ فِيمَا ثَبَتَ ثَابِتَةٌ فِيهِمَا وَالْمُصْحَفُ انتہیٰ۔

" ہر رات لیلۃ القدر کی رات "

سورۂ الم تنزیل بیان مشکوٰۃ میں حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم رات کو نہ سوتے جب تک کہ الم تنزیل اور تبارک الذی نہ پڑھتے۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ہے کہ ان دونوں سورتوں کو ان کے غیر پر ستر درجہ فضیلت ہے اور کہا جو ان دونوں کو رات میں مدد و برکت سے پڑھتا ہے اس نے گویا لیلۃ القدر پائی طاوس انکو کسی سفر و حضر میں ترک نہ کرتے۔

سورۂ حشر جو کوئی اس سورت کو ہمیشہ پڑھیگا وہ امداد سے اس دن رہیگا اور کبیرہ گناہ دیکر کمینے دیو اور اشیاطین سے محفوظ رہیگا حضرت علی مرتضیٰ اس کو ہر روز پڑھتے کسی نے پوچھا۔ تو کہا یہ سورت مجھ کو آخرت یاد دلاتی ہے۔ اور دنیا و آخرت میں ان دیگی

حکایت ایک شخص کے کان میں ہوا گھس گئی تھی۔ اس کو سخت تپ تھا۔ بعض علماء نے آپ زمزم پر دس آیتیں اول آل عمران کی اور آخر سورۂ حشر پڑھ کر دم کر وہ پانی اسکو پلایا جب پیٹ میں گیا۔ کان سے بلطف تعالیٰ باہر نکل آئی اس سورت کو اسم اعظم بھی کہا ہے۔

سورۂ واقعہ اس سورت کے لئے ایک سر عظیم و خاصیت عجیب ہے طلب غنا و نفی فقر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود کو کچھ مال دینا چاہا۔ انہوں نے نہ لیا کہا تم اپنی لڑکیوں پر خرچ کرنا۔ کہا کیا تم ان پر خوف فقر کا کرتے ہو میں نے انکو کہہ رکھا ہے

" فقر و فاقہ سے نجات "

کہ وہ سورۂ واقعہ پڑھا کریں۔ میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے۔ جوکوئی سورۂ واقعہ ہر رات پڑھا کریگا۔ اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا امام ابن عبد البر نے کتاب التمہید میں مختار روایت ہے مَنْ قَرَءَ الْوَاقِعَۃَ کُلَّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا بعض علماء نے کہا ہے۔ جو شخص اس سورت کو ایک مجلس میں اکتالیس بار پڑھیگا۔ اسکی حاجت پوری ہوگی۔ خصوصًا وہ حاجت جو متعلق طلب رزق ہے۔ اور جو شخص اسکو بعد عصر کے ہمیشہ پڑھتا رہے گا۔ اس کو اسباب مسرت نظر آتے رہیں گے۔ اسیطرح سورہ انا انزلناہ جلب غنا میں مشہور ہے۔

سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

بعض علماء نے کہا ہے جسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے ہو وہ اکتالیس بار اس سورت کو پڑھ کر اکتالیس بار یہ دعا کرے اور اپنی حاجت مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہوگی۔ پھر کہا کہ یہ مجرب ہے

اَللّٰہُمَّ یَا مَنْ یَّکْفِیْ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا وَلَا یَکْفِیْ مِنْہُ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِہٖ یَا اَحَدُ یَا مَنْ لَّا اَحَدَ لَہٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْکَ وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِیْکَ وَانْسَدَّتِ الطُّرُقُ اِلَّا اِلَیْکَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ

سورۂ الم نشرح

بعض علماء نے کہا ہے جو کوئی اس سورت کو تین بار اور فاتحہ کو ایک بار اور انا انزلناہ کو گیارہ بار پڑھیگا اللہ میسر فرما بغیر تعب کے کریگا باذن اللہ تعالے۔

"عطائے رزق جدید، اور حوائج کا پورا ہونا"

سورۂ طٰہٰ

جو اس سورت کو ہر دن وقت طلوع فجر کے پڑھے گا اونی برکت اسکی یہ دیکھے گا۔ کہ ہر دن رزق جدید اس کو ملے گا۔ جس کی تاک میں وہ نہ تھا۔ اور اسکو سامنے حوائج اس کے پورے ہونگے دل اس کے لئے نرم پڑجائیں گے اور اس پر نصرت ملے گی۔ اس کے فضائل بہت ہیں۔

باب دوم

بیان تسلئ عوارض و آفات کے جو انسان کو حیات و ممات میں فکرمند کرتے ہیں

دعائے کرب

حدیث ابن عباسؓ میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت کرب کے یہ دعا پڑھتے تھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ عَوَانَۃَ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَغَیْرُہُمْ ابن عوانہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر اس کے بعد دعا کرتے ایک روایت بخاری میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ آیا ہے ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تھے۔ تو آخر قول ان

اسباب مسرت کا میسر ہونا

ہر حاجت کا پورا ہونا

مصیبت کے وقت کی دعا

کا یہی کلمہ تھا رواہ البخاری۔ اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ لوگ تمہارے لئے جمع ہوئے ہیں تم ان سے ڈرو تو اصحابہ نے یہی کلمہ کہا مسلم کا لفظ یہ ہے کہ حضرت پر جب کوئی امر مہم آتا تو اس کلمہ کو کہتے انتہے میں کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے۔ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اس کلمے کے قائل کو کوئی برائی نہ لگے گی۔ میں نے اس کا تجربہ کیا ہمیشہ مجرب پایا۔ قرآن پاک سے یہی دو عمل حدیث سے بھی ثابت ہیں ایک تو یہ کلمہ دوسری دعا یونس [illegible] اس پر بھی وعدہ نجات کا کیا ہے۔ اور یہ دونوں عمل حدیث سے بھی ثابت ہیں مثل ان کے کوئی دوسرا عمل جس پر اجماع کتاب و سنت و اتفاق قرآن و حدیث ہو سوا ان دونوں کلموں کے اور معلوم نہیں ہوتے اگرچہ ادعیہ دیگر زبان انبیاء علیہم السلام سے قرآن پاک میں منقول ہیں۔ فَسُبْحَانَهٗ مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ ایک روایت بخاری میں یوں آیا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اس میں یہ بات ہے کہ پہلے اس ذکر کو کرے پھر استعاذہ کرے پھر کلمہ حسبنا الخ پر ختم کرے۔

دعا کرب ایضاً اسماء بنت عمیس کہتی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تو وقت کرب کے کہا کرے اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا رواہ ابو داود والنسائی وابن حبان طبرانی نے تین بار کہنا انکا زیادہ کیا ہے وَاَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے اپنے اہل بیت کو جمع کر کے فرمایا۔ تم میں جب کسی کو غم یا کرب ہو پہنچے۔ تو وہ یہ کہے۔ اَللّٰهُ اللّٰهُ [illegible] ابن حبان وصححہ طبرانی کا لفظ عائشہ سے یوں ہے حضرت نے کچھ عورتیں بنی ہاشم کے کہا تمہارے ہمراہ کوئی غیر تمہارا ہے کہا نہیں مگر ابن اخت یا مولیٰ ہمارا فرمایا اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ هَمٌّ اَوْ غَمٌّ اَوْ [illegible] فَلْيَقُلْ ابن عباس کہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کواڑوں دروازہ کے پکڑے اور ہم گھر میں تھے فرمایا اے بنی مطلب اِذَا نَزَلَ بِكُمْ كَرْبٌ اَوْ جَهْدٌ اَوْ لَاْوَاءٌ فَقُوْلُوْا الخ اس کے اسناد میں ابو یحییٰ ضعیف ہے رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ میں نے اس کلمہ مبارک کا تجربہ کیا تریاق مجرب پایا واللہ الحمد

شدائد سے محفوظ رہنے کا مجرب عمل

غم دور کرنے کا وقت کا عمل

تریاق و مجرب عمل

دعاء کرب ایضاً ابوہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا مجھکو کسی امر میں کرب شدید ہوا مگر جبرئیل نے متمثل ہو کر مجھ سے کہا کہو تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

دعاء کرب ایضاً ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دعاء کرب یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ اطلاق لفظ شان کا امور جلیلہ و خطیرہ جلیلہ شئون پر آتا ہے اسکی مراد صلاح حال و امور محتاج الیہ ہے حیات و ممات میں اس حدیث کو طبرانی نے بھی کبیر میں روایت کیا ہے اس لفظ سے كَلِمَاتُ الْمَكْرُوبِ اَللّٰهُمَّ الخ مجمع الزوائد میں کہا ہے و اسنادہ حسن

دعاء ہم و غم یعنی فکر و رنج ابن مسعود کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی ہم و غم ہوتا تو کہتے تھے۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيثِ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ علی بن ابی طالب کہتے ہیں روز بدر کے کچھ دیر تک میں نے قتال کیا پھر آیا کہ دیکھوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے ہیں۔ دیکھا تو آپ سجدے میں پڑے ہوئے یا حی یا قیوم کہتے تھے میں پھر کر چلا گیا پھر دوبارہ آیا۔ پھر سجدے میں یا حی یا قیوم کہہ رہے تھے۔ اللہ نے آپکو فتح دی رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

بندے اسکو بھی تجربہ کیا ہے بارہا کہ اسم اعظم الہی ہے فقط

دعاء ذوالنون علیہ السلام سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعوت ذی النون بطن حوت میں وقت دعا کے یہ تھی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کوئی مسلمان کسی شئے میں کبھی یہ دعا نہیں کرتا ہے لیکن اللہ اسکی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ هٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ دوسرے طریق میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کیا یہ دعا خاص ساتھ یونس علیہ السلام کے ہے یا واسطے عام مومنین کے فرمایا تو نے اللہ کی بات نہیں سنی۔ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ أَيْضًا وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ جَرِيرٍ بَعْضًا اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى دَعْوَةُ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى سیوطی نے جامع صغیر میں اسی تخریج پر حدیث سعد سے اسی لفظ پر اقتصار کیا ہے لیکن مدائنی نے

"تمام پیغمبروں کی دعائیں عام مومنین کے لئے بھی تاثیر کی حامل ہیں"

"اصلاح حال و امور کے نتائج الہیہ کا عمل"

"رنج و فکر دور کرنے کا عمل"

شرح میں کہا ہے بإسناد ضعیف شوکانی کہتے ہیں. وَلَعَلَّهُ تَبِعَ فِي ذٰلِكَ رَمْزَ السُّيُوطِيْ وَمِثْلُ ذٰلِكَ لَا يُوْثَقُ بِهٖ اسم اعظم کی تعیین میں جزری نے تین حدیثیں لکھی ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے. ذکر اس کا آویگا. بہرحال پڑھنا اس آیت شریف کا ہم وغم و مصائب میں تریاق مجرب ہے. مشائخ نے ترکیب اس کی بیان کی ہے. ذکر ترکیب مذکور کا آئیگا انشاء اللہ تعالی مجھ پر ۱۲۳۰ ہجری میں ہجوم مخاوف کا تھا. میں اس دعا کو پڑھا کرتا اللہ نے کشف غم فرمایا اس کے مجرب ہونے میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے اور پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ یہ وہ دعا ہے جو قرآن وحدیث دونوں سے ثابت ہے ایسی دعا سوا اسکے اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے دوسری نہیں وللہ الحمد ۱۲

دعائے ہم وحزن

ابن مسعودؓ کہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں کہا کسی بندے نے وقت پہونچنے ہم وحزن کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ لیکن اللہ تعالے اس کی فکر کو دور کر دیتا ہے اور بجائے حزن کے فرح بخشتا ہے رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ اس کے آخر میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت سے کہا گیا ہم کو ان کلمات کا سیکھنا چاہیے. فرمایا ہاں جو کوئی ان کو سنے وہ سیکھ لے وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ صَحَّحَهٗ مجمع الزوائد میں کہا ہے. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُ اَحْمَدَ وَاَبِيْ يَعْلٰى رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ اَبِيْ سَلَمَةَ الْجُهَنِيِّ وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ انتہی اس کو طبرانی و ابن السنی نے بھی حدیث ابو موسی سے جیسی لفظ روایت کیا ہے. اور آخر میں کہا ہے کہ ایک قائل نے کہا یا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَغْبُوْنُ مَنْ غُبِنَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فرمایا اَجَلْ فَقُوْلُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهُنَّ وَعَلَّمَهُنَّ النَّاسَ مَا فِيْهِنَّ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَهٗ وَاَطَالَ فَرْحَةَ مجمع الزوائد میں کہا ہے وَفِيْهِ مَنْ لَّمْ اَعْرِفْهُ انتہی

دوا ہر دا خصوصاً غم

ابو ہریرہؓ رفعاً کہتے ہیں جس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا یہ اس کے لیے دوا ہے ننانوے دردسے سب میں

کہ ایک ہم ہے۔ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ شوکانی فرماتے ہیں۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ ذکر شفا ہے عدد مذکور سے خارج مخرج مبالغہ ہو تو مراد شفا جمیع امراض و علل سے ہوگی۔ جن میں کثیر ہم ہے انتہے میں کہتا ہوں لفظ وا اس جگہ عام ہے وا رقلب و غالب ہو اسکی تکرار ہر وا رجان و تن کو دور کرتی ہے میں نے بھی اسکا تجربہ کیا۔ صحیح پایا و للہ الحمد

دعائے مخرج ضیق و فرج ہم و بسط رزق

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رفعًا کہا ہے جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اس کو ہر تنگی سے باہر نکالتا ہے اور ہر فکر سے کشادگی بخشتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ وہاں سے گمان بھی نہ ہو۔ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ مَاجَةَ نسائی کا لفظ یہ ہے۔ مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ شوکانی کہا ہے۔ وَفِي الْحَدِيْثِ فَضِيْلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَهِيَ أَنَّ الْاِسْتِكْثَارَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ يُنِيْلُهُ الْمَخْرَجَ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ وَالْفَرَجَ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَحُصُوْلَ الْاَرْزَاقِ لَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَلَا يَكْتَسِبُ وَمَنِ اجْتَمَعَ لَهُ ذٰلِكَ عَاشَ فِي نِعْمَةٍ سَالِمًا مِنْ كُلِّ نِقْمَةٍ انتہی میں نے اسکا تجربہ بھی کیا۔ صحیح پایا۔ بلکہ اس زمانے میں مدہی چیز کو دفع ہم و حزن میں قوی التاثیر سریع الاثر دیکھا ایک کثرت استغفار دوسرے صدقہ و خیرات الفاظ استغفار کے کئی طرح پر آئے ہیں۔ سب کافی شافی ہیں لیکن سید الاستغفار کی بہت صفت و ثنا آئی ہے اسکا ذکر انشاء اللہ آئیگا۔ اور یوں تو ہر کلمہ استغفار جو بطریق صحیح ماثور ہے اپنا کام کرتا ہے۔

دعائے کرب یا شدت

ابو امامہ رفعًا کہتے ہیں۔ موذن جب اذان دیتا ہے۔ تو دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں۔ اور دعا قبول ہوتی ہے سو جس کی شخص پر کرب یا شدت نازل ہو تو وہ موذن کا جواب دے اور حی علی الفلاح کے بعد یوں کہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الصَّارِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى أَحْيِنَا عَلَيْهَا وَأَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ أَهْلِهَا أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا پھر اس کے بعد سوال اپنی حاجت کا کرے۔ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ شوکانی فرماتے ہیں آخر کیا الْحَاكِمُ الشَّهِيدُ ثانیاً۔ لیکن اسکی سند میں عفیر بن معدان ہے۔ منذری نے اسکو واہی کہا ہے یعنے ضعیف مگر حدیث سہل بن سعد رفعًا اسکی موید ہے فرمایا ہے۔ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ اسی طرح اوقات اجابت میں مابین اذان و اقامت ہے اور وقت اقامت یہ بحث من الجملتین

یہ تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ﴿

ترغیب بلا و امر ہولناک

ابو سعیدؓ کہتے ہیں حضرت ﷺ نے کہا مجھکو چین کیونکر آئے صاحب قرن منہ میں قرن لئے ہوئے کان رکھے ہے کہ کس وقت حکم ہو۔ کہ میں اس کو پھونکوں اصحاب حضرت پر یہ بات گران گذری فرمایا۔ تم یوں کہو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ سو جبکہ صور سے امر ہولناک کو یہ کلمہ کفایت کرتا ہے۔ تو پھر کسی اور بلائے حقیر کی کیا ہستی ہے یہ شامل ہے ہر امر ہول کو اور اگر کوئی ناپسند امر واقع ہو تو یوں کہے۔ قَدَرُ اللّٰہِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفْعًا نسائی کا لفظ یہ ہے فَاِنْ غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ صَنَعَ ﴿

دعا غلبۂ امر

عوف بن مالک مرفوعاً کہتے ہیں۔ حضرت ﷺ نے درمیان دو شخصوں کے فیصلہ کیا مقضی علیہ نے کہا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فرمایا۔ اس شخصکو بلاؤ۔ وہ آیا اس سے فرمایا۔ تو نے کیا کہا اس نے عرض کیا کہ میں نے یہ کہا فرمایا اللہ ملامت کرتا ہے عجز پر لیکن تجھ پر کیس یعنے ہوشیاری لازم ہے اور جب تجھ پر کوئی امر غلبہ کرے تب تو یوں کہہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ شوکانی فرماتے ہیں۔ اَلْحَدِیْثُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یُقَالُ هٰذَا الدُّعَاءُ اِلَّا اِذَا غَلَبَهُ الْاَمْرُ وَعَجَزَ عَنْ دَفْعِهٖ انتہی یعنے معاملہ مقدمہ میں ہار جیت ایک معمولی بات ہے اس پر اس کلمے کا کہنا کیا۔ اسکو تو وقت مغلوبیت امر و عجز کے کہے تلاعب نکرے۔ اسکی قدر سمجھے ﴿

دعائے مصیبت

حدیث ام سلمہ میں فرمایا ہے کہ جس سے جب کسی کو مصیبت پہونچے تو وہ یوں کہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْهَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَحْوَهٗ وَاَنْتَ مُلْحَقَةٌ مسلم کا لفظ ام سلمہ سے یوں ہے مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ اِنَّا لِلّٰہِ الخ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْهَا الخ ۔

یہ دعا ہر مصیبت میں کہنا چاہئے موت ہو یا اور کچھ اللہ تعالیٰ اس کے کہنے سے خلف خیر عطا فرماتا ہے اہل علم کو اسکا تجربہ ہوا ہے بلکہ خود ام سلمہ نے اسکا تجربہ پایا کہ بعد موت ابی سلمہ کے یہ دعا کی تھی۔ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ الخ وہ کہتی ہیں۔ فَقُلْتُ کَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْلَفَ اللّٰہُ لِیْ خَیْرًا مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَضَعَّفَهُ غَيْرُهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ یعنے فلان کی جگہ اس شخص کا نام لے جس سے ڈرتا ہے ۔

دعائی خوف از سلطان

علقمہ بن یزید کہتے ہیں جو شخص خاصہ شعبی سے ہوتا شعبی اسکو یہ دعا سکہاتے اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحَاقَ عَافِنِي وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِي بِهٖ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ مَوْقُوفًا اس کے آخر میں یہ کہا ہے ایک شخص پاس ایک امیر کے گیا تہا اس نے یہ دعا کی امیر نے اسکو چھوڑ دیا۔ شعبی ایک امام جلیل تابعی کبیر ہیں۔ انکا نام عامر بن شراحیل تہا حجاج نے ان کو ظلماً قتل کر ڈالا۔ میں کہتا ہوں۔ سلف وخلف میں باہت قوت وضعف ایمان اتنا ہی فرق ہے کہ وہ ہر حیثیت میں توسل واستعانت نری اللہ پاک سے کرتے تھے نہ اولیاء خدا سے اس جگہ نام ملائکہ وانبیاء کا لیا۔ تو بہی کس عنوان پاکیزہ سے یہ نہ کہا کہ اللّٰہم بحق جبرئیل الخ اسلئے کہ اللہ پر کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہے بلکہ یوں کہا اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ الشَّيْخِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ اس میں اللہ سے استعانت بہی ہوئی۔ اور ان کی عبودیت بہی اللہ کے لئے ثابت ہو گئی پہر ان لوگوں کے نام لیئے جنکا اہل ہونا کلمی الثبوت ہے بخلاف اسماء اولیاء اللہ کو ہر چند ان کے حق میں بہی حسن ظن قبول ہے لیکن ہم کسی کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے ہیں سو جب یہ بات ہے تو پہر توسل کرنا ان سے دعا میں کچھ ضرور نہیں ہے گو نزدیک بعض اہل علم کے جائز ہو یا اسی ترکیب کے ساتھ کہے کہ اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ الشَّيْخِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ اس لئے کہ اس محل استعانت واستغاثہ میں ہمکو اگر کسی کا نام لینا ضرور ہے۔ ہو تو ہم ملائکہ کرام عالی مقام اور انبیاء علیہم السلام کا نام لیں اور اس کے خاص الخاص بندوں کا ذکر سامنے رب کے کریں جن کے مقبول ومقرب ہونے میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے انکا نام کیوں لیں جنکے حق میں ہم قطعاً کوئی حکم ظہر نہیں لگا سکتے معلوم ان میں کوئی ایسا ہو جس کو ہم نے اللہ کا ولی سمجھ لیا ہے اور وہ ولی نہ ہو۔ تو پہر یہ کہنا ہمارا کہ اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ فُلَانٍ الشَّيْخِ نافع نہ ہوگا بلکہ مضر پڑے گا۔ اگرچہ ساری خلق مومن وکافر اللہ ہی کے بندے اور غلام ہیں۔ جس طرح کہ ہم یَا خَالِقَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اگرچہ اِنَّ اللّٰهَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ کہتے ہیں۔ اللہ کی جناب عالی ساری مخلوق سے بڑہکر محل ادب ہے لکن مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؏ از خدا خواہیم توفیق ادب + بے ادب محروم گشت از فضل رب۔ **فائدہ** مسائل شرک وبدعت میں جس جگہ علماء

واولیاء کا اختلاف ہو کوئی جائز کہے کوئی ناجائز اس جگہ میزان یہ ہے کہ ترک اولیٰ ہر فعل سے اور وقوف افضل ہے قول بجواز سے اسلئے کہ شرک کے ستر ابواب ہیں۔ اور شرک چیونٹی کی چال سے اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر سے بھی زیادہ تر پوشیدہ ہے۔ اور معلوم ہے کہ اللہ مشرک کو ہرگز نہ بخشیگا مگر توبہ سے اور بدعت کے بہتر دروازے ہیں۔ اور ہر بدعت ضلالت ہے۔ اور ہر ضلالت نار میں ہے اس لئے وقوف میں نجات ہے۔ اور جرأت کرنے میں ہلاک و ابتلا حدیث میں آیا ہے۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَقَّافُوْنَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ شرک و توحید کھلی چیز ہے۔ ان کے درمیان میں امور مشتبہ ہیں۔ جنکو اکثر لوگ نہیں جانتے اسوجہ سے اللہ نے فرمایا ہے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ یہ جگہ اس مسئلے کی بسط کی نہیں ہے۔ اسکا محل کتب متعلم بالکتاب والسنۃ ہیں واللہ اعلم ؛

دعائے خوف از امیر ظالم ابومجلز جنکا نام لاحق بن حمید ہے کہتے ہیں جو شخص کسی امیر ظالم سے ڈرے۔ تو وہ یہ کہے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا اللہ اسکو اس ظالم کے شر سے نجات دیگا رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفا ممکن ہے کہ یہ اثر اور اثر ماقبل صحابہ سے مروی ہوں یا مسند انکا تجربہ ہو ہاں دونوں اماموں نے تجربہ میں اسکو صحیح پایا ہو

دعائے خوف از شیطان وغیرہ جب کسی شیطان وغیرہ سے ڈرے تو یوں کہے۔ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ رواہ النسائی واحمد والطبرانی من حدیث ابن مسعود انکی روایت میں یوں ہے کہ شب معراج میں حضرتؐ کے سامنے ایک عفریت یعنی دیو سرکش ایک شعلہ آگ کا لیکر آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس کی طرف التفات کرتے تو اس کو موجود پاتے جبرئیل علیہ السلام نے کہا تم یوں کہو۔ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ الخ

دعائے فزع یعنی گھبراہٹ کی ابن عمر کہتے ہیں۔ حضرتؐ صحابہ کو واسطے دفع فزع کے یہ کلمات سکھاتے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ

أخرجه أبو داود والترمذي وقال حسن غريب والحاكم۔

دعائے بھگانے شیطان

اس کام کے لئے پڑھنا آیۃ الکرسی کا، اور اذان کہنا آیا ہے رواہ مسلم والترمذي وابن أبي شيبة من حديث جابر وأبي هريرة و سعد بن أبي وقاص حدیث سعد میں تلاوت اذان واسطے دفع غول کے بھی بالخصوص آئی ہے رواہ الترمذی۔

دعائے وسوسہ

حدیث ابو ہریرہؓ میں فرمایا ہے شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے اس کو کس نے پیدا کیا اس کو کس نے بنایا یہاں تک کہ یوں کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا جب اسکی نوبت پہونچے تو اللہ کے ساتھ استعاذہ کرے اور باز رہے۔ أخرجه الشيخان وأبو داود والنسائي۔ ایک لفظ مسلم کا یوں ہے کہ اس طرح کہے آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهٖ دوسری روایت ابوداؤد اور نسائی کی یہ ہے فَقُولُوا اللهُ أَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ پھر تین بار بائیں طرف تھتکارے اور شیطان سے پناہ مانگے نسائی کا لفظ یہ ہے فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْهُ وَمِنْ فِتْنَتِهٖ شوکانی فرماتے ہیں وَفِي الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهٗ يَجِبُ عَلَى مَنْ وَجَدَ بِالْوَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِيَّةِ إِلَى هٰذَا الْحَدِّ أَنْ يَنْتَهِيَ عَنْ ذٰلِكَ وَيَشْتَغِلَ بِغَيْرِهٖ مِمَّا يُلْهِيهِ وَيَصْرِفُهٗ عَنْهُ وَيُذْهِبُهٗ عَنْهُ وَيَقُولَ آمَنْتُ بِاللهِ وَيَتْلُوَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَيَتْفُلَ ثَلَاثًا عَنْ يَسَارِهٖ دَفْعًا لِلشَّيْطَانِ الَّذِي أَلْقٰى إِلَيْهِ الْوَسْوَسَةَ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْهُ وَمِنْ فِتْنَتِهٖ انتهى بائیں طرف کا ذکر اس لئے ہے کہ دل بائیں طرف ہے اور وسوسہ شیطان کا دل ہی کے اندر ہوتا ہے اس لئے اسی جانب تفل کرے اور اگر وسوسہ اعمال میں ہو تو اس شیطان کا نام خنزب ہے بکسر خاء و فتح خاء دونوں ساکن و زاء مفتوح اس وقت بھی استعاذہ باللہ اور تفل بجانب یسار کرے۔ رواہ مسلم عن عثمان بن أبي العاص ابو زمیل نے ابن عباسؓ سے کہا تھا کیا چیز ہے یہ جو میں اپنے سینے میں پاتا ہوں پوچھا کیا کہا واللہ میں نہیں کہہ سکتا کہا کیا کچھ شک ہے اور ہنسے اور کہا اس سے کوئی نہیں بچا یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیت بھیجی فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الآية پھر کہا جب تو اپنے جی میں کچھ پائے تو یہ کہو هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ أخرجه أبو داود بإسناد جيد شیطان رجیم انسان کا دشمن ہے۔ ہر دم کام اس کا وسوسہ ڈالنا ہے پھر کبھی ایسا وسوسہ خبیث القا کرتا ہے جو منہ سے نکالا نہیں جاتا صریح کفر و ردت و الحاد و زندقت ہوتا ہے جیسے شک اللہ تعالیٰ میں یا سب و شتم حق میں اللہ و رسول کے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ رسولہ وسما وسی

یہی علاج ہے جو مذکور ہوا اور اللہ تعالیٰ ضرور پناہ گیر کو انشاء اللہ تعالیٰ پناہ دے گا۔ اور سب اعمال سے زیادہ وسوسہ اس لعین کا حالت نماز میں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نماز افضل عبادات ہے اور سب سے پہلے دن حساب کے اسی کی پرسش ہوگی لہذا جن امور کا خیال خارج نماز میں نہیں ہوتا ہے ان کا وسوسہ اسی حالت میں اندر سینہ کے خلش کرتا ہوا ادھر ادھر جا بجا فکر و خیال دوڑاتا ہے۔ تا افضل عبادت خراب ہو کر نمازی برکات و نجات آخرت سے محروم ہو جائے۔ یہ خنزب خنزیر سے بھی بدتر اور خبیث تر ہے۔ جو کہ اس حالت طہارت میں آکر بہکاتا ہے۔ اور ہر وادی میں لئے پھرتا ہے اس کے علاج بھی یہی ہیں۔ جو اس جگہ مذکور ہوئے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ

دعا کان بولنے کی

ابو رافع مولائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا کان بولے تو وہ مجھ کو یاد کرکے مجھ پر درود بھیجے اور یہ کلمہ کہے ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِيْ أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ مجمع الزوائد میں اس حدیث کو حسن کہا ہے یہ معاجم ثلثہ میں مروی ہے وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ فِيْ مُسْنَدِهٖ أَيْضًا شوکانی کہتے ہیں۔ فِيْهِ إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّ سَبَبَ ذٰلِكَ ذِكْرُ بَعْضِ مَنْ يَذْكُرُهٗ وَقَدْ ذَكَرَ أَهْلُ عِلْمِ الطِّبِّ أَنَّ ذٰلِكَ يَكُوْنُ مِنْ تَسَعُّرِ الْأَبْخِرَةِ وَلٰكِنْ هٰذِهِ الْإِشَارَةُ مِنَ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ صَرِيْحَةً فِي السَّبَبِ فَهِيَ أَقْدَمُ مِنْ كُلِّ طِبٍّ أَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا ابْنُ السُّنِّيِّ فِيْ عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ انتہی ؎

گوش تو شنیده ام که در مے دارد   درد دل من مگر بگوش تو رسید

پاؤں کا سن ہوجانا

اس بارے میں ابن السنی نے ایک اثر ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور نیز ابن عمرؓ سے جب پاؤں سن پڑ جائے تو اس شخص کو یاد کرے۔ جو سب سے زیادہ اسکو لوگوں میں محبوب ہے شوکانی فرماتے ہیں۔ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُفِيْدُ أَنَّ لِهٰذَا حُكْمَ الرَّفْعِ فَقَدْ يَكُوْنُ مَرْجِعُ مِثْلِ هٰذَا التَّجْرِبَةَ وَالْمَحْبُوْبُ الْأَعْظَمُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْبَغِيْ ذِكْرُهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ كَمَا وَرَدَ مَا يُفِيْدُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مِثْلُ قَوْلِهٖ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَكَمَا فِيْ حَدِيْثِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ انتہی یہ استدلال شوکانی کا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اعظم ہونے پر نہایت صریح و واضح ہے اللہ تعالیٰ ہم کو محبت اپنے محبوب اعظم کی بطفیل محبوب معروف کما ینبغی اور کما حقہ عطا کرے۔ اللہم آمین ابن السنی وغیرہ کی روایت میں کیفیت اس ذکر کی یوں آئی کہ [illegible] محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم انشاء اللہ

" یا محمد پڑھنے سے پاؤں ٹھیک ہو گیا "

فی الفور خدر جاتا رہے گا۔ سلف کو اسکا تجربہ ہوا ہے۔ و بعد الحمد شرحی کہتے ہیں ایک بار پاؤں ابن عباس کا سن ہو گیا تھا کہا یا محمد ؐ فی الفور کھل گیا۔ انتہیٰ لکن اس ندا سے کیفیت صدر بہتر ہے کیونکہ مجاہد نے اسکو با ندا روایت کیا ہے ایکنر کہ سے رفع خدر کی یہی ہے کہ جو پاؤں یا ہاتھ سن ہو گیا ہو اس کے ناخنوں پر تھوک لگائے خدر زائل ہو جاویگا۔ اسکو شرحی نے مجرب کہا ہے واللہ تعالےٰ اعلم ؏

دعائی غضب و خشم

اس کے دور کرنے کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم کہے۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ مِنْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ بِطُوْلِہٖ وَفِیْہِ قِصَّۃٌ سنن کی روایت میں یوں کہنا آیا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم یہ دلیل ہے اس بات پر کہ غضب متسبب ہوتا ہے عمل شیطان سے اسی لئے اس سے استعاذہ کرنیکو فرمایا ہے سو جبکسی شخص کو امر ناحق میں یا موعظت صدق میں غصہ آئے وہ جان لے کہ شیطان اسکے ساتھ تلاعب کرتا ہے۔ اور کسی طائف شیطان نے اسکو چھوا ہے شوکانی فرماتے ہیں۔ وَفِیْ ھٰذَا مَا یَزْجُرُ عَنِ الْغَضَبِ کُلَّ مَنْ یَوَدُّ اَنْ لَا یَکُوْنَ فِیْ یَدِ الشَّیْطَانِ یَصْرِفُہٗ کَیْفَ یَشَاءُ اِنْتَھٰی ایک علاج غضب کا یہ بھی ہے کہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اسپر بھی غصہ نہ جائے تو خاک پر سجدہ کرے۔ وضو کرے وباللہ التوفیق مجملہ مہلکات کے ایک مہلکہ یہ غضب ہی ہے ؏

دعائی حدّ لسان یعنی تیز زبانی کی

جو شخص بزبان فحش گو ہو وہ اللہ سے استغفار کرے۔ حذیفہ کہتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شکوہ ذرب لسان کا کیا فرمایا تو استغفار سے کدھر گیا میں تو ہر روز میں سو بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ ذرب لسان کہتے ہیں فحش بکنے کو یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ سبب ذرب زبان کا یہی گناہ انسان کے ہوتے ہیں سو جب اللہ تعالیٰ ان ذنوب کو بخشدیگا۔ بسبب استغفار کے تو وہ سبب بھی دور ہو جائیگا رہے حضرت صلی اللہ و آلہ وسلم سو وہ اس سے معصوم تھے یہ بات انہوں نے واسطے تعلیم امت کے ارشاد فرمائی ہے۔ کہ جبکوئی شخص اس بلا میں مبتلا ہو تو یہ کام کرے ؏

دعائی قرض

ایک مکاتب نے پاس علیؓ بن ابی طالب کے آکر کہا میں ادائے زر کتابت سے عاجز ہو گیا ہوں۔ میری کچھ مدد کرو فرمایا کیا میں تجھکو وہ کلمات نہ سکھا دوں۔ جو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھکو سکھلائے تھے اگر بار جبل صبر کے تجھ پر قرض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اسکو تجھ سے ادا کرا دیگا کہہ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ

" ناخن پر تھوک لگالیں "

" غصہ اور غضب ختم کرنے کا طریقہ "

" استغفار سے فحش گوئی کا خاتمہ "

" قرض سے نجات کا نبوی نسخہ "

عَنْ سِوَاكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْحَاکِمُ ترمذی نے کہا حسن ہے حاکم نے کہا صحیح ہے
صبر بفتح صاد و کسر موحدہ ایک شہور پہاڑ ہے یمن کا یہ کہتا ہوں، مجھ کو بعد ہر نماز فرض کے
اس دعا کے پڑھنے کی عادت ہے یعنے تمام عمر کبھی ایک پیسہ کسی سے قرض نہیں لیا، باوجود
احتیاج کے اللہ کے میری ہر حاجت بلا قرض کے پوری کی اور مجھ کو اتنا دیا کہ میں نے ایک جماعت
کو ہزار ہا روپیہ بطور قرض حسن دیا۔ پھر کسی نے پورا اور کسی نے آدھا یا کم ادا کیا، اور کسی نے
معاف کرا لیا۔ اور کسی نے کچھ نہ دیا۔ یعنے سب سے قطع نظر کی اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ
میرے گناہوں سے بھی دن حساب کے تجاوز فرمائے اللہم آمین شوکانی کہتے ہیں۔ بعض علماء
نے کہا ہے۔ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّوَاظِبَ عَلٰی ذٰلِكَ بَعْدَ کُلِّ فَرِیْضَةٍ اِلَی الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی اِلَّا وَقَدْ
اَغْنَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَکُلُّ ذٰلِكَ مَشْرُوْطٌ بِالصِّدْقِ وَصَلَاحِ النِّیَّةِ وَحُسْنِ الْعَقِیْدَةِ انتہٰی
حدیث عائشہ میں فرمایا ہے۔ عیسی بن مریم اپنے اصحاب کو یہ دعا سکھاتے تھے، اور فرماتے اگر تم
پر پہاڑ کے قرض سونے کا ہوگا اور تم یہ دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ ادا کرے گا اَللّٰهُمَّ فَارِجَ
الْهَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا
اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَخْرَجَهُ الْحَاکِمُ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ مجھ پر بقیہ قرض تھا۔ جب یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ
سے سن کر دعا پڑھنا شروع کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرا قرض ادا کر دیا۔ حضرت عائشہ کہتی
ہیں۔ مجھ پر ایک دینار تین درہم اسماء بنت عمیس کے قرض تھے۔ وہ جب میرے پاس
آتیں تو میں ان کی طرف منہ کرتی شرماتی کیونکہ میرے پاس قرض ادا کرنے کو نہ تھا۔ میں یہی دعا
کیا کرتی تھوڑی مدت میں اللہ نے مجھ کو رزق دیا جو نہ صدقہ تھا نہ میراث تھی سو اللہ نے وہ قرض
ادا کرا دیا اور باقی مال سے اپنے گھر والوں میں خوب اچھی طرح بانٹا اور عبدالرحمن کی دختر کو
تین اوقیہ چاندی کا زیور بنا دیا اور ہمارے ساتھ مال بچ رہا حاکم نے کہا یہ روایت صحیح الاسناد ہے
اس کو بزار نے بھی عائشہ رضہ سے روایت کیا ہے۔ لیکن سند اس کی ضعیف ہے بہر حال اس دعا
کا تجربہ مطابق ارشاد صادق المصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر و عائشہ کو ہو گیا۔ وللہ الحمد
اسی طرح ہر مسلمان مومن کو بھی ہو سکتا ہے اگر ضعیف الایمان اور شکی مزاج نہ ہو۔

دعائی دیگر ایضاً

معاذ رضی اللہ عنہ پر ایک یہودی کا ایک اوقیہ زر قرض تھا۔ اس نے ان کو
حبس کر رکھا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایسی دعا نہ
سکھاؤں۔ کہ اگر تجھ پر مثل کوہ صبر کے قرض ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ادا کرا دے اے معاذ اللہ سے
یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ

مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٥ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔ اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ

یہ حدیث انس سے بھی رفعاً آئی ہے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ رجال اس کے ثقات ہیں۔ ابو سعید رفعاً کہتے ہیں۔ ابو امامہ نے کہا مجھ پر ہموم و دیون ہو گئے ہیں۔ فرمایا اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى دَيْنَكَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا صبح و شام یہ دعا کیا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ابو امامہ کہتے ہیں۔ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى دَيْنِيْ شوکانی کہتے ہیں۔ وَلَا مَطْعَنَ فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ یہ حدیث مختصراً بخاری میں بھی آئی ہے اور مجرب ہے میں اسکو اندر نماز کے بعد تشہد کے پڑھا کرتا ہوں اگرچہ میرا پڑھنا بالیقین حضور قلب کے ساتھ نہیں ہے لیکن برکت اخبار صادق مصدوق سے ہمیشہ اثر اسکا رفع ہم و حزن و قہر رجال میں مشاہدہ کیا کرتا ہوں وللہ الحمد

"مطلب کا ذاتی مشاہدہ"

دعائے نظر بد سہل بن حنیف کو عامر بن ربیعہ کی نظر غسل کی حالت میں لگ گئی حضرت نے سہل کے سینے پر ہاتھ مار کے کہا۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا پھر کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے پھر فرمایا۔ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ اَوْ اَخِيْهِ شَيْئًا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَحْمَدُ ابن مسعود کہتے ہیں۔ اگر ایسا ہو جسکو نظر لگی ہو تو اس کے منخر ایمن میں چار بار اور منخر ایسر میں تین بار یوں کہہ کر پھونکدے لَا بَأْسَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ شوکانی فرماتے ہیں۔ محتمل ہے کہ اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو یا تجربہ پر اعتماد کیا ہو۔ وَلَا يَخْفٰى اَنَّ الرُّقْيَةَ الثَّابِتَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ لَيْسَتْ خَاصَّةً فِيْ بَنِيْ اٰدَمَ بَلْ نَافِعَةٌ لِكُلِّ مَنْ اَصَابَتْهُ الْعَيْنُ مِنْ اٰدَمِيٍّ وَغَيْرِهٖ لیکن حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ حضرت عیادت کرتے بعض اہل اپنے کی اور دست راست سے مسح کر کے فرماتے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ فَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ

"نبی کریم صلعم نظر اتاری"

"نبی کریم صلعم کا معمول"

شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ یہ حدیث مرفوع معنی ہے اثر موقوف ابن مسعودؓ سے اور ظاہر یہ ہے کہ ابن مسعود نے اسی حدیث کے اعتماد پر رقیہ دابہ کیا ہوا اسلئے کہ یہ کچھ مختص ساتھ بنی آدم کے نہیں ہے ۔

دعائے دیوانگی ابی بن کعب کہتے ہیں۔ ایک اعرابی کو کچھ المہ تھا یعنے جنون حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اپنے سامنے بٹھا کر فاتحہ تا مفلحونؔ پڑھی پھر وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ تا يَعْقِلُوْنَ پھر آیۃ الکرسی اور لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ تا آخر بقرہ وَشَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تا آخر آیات اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الاية تا الْمُحْسِنِيْنَ یہ آیت سورہ اعراف میں ہے فَتَعَالَى اللّٰهُ تا آخر مؤمنونؔ پھر دس آیات اول صافات کی تا لَازِبٍ اور تین آیات آخر سورہ حشر کی وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا الایۃ سورہ جن سے وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و مُعَوِّذَتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ اس کے آخر میں یہ ہی کہا ہے کہ فَقَامَ الرَّجُلُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَشْتَكِ شَيْئًا قَطُّ اس کو ابن ماجہ و احمد نے بھی روایت کیا ہے۔ لیکن اسکی سند میں ابو جناب ضعیف ہے باقی رجال رجال صحیح ہیں۔ یہ حدیث دلیل ہے مشروعیت رقیہ جنون پر مطابق اس حدیث کے اور اس میں اس پر دلیل ہے کہ بعض انواع جنون طرف سے شیطان کے ہوتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَبِهٖ يَبْطُلُ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّهٗ لَا سَبِيْلَ لِلشَّيْطَانِ اِلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ قَالَهُ الشَّوْكَانِيُّ معلوم ہوا کہ یہ آیات آسیب زدہ کو بھی نافع ہوتی ہیں۔ باذن اللہ سبحانہ

دعائے جنون ایضاً علاقہ بن صحار کا گذر ایک قوم پر ہوا۔ وہاں ایک دیوانہ تھا جسکو زنجیر میں باندھ رکھا تھا۔ انہوں نے اسکو فاتحہ الکتاب سے رقیہ کیا۔ وہ اچھا ہوگیا۔ قوم نے سو بکریاں دیں یہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے فرمایا۔ هَلْ اِلَّا هٰذَا فَلَعَمْرِيْ مَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ هٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ایک روایت میں آیا ہے کہ تین دن تک صبح و شام فاتحہ پڑھ کے تھوک جمع کرکے تھوکتے وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ اَيْضًا۔

لہ پارہ اول سورہ بقرہ رکوع اول ۱۲ ٹہ پارہ دوم سورہ بقرہ رکوع بستم ۱۲ ٹہ پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع چہلم ۱۲ ٹہ پارہ سوم سورہ آل عمران رکوع دوم ۱۲ ٹہ پارہ ہشتم سورہ اعراف رکوع ہفتم ۱۲ ٹہ پارہ ہیجدہم سورہ مومنون رکوع ششم ۱۲ ٹہ پارہ بست و نہم سورہ جن در رکوع اول ۱۲

"دیوانگی اور آسیب زدگی سے نجات"

"جنون کا علاج"

"تھوک میں اثر"

"بچھو کے ڈسنے کا علاج"

دعائے کژدم گزیدہ

حدیث ابو سعید میں آیا ہے کہ ایک رہوڑ کا سید گزیدہ تھا ایک صحابی نے اس پر فاتحہ پڑھ کر تھوکنا شروع کیا وہ اچھا ہو گیا قوم نے اس کو بکریاں دیں جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا۔ فرمایا۔ وَمَا یُدْرِیْکَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ اَصَبْتُمْ اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ بِسَھْمٍ رَوَاہُ اَھْلُ الصِّحَاحِ السِّتَّۃِ کُلُّھُمْ بِطُوْلِہٖ ترمذی کی روایت میں آیا ہے۔ کہ فاتحہ سات بار پڑھی تھی نسائی و ابن ماجہ سے معلوم ہوا کہ راقی خود ابو سعید خدری راوی اس حدیث کے تھے۔ شوکانی کہتے ہیں۔ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ فاتحۃ الکتاب رقیہ نافعہ ہے اور تداوی کرنا ساتھ اس کے صفت مذکورہ پر جائز ہے انتہی میں کہتا ہوں۔ اسی حدیث سے اس بات پر بھی استدلال باشارۃ النص ہو سکتا ہے کہ اگر اللہ تعالے نے کسی شخص نیک بخت کو اس امر کا الہام کیا ہے۔ کہ فلاں سورہ قرآن یا آیت قرآن فلاں امر کے لئے نافع ہے تو ہو سکتا ہے جو اعمال آیات سے مشائخ نے لکھے ہیں اور بطریق مرفوع ثابت نہیں ہیں ان کے جواز پر یہی حدیث دلیل ہے وَمَا یُدْرِیْکَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ ہاں کیفیت عمل میں کوئی ایسا امر شامل نہ ہو جو طریق شرعی سے بیگانہ سمجھا جائے یہی تلاوت و تفل و تکرار و نحو ذالک ہو۔ فقط دوسرا طریق رقیہ لدغ عقرب کا یہ ہے۔ کہ پانی میں نمک ملا کر اس پر سورہ کافرون و معوذتین پڑھ کر جائے لدغ پر ملے یہ کیفیت حدیث علی بن ابی طالب میں آئی ہے رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ مَرْفُوْعًا وَقَالَ فِیْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ اِسْنَادُہٗ حَسَنٌ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے نماز میں ڈنک مارا تھا فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّیًا وَّلَا غَیْرَہٗ پھر یہ عمل کیا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے مگر بلفظ لَا تَدَعُ نَبِیًّا وَّلَا غَیْرَہٗ امام شوکانی فرماتے ہیں وَقَدْ جَمَعَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْعِلَاجَ بِالْاَمْرَیْنِ الْاِلٰھِیِّ وَالطَّبِیْعِیِّ انتہی تیسرا عمل جیل کا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِلْحَۃُ بَحْرٍ قَفْطَا اس رقیہ کو عبد اللہ بن زید نے حضرت پر عرض کیا تھا آپ نے اذن دیا اور فرمایا اِنَّمَا ھِیَ مَوَاثِیْقُ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ مجمع الزوائد میں کہا ہے۔ اسکی اسناد حسن ہے حدیث دلیل ہے اس پر کہ جس رقیہ کے معانی معلوم نہ ہوں۔ لیکن تجربہ سے نفع اسکا ثابت ہو اس رقیہ کا کرنا جائز ہے لیکن اس شرط سے کہ راقی کو یہ بات معلوم ہو کہ وہ جنس سحر سے نہیں ہے اسلئے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یہ رقیہ میثاق ہے جو سلیمان علیہ السلام نے ہوام سے لیا تھا اور کچھ اس سے ثابت ہوا کہ جس رقیہ کے معنے معلوم نہ ہوں۔ اسکا کرنا درست نہیں ہے مگر اسی صورت میں کہ شارع نے اسکو تقریر

"علاج سورہ فاتحہ مجرب اور ثابت ہے"

"علاج بچھو سورہ کافرون اور معوذتین کا نافع عمل"

"حسن درجہ کا صحابی منتر ..."

"حضرت سلیمان کا علم مبہم درعلم"

رکہا ہو جس طرح اس حدیث مین ہے اس کے سوا اور جائز نہیں کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقیہ کو دو قسم ٹہیرایا ہے۔ ایک رقیہ حق دوسرے رقیہ باطل رقیہ حق وہ ہے جو قرآن یا حدیث سے ہو۔ قولاً یا فعلاً یا تقریراً رقیہ باطل وہ ہے جو اس طرح پر نہ ہو۔ سو جو احادیث نہی پر رقی سے آئی ہین وہ اسی رقیہ باطل پر محمول ہیں۔ اور جو احادیث اذن رقی میں آئی ہیں۔

وہ رقیہ حق پر محمول ہین واللہ تعالیٰ اعلم ؏

رقیہ محروق

محمد بن حاطب کہتے ہیں۔ میرے دیگ اٹہاتی میرا ہاتھ جل گیا میری ماں مجہ کو ایکمرد کے پاس لے گئیں اور کہا اے رسول خدا اس کا ہاتھ جل گیا ہے دم کر دیا یا قریب تہے پھر پڑہ کر دم کر دیا میرے نہ جانا کیا پڑہا پہر مین نے ماں سے پوچہا کہ وہ کیا پڑہتے تہے کہا۔ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ اَخْرِجْهُ الشَّافِیْ وَاَحْمَدَ وَ بِجَالُهُمَا بِجَالُ الْقَصِیْمِ وَ انکی ماں کا نام فاطمہ یا جویریہ ام جمیل تہا یہ حدیث اگرچہ رقیہ محروق میں آئی ہے۔ لیکن اس پر دلیل نہیں ہے کہ سوا محروق کے اور کسی پر نہ کیا جاوے۔ بلکہ ہر تکلیف پر کچہ ہی ہو یہ رقیہ کر سکتے ہین۔ خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو غیر محروق پر بہی رقیہ کیا ہو جسطرح کہ حدیث سالم بن عبید رضی اللہ عنہ مین نزدیک طبرانی کے آیا ہے عَدِّ جَالَةٌ رِجَالُ الصَّحِیْحِ

احصاۃ بول وحصاۃ

ایک شخص نے ابوالدرداء کے پاس آکر کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے۔ اور اس کو سنگریزہ ہو گیا ہے انہوں نے اسکو وہ رقیہ سکہا دیا جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تہا۔ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِکَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ وہ شخص اچہا ہو گیا۔ اسکو ابوداود ونسائی نے روایت کیا ہے لفظ وجع اس جگہ صیغہ صفت مشبہ ہے یعنی جمع ہے طیب کی ؏

پہوڑا پہنسی

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی قرحہ یا جرح ہوتا حضرت اپنی انگلی سبابہ زمین پر اسطرح رکہتے پھر اٹہا کر کہتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اخرجہ مسلم و ہکذا البخاری و اهل السنن الا الترمذی لیکن اس لفظ سے کان یقول للمریض انگلی میں کچہ تہوڑی سی خاک لگ جاتی اسکو موضع علت یا جرح پر رکہتے

درد دندان وغیرہ - جو شخص یہ چہینک کیوقت بولے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

"دانت کے درد کے خاتمہ کیلئے مجرب عمل"

عَلٰی کُلِّ حَالٍ شَاکَانَ اس کو کبھی درد دندان یا گوش نہ ہوگا۔ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ
اَبِیْ طَالِبٍ مَوْقُوْفًا شوکانی فرماتے ہیں یُمْکِنُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ شَیْئًا قَدْ حَفِظَہٗ مِنَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیُمْکِنُ اَنْ یَّکُوْنَ مُسْتَنَدُ ذٰلِکَ التَّجْرِیْبَ انتہیٰ

آنکھ کا دکھنا

انس کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب یہ پہونچتا یا کسی اور کو گھر والوں
میں سے یا اصحاب میں سے تو یہ دعا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ
الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَأْرِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ رَوَاہُ الْحَاکِمُ اس میں دلیل
ہے اس بات پر کہ دعا کرنا دشمن پر رویت ثار کی اور ظالم پر نصرت پانے کی جائز ہے۔ وَقَدْ وَ
رَدَتْ بِذٰلِکَ اَحَادِیْثُ وَدَلَّتْ عَلَیْہِ اٰیَاتٌ قُرْاٰنِیَّۃٌ

تپ

جبکو تپ آئے وہ یوں کہے بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اسکو حاکم و ابن ابی شیبہ نے ابن عباس
سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اوجاع و حمی میں اس کلمے
کا کہنا تعلیم فرماتے تھے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ
ھٰذَا لَفْظُ الْحَاکِمِ وَصَحَّحَہٗ صحیح بخاری میں ابن عباس سے آیا ہے کہ حضرت نے ایک اعرابی
کی عیادت کی کہا۔ لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی احادیث میں آیا ہے کہ تپ بھاپ
ہے آگ کی۔ پانی سے سرد پڑ جاتی ہے۔ یہ علاج طب نبوی سے ہو و للہ الحمد

درد جسم وغیرہ

عثمان بن ابی العاص نے حضرت سے کہا جب سے میں اسلام لایا ہوں
میرے بدن میں درد رہتا ہے فرمایا درد کی جگہ انگلی رکھ اور تین بار
بسم اللہ کہہ پھر سات بار یوں کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ھٰذَا
لَفْظُ مُسْلِمٍ وَرَوَاہُ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّأِ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاَھْلُ السُّنَنِ نسائی نے
زیادہ کیا۔ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ مَا کَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِہٖ اَھْلِیْ وَغَیْرَھُمْ حدیث
دلیل ہے اس بات پر کہ بدن میں جس جگہ درد ہو وہ بسم اللہ کہتا ہے تو سکے اور یہ
دعا پڑھے یہ جب ہے کہ درد ایک جگہ میں ہو۔ اور اگر کئی جگہ میں ہو تو ہر ایک جگہ پر ہر
جگہ میں اسیطرح پڑھے شوکانی فرماتے ہیں۔ وَفِی الْاَعْدَادِ الَّتِیْ تَرِدُ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا
الْحَدِیْثِ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ النُّبُوَّۃِ وَلَیْسَ لَنَا اَنْ نَّطْلُبَ الْعِلَّۃَ فِیْہِ وَالتَّسَبُّبَ الَّذِیْ
یَقْتَضِیْہِ کَمَا فِیْ عَدَدِ الرَّکَعَاتِ وَالْاَنْصِبَاءِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ انتہی

وجود السویدان

کعب بن مالک سے کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے
جبکو کوئی الم پاوے تو چاہئے کہ ہاتھ رکھ کر سات بار یوں کہے۔ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ
اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا اَجِدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ

مجمع الزوائد میں کہا ہے اس حدیث کی سند میں ابو معشر ضعیف ہے اور توثیق اس کی لین ہے باقی رجال سند ثقات ہیں۔ شوکانی کہتے ہیں۔ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ وَاِنْ كَانَ فِيْ اِسْنَادِهٖ اَبُوْ مَعْشَرٍ فَالْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ الثَّابِتُ فِي الصَّحِيْحِ يَشْهَدُ لَهٗ اَلَّا اَنَّ شُعَاءَهٗ وَ يَشُدُّ مِنْ عَضُدِهٖ لَا اَدْرِيْ شَيْئًا اِخْتَلَفَ اس میں تحت الم آیا ہے۔ اور حدیث اول میں موضع الم معلوم ہوا کہ ہاتھ اس طرح پر رکھے بعض فوق الم ہو اور بعض تحت الم واللہ اعلم

حدیث انس میں آیا ہے رکھ ہاتھ اپنا اس جگہ کہ دکھ ہو پھر کہہ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا اسکو طاق پڑھ پھر ہاتھ اٹھا اور پھر پڑھ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وتر سے مراد تین یا پانچ یا سات بار یا زیادہ اس سے بڑھنا مراد ہے جمع درمیان اس کے اور حدیث اول کے یوں ممکن ہے۔ کہ ایک بار ہاتھ رکھ کر سات بار پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر دوسری بار سات بار پڑھے۔ اس میں ان سب احادیث پر عمل ہو جائیگا۔ اور زیادت الفاظ کو جمع کرے مثلاً یوں کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِعِزَّتِهٖ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا

بیماری

حضرت عائشہ کہتی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوتے معوذات پڑھکر اپنے اوپر دم کرتے جب سختی درد کی ہوتی تو میں پڑھ کر ان کے ہاتھ پھیرتی باسید برکت رَوَاهُ الشَّيْخَانِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَوْ لَا فِي الشَّاقِّ فَاِنَّ مَا اَحَبَّهٗ موضع الم اگر خاص ہو۔ تو اس جگہ دم کرے اور اگر الم سارے بدن میں ہو۔ تو سب جگہ پھونکے یا جس جگہ چاہے اگر سب جگہ دم نہ کر سکے۔ ایک روایت میں اس حدیث کے یہ آیا ہے کہ حضرت دونوں ہاتھ سے جہاں تک ہو سکتا مسح کرتے سر پر اور منہ پر اور سامنے بدن پر تین بار اسی طرح کرتے هٰكَذَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَ بِهٰذِهِ الرِّوَايَةِ يَتَبَيَّنُ كَيْفِيَّةُ الْمَسْحِ

حصول کرتنا موت میں حیات

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نہ تمنا کرے کوئی تم میں سے موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اسکو پہونچا ہے اور اگر بے تمنا کیے نہ رہے تو یوں کہے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ نووی نے کہا ہے۔ ہمارے علما کہتے ہیں کہ یہ کراہت جب ہے کہ بسبب کسی ضرر وغیرہ کے مرنا چاہے۔ اور اگر ڈر سے دین کے یہ سبب فساد زمانہ کے ہو تو پھر یہ تمنا مکروہ نہیں ہے۔ شیخ شوکانی فرماتے ہیں یہ تخصیص ساتھ جواز و استحسان کے ہے اس لئے کہ نہی عام ہے کسی حال میں یہ آرزو نہ کرے ہاں اگر ضرر نازل ہو یا زندگی ناگوار ہو تو یہ دعا کرے کہ یہ دعا شمار ہونے تمنا کی سے ہے۔ اور دعا کرنا دین پر بسبب فساد

زبان کے میٹھے مصدر آفات ضرر کے ہے۔ بلکہ جو ضرر طرف دین کے عائد ہوتا ہے وہ نزدیک مومن کے ضرر دنیا سے سخت تر ہے حاصل یہ ہے کہ کسیکو آرزو موت کی کرنا بسبب کسی شے کے اشیاء سے کوئی سی بھی چیز کیوں نہ ہو نچاہیے۔ بلکہ اس تمنا سے عدول کر کے طرف اس دعا کی آئے ؛

رقیہ مرض ابوسعید رض کہتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام آئے کہا اے محمد کیا تم بیمار ہو کہا ہاں کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ابوہریرہ رض کا لفظ یہ ہے کہ حضرت میرے پاس آئے فرمایا۔ اَلَا اَرْقِيْكَ رُقْيَةً جَاءَنِيْ بِهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ میں نے کہا بَلٰى بِاَبِيْ وَاُمِّيْ فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ تین بار یہ رقیہ کیا۔ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ السُّيُوْطِيُّ حدیث علی رض میں شفا لینا اس کلمے کا مریض کو آیا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ سلمان کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا وہ بیمار تھے کہا یا سَلْمَانُ شَفَى اللّٰهُ سُقْمَكَ وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ دوسر اشخص بجائے سلمان نام اس مریض کا لے حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ مریض کے لئے یہ دعا کرنا ان الفاظ سے مستحب ہے

دعائی مریض ابن عباس رض کہتے ہیں حضرت ص نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرے جسکی اجل حاضر نہیں ہوئی ہے تو سات بار نزدیک اس کے یوں کہے اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اللہ اسکو اس مرض سے عافیت دیگا۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ حضرت نزدیک سر مریض کے بیٹھکر یہ کلمات کہتے رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ یہ عدد بسرا ہ نبوت سے ہے ہمکو بھی اسکو سبب کرنا چاہیئے ؛

مرض موت سعد بن مالک رض کہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دربارہ قول تعالیٰ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فرمایا ہے جس مومن نے اسکو اپنی بیماری میں چالیس بار پڑھا اور مرگیا۔ اس کو اجر شہید کا ملتا ہے اور اگر اچھا ہوگیا اور سارے گناہ اسکے بخشدیے گئے اخرجہ الحاکم حدیث میں فائدہ جلیلہ و کرامت نبیلہ ہے کہ یہ دعا مریض کو نازل منازل شہداء کر دیتی ہے اور اگر بچ جاتا ہے

تو اس کے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں شوکانی فرماتے ہیں. یہ کچھ مستبعد نہیں ہے اس لئے کہ اس آیت کا اسم اعظم ہونا معلوم ہوتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

مرض موت ایضاً ابو سعید و ابوہریرہؓ نے شہادۃً کہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ اپنی بیماری میں پھر مر گیا. تو آگ اس کو نہ کھائے گی اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهٗ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهٗ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ اس کے بعد نسائی نے بعد لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے یہ زیادہ کیا ہے کہ اپنی انگلیوں پر پانچ بار گنکر فرمایا. مَنْ قَالَهُنَّ فِیْ یَوْمٍ اَوْ فِیْ لَیْلَۃٍ اَوْ فِیْ شَھْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اَوْ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ اَوْ فِیْ ذٰلِکَ الشَّھْرِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ شوکانی کہتے ہیں. طعمہ نہ ہونا اس کے قائل کا اس لئے ہے کہ یہ کلمات مشتمل ہیں. توحید پر پانچ بار اور احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اور فرمایا ہے مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَقَدْ وَرَدَ بِھٰذَا الْمَعْنٰی اَحَادِیْثُ کَثِیْرَۃٌ مِّنْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَغَیْرِھِمَا

مرض موت ایضاً حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں میں نے حضرت کو موت سے پہلے سنا کہ وہ اپنی پشت مجھ سے لگائے ہوئے کہتے تھے. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ مراد رفیق اعلے سے انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں جنکا ذکر وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا میں آیا ہے یا ملائکہ مقربین جنکو ملاء اعلے فرمایا ہے جوہری نے کہا رفیق اعلے جنت ہے یا یہ دعا بہ اللہ سبحانہ کی کَمَا یُقَالُ اللّٰهُ رَفِیْقٌ بِعِبَادِهٖ

ایضاً مرض موت عائشہ کہتی ہیں. حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن پانی کا رکھا تھا اس میں ہاتھ ڈالکر منہ مبارک پر پھیرتے اور کہتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ پھر کہتے فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یہانتک کہ مقبوض ہوئے اور ہاتھ جھک پڑا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ترمذی کا لفظ یہ ہے. اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ غمرات سے مراد سختیاں موت کی ہیں.

ایضاً مرض موت حدیث ابو سعیدؓ میں فرمایا ہے لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اسم اعظم

جنت میں جانے کا عمل

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اس باب میں ایک
جماعت صحابہ سے احادیث آئی ہیں۔ ابوداود کا لفظ یہ ہے لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ مراد تلقین سے یہ ہے کہ حضار میت کو کلمہ طیبہ یاد دلائیں کیونکہ حدیث معاذ بن جبل
میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخر کلام یہ کلمہ ہوگا۔
وہ جنت میں جائیگا زاد ابوداود اس کی سند میں صالح بن ابی عریب کو ابن
حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ
الْإِسْنَادِ وَقَدْ وَرَدَتْ أَحَادِيْثُ بِمَعْنَاهُ ذَكَرَهَا الشَّوْكَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِيْ شَرْحِ الْمُنْتَقٰى۔

موت شہادت بلا شہادت

حدیث سہل بن حنیف میں فرمایا ہے جو شخص سوال شہادت
کا اللہ سے بصدق دل کریگا اللہ تعالیٰ اسکو منازل شہداء
تک پہونچائے گا گو اپنے بستر پر مرجائے أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ شوکانی فرماتے ہیں۔ وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى مَشْرُوْعِيَّةِ سُؤَالِ
الْعَبْدِ لِرَبِّهِ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ الشَّهَادَةَ فَإِنْ كَتَبَهَا لَهُ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَإِنْ لَمْ يَكْتُبْهَا
لَهُ نَالَ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَبَلَّغَهُ اللّٰهُ إِلَيْهَا وَأَعْطَاهُ مِثْلَ مَا أَعْطَاهُمْ انتہی
میں اس جگہ صدق دل سے اپنے رب سے یہ سوال کرتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ
سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ آمِیْن

دعائے میت

ابو سلمہ مرگئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے کہا یہ کہہ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِطُوْلِهِ وَ
أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ یہ دعا کی۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ
وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَ
غَيْرُهُ پھر اس پر یٰسین پڑھی اسلئے کہ حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے کہ یٰس دل ہے قرآن
کا کوئی شخص اس کو نہیں پڑھتا بارادہ خدا ودار آخرت لکن اللہ اس کو بخشدیتا ہے تم اس
کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ لکن ابن قطان نے اسکو معلل باضطراب و
وقف وجہالت حال ابو عثمان راوی کہاہے اور دارقطنی نے ضعیف الاسناد مجہول
المتن کہکر لکھاہے وَلَا يَصِحُّ فِي الْبَابِ حَدِيْثٌ انتہی ابن حبان نے کہاہے

أَلَّفَهُ بِقَوْلِهِ اقْرَؤُوهَا عَلَى مَوْتَاكُمْ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَوُرُودُهُ الْحَبِيبَ الطَّبَرِيَّ وَقَالَ
هُوَ غَلَطٌ ظَاهِرٌ قَالَ الشَّوْكَانِيُّ وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ فَلَا وَجْهَ لِصَرْفِهِ عَنْ مَعْنَاهُ
الْحَقِيقِيِّ انتہی

دعائے مصیبت زدہ

ام سلمہ کہتی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے
کوئی بندہ جس کو کوئی مصیبت پہونچے، اور وہ یوں کہے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا
إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا آجَرَهُ اللّٰهُ فِي
مُصِيبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى الَّذِينَ إِذَا
أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ
مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ یہ کلمہ مصیبت میں کہا جاتا
ہے صاحب میت بھی اسکو کہے تو مصیبت دفع ہو کر بدل خیر حاصل ہوگا عاجلاً یا آجلاً
انشاء اللہ تعالیٰ

دعائے تعزیت

اسامہ بن زید کہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نواسہ مر گیا فرمایا
إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى اور
فرمایا اس کی ماں سے کہو کہ صبر و احتساب کرے أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ معاذ کا بیٹا
مر گیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ
اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْأَجْرَ وَأَلْهَمَكَ الصَّبْرَ
وَرَزَقَنَا وَإِيَّاكَ الشُّكْرَ فَإِنَّ أَنْفُسَنَا وَأَمْوَالَنَا وَأَهْلِينَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيئَةِ وَعَوَارِيهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ يُمَتِّعُ بِهَا إِلَى أَجَلٍ مَعْدُودٍ وَيَقْبِضُهَا
لِوَقْتٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطَى وَالصَّبْرَ إِذَا ابْتَلَى وَكَانَ ابْنُكَ مِنْ
مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيئَةِ وَعَوَارِيهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهِ فِي غِبْطَةٍ وَسُرُورٍ وَقَبَضَهُ
مِنْكَ بِأَجْرٍ كَبِيرٍ الصَّلَاةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدَى إِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا
يُحْبِطْ جَزَعُكَ أَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ أَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا
هُوَ نَازِلٌ فَكَأَنْ قَدْ وَالسَّلَامُ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَفِيهِ مِنْ حَدِيثِ مُعَاذٍ
قَالَ الْحَاكِمُ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَزَادَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ فِي كِتَابِ الْأَدْعِيَةِ فَلْيَذْهَبْ أَسَفُكَ
مَا هُوَ نَازِلٌ بِكَ فَكَأَنْ قَدْ لَهُ وَالسَّلَامُ

دعائے رفع و حمل سریر جنازہ

ابن عمر نے کہا ہے بسم اللہ کہے رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

موقوفاً بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں، ہمراہ بسم اللہ کے تسبیح بھی کرے رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ
ایضاً پھر نماز جنازہ پڑھے تکبیر کہے پھر فاتحہ پڑھے پھر درود پڑھے پھر اَللّٰھُمَّ
اِنَّا عَبْدُكَ فَاِنَّ اَمَتَكَ الْحَقُّ وَالْمَالِكُ وہ دعائے میت جو حدیث عوف بن مالک
میں آئی ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے وہ نہایت صحیح ہے اگرچہ سائر ادعیہ ماثورہ
کفایت کرتے ہیں۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ
عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ
الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا
خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ لَيْسَ
فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْيِيْنُ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ يُقَالُ فِيْهِ هٰذَا الدُّعَاءُ فَيَنْبَغِیْ لِلْمُصَلِّیْ
عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ اَیِّ تَكْبِيْرَةٍ اَرَادَ وَكُلَّمَا فَرَغْتُ اَوْ عِنْدَ غَيْرِ مَا ذَكَرْنَا...
يَنْبَغِیْ لِلْمُصَلِّیْ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يَّاْتِیَ مِنْهَا بِمَا اَمْكَنَهٗ وَاِذَا اسْتَكْثَرَ مِنْ
ذٰلِكَ فَهُوَ الصَّوَابُ فَاِنَّ هٰذَا الْمَوْطِنَ لَا يَنْبَغِیْ فِيْهِ اِلَّا الْمُبَالَغَةُ فِی الدُّعَاءِ
وَالتَّوَجُّهُ لِاَنَّهٗ تَدَاوٌ بِذٰلِكَ الْمَيِّتِ اِلٰى اِخْوَانِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْاَجْرَ
مِنْهُمْ عَلَيْهِ وَقَدْ بَيَّنَ الشَّارِعُ اِلٰى ذٰلِكَ وَشَرَعَهٗ لَهُمْ پھر جب مردے
کو قبر میں رکھے تو یہ کہے۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى
رَوَاهُ الْحَاكِمُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَقَدْ ضَعَّفَ ابْنُ حَجَرٍ اِسْنَادَ هٰذَا الْحَدِيْثِ اور کہتا
بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کا حدیث عمر بن خطاب میں رفعاً آیا ہے رَوَاهُ اَهْلُ
السُّنَنِ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهٗ ترمذی نے کہا ہے حَسَنٌ
غَرِيْبٌ قالی کا لفظ یہ ہے کہ جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تم کہو پھر بعد
فراغ کے دفن سے استغفار کرے اللہ تعالیٰ سے اُس کے لئے سوال تثبیت کا کرے
کیونکہ وہ اس وقت مسئول ہوتا ہے۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْحَاكِمُ مِنْ حَدِيْثِ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَالْبَيْهَقِیُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ صحیح مسلم
میں آیا ہے کہ عمرو بن عاص نے کہا تھا جب تم مجھ کو دفن کر چکو تو پاس میری گور کے
اتنی دیر ٹھیرنا کہ اونٹ کو نحر کرکے اسکا گوشت تقسیم کرتے ہیں تاکہ میں تم سے
استیناس کروں اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں
اسکے پھر بعد دفن کے قبر پر اول و آخر سورہ بقرہ پڑھے۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی

"پھر قبر میں رکھ کر یہ پڑھے"

"دفن کے بعد استغفار"

"۶۲ عمرو بن عاص کا اپنے قبر پر کھڑے رہنے کا حکم دینا"

الشیخین عن ابن عمرؓ نووی نے کہا اسکی اسناد حسن ہے گو ابن عربی کا قول ہو کیونکہ ایسی بات ملنے سے نہیں کہی جاتی ہے۔ یا عموم فضل تلاوت بقرہ سے اعلام کیا ہو یا بیان شفاعت میت بتلاوت بقرہ واللہ اعلم ؛

دعائی زیارت قبور — حضرت ﷺ نے حضرت عائشہ کو یہ دعا وقت زیارت قبور کے پڑھنا بتایا تھا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَھُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَھُمْ یہ تعلیم دعا تھی کہ لوگ اس طرح پڑھا کریں اس سے استدلال جواز زیارت پر واسطے مستورات کے کما ینبغی نہیں ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالے اعلم وعلمہ اتم واحکم ؛

باب سوم بیان میں بعض آیات و احادیث متفرقہ کی واسطے احوال و عوارض کے

دفع تعب — اسکا ذکر ہوچکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوض خادم کے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو وقت جانے کے بستر پر حکم پڑھنے تسبیح وتحمید وتکبیر کا دیا تھا ہر کلمہ ۳۳ بار کہا جاتا ہے حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں۔ مَا تَرَکْتُھَا وَلَا لَیْلَۃَ صِفِّیْنَ شرحی فرماتے ہیں جو شخص اس عمل پر مواظبت کریگا وہ تعب و درماندگی جسم میں نہ پائیگا۔ اعمال شاقہ جسمیہ اس پر آسان ہوجائیں گے وذلک مجرب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سوتے وقت سورہ اخلاص و معوذتین پڑھکر ہاتھوں پر دمکر کے بدن پر پھیرنا تین بار اوپر ذکر ہوچکا ہے۔ وَذٰلِکَ نَافِعٌ مِّنْ جَمِیْعِ الْاَوْجَاعِ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَشِیَّتِہٖ

حبس شیطان — ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کہتے ہیں جو شخص بستر پر یہ آیت پڑھکر سوئیگا اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَہٗ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝ اللہ اس سے ابدا کو معہ اور شیطان کو روکدیگا ؛

کثرت احتلام — بعض صالحین نے فرمایا ہے جب تو سونے کو بستر پر لیٹے۔ تو سورہ والسماء والطارق ما الطارق کا صحیح پڑھکر سو تب کثرت احتلام کی جاتی رہیگی۔ ایک شخص نے ایسا ہی کیا احتلام منقطع ہوگیا الحمد

زیارت قبور کی دعا

کثرت احتلام کے روکنے کا عمل

جاگنا وقت خاص پر حسب کر

بعض صلحاء نے کہا ہو جو شخص وقت خواب کے یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تا آخر سورہ کہف اور قولہ تعالیٰ قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ کلا آیۃ پڑھ کر اللہ سے یہ سوال کریگا کہ میں فلاں وقت فلاں ساعت بیدار ہو جاؤں تو وہ اس وقت پر جاگ اٹھے گا۔ وَقَدْ جَرَّبَ ذٰلِکَ جَمَاعَۃٌ [illegible]

سرق و حرق

پڑھنا آخر سورہ بنی اسرائیل کا سوتے وقت امن دیتا ہے اس بات کو چوری اور آگ میں جلنے سے اور وہ شخص مع اپنے ولد اور مال کے اللہ کے حفظ میں رہتا ہے [illegible]

دفع خواب پریشان

سوتے وقت یہ کہنا تَوَکَّلْتُ بِاللّٰهِ وَثِقْتُ بِاللّٰهِ وَفَوَّضْتُ اُمُوْرِیْ اِلَی اللّٰهِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ موجب اسکا ہوتا ہے کہ خواب میں سوائے خیر کے اور کچھ نہ دیکھے گا بلطف اللہ سبحانہ و تعالیٰ

دفع قلت نوم

مجد الدین شیرازی نے کتاب الصلوۃ والبشر میں کہا ہے ایک شخص نے بعض علماء سے کہا ہے کہ مجھے نیند بہت کم آتی ہے کہا سوتے وقت یہ آیت پڑھ لیا کر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

حفظ از سو شیطان

حافظ ابو موسیٰ نے اپنی سند سے تا عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم روایت کی کہ ایک مسافر کا گذر ایک مرد خوابیدہ پر ہوا دیکھا کہ اس کے پاس دو شیطان موجود ہیں۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس نائم کے پاس جا کر اس کے دل کو بگاڑ دے وہ گیا اور پھر آ کر کہا کہ وہ ایک آیت پڑھکر سویا ہے مجکو اس پر رستہ نہیں ملتا۔ پھر وہ دونوں چلدئے مسافر نے اس نائم کو جگا کر یہ حال کہا اور پوچھا تم کونسی آیت پڑھکر سوتے ہو کہا یہ آیت اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الْاٰیَۃ

ف بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جو شخص سورہ اخلاص مع معوذتین و الٰہکم الٰہ واحد الآیۃ و آمن الرسول تا آخر سورہ اور آخر سورہ کہف پڑھکر سو رہیگا۔ اَللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ کَرَامَۃً عَافِیَۃً بِمَنِّكَ وَاَیْقِظْنِیْ بِالْعَافِیَۃِ فَاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا یَسُرُّنِیْ وَیُفَرِّحُنِیْ وَلَا تُرِنِیْ مَا یَسُوْءُنِیْ وَیُحْزِنُنِیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پھر سو رہے گا تو اللہ کے اذن سے ایسی چیز دیکھے گا جو اسکو خوش کرے گی

برائے نوم و ارق یعنی بیخوابی

کتاب ترمذی میں آیا ہے کہ خالد بن ولید نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ نیند نہیں آتی ہے۔ فرمایا اپنے بستر پر یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَلَیَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

نیند میں ڈرنے کا عمل

سنن ابوداود و ترمذی میں آیا ہے کہ حضرت واسطے فزع کے یعنے نیند میں ڈر جانے کے یہ دعا انکو سکھاتے تھے أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی اولاد عاقل کو یہ دعا سکھاتے اور غیر عاقل کے لئے لکھ کر لٹکا دیتے **ف** طبرانی کہتے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت سے شکایت وحشت کی کی فرمایا کہہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ اُس شخص نے یوں ہی کہا اللہ تعالے نے اُس کی وحشت دور کر دی صحیح مسلم میں آیا ہے۔ کہ جب کوئی تم میں خواب مکروہ دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھتکارے اور شیطان اور اُس بد خواب سے تعوذ کرے اور کسی سے نہ کہے اور کروٹ بدل ڈالے وہ خواب اس کو ضرر نہ پہنچائیگی

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے — ہزار بار سورہ کوثر طہارت پر پڑھ کر خواب میں جانے سے زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میسر آتی ہے شرجی نے کہا

ذٰلِكَ مُجَرَّبٌ

سحرگشم و صد شب بخواب بینیدم • • ز سحر است غلبہ کہ زبیداری ست

دفع جن — زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بعض معادن پر والی تھے۔ لوگوں نے کہا یہاں جن بہت ہیں کہا کثرت سے اذان ہر وقت کہا کرو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا پھر کسی جن کو وہاں نہ دیکھا۔

دفع ہم — حضرت علی مرتضےٰ کہتے ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو مہموم دیکھ کر فرمایا بعض اہل اپنے کو حکم دے کہ وہ تیرے کان میں اذان کہیں۔ کہ یہ دوا ہم ہے میں نے ایسا ہی کیا مجھ سے ہم دور ہوگیا تھا

برائے صرع — بعض علما نے ایک مرگی والے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تھی وہ اچھا ہوگیا۔

برائے راہ پانی — بعض علماء صالحین نے کہا ہے آدمی جب راہ بھول جائے تو اذان کہے اللہ اسکو راہ بتا دے گا

حفظ و بسط رزق — حسن بصری کہتے ہیں۔ ایک جماعت اہل اقتدار کی عادت تھی کہ وہ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ہمیشہ ناغہ [illegible] ورد کرتے رہتے تھے۔ بہا حفظ و بقاء رزق [illegible] لوگمان سے [illegible] ہوتی تھی کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

نصر فی الحرب ولی کبیر احمد بن موسے بن عجیل نے کہا ہے۔ چار آیتیں ہیں، سامنے دشمن کے پڑھنے سے دشمن مغلوب و مقہور ہو جاتا ہے آدمی جس شخص سے خائف ہو اس کے روبرو پڑھے اللہ اس کو شر سے اس کے بچا لیگا۔ ہر آیت میں دس قاف ہیں ایک آیت بقرہ میں ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ دوسری آل عمران میں لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا الی آخر الآیۃ تیسری سورہ نساء میں اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ الی آخر الآیۃ چوتھی سورہ مائدہ میں وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ تا آخر آیت بعض اہل علم نے کہا ہے۔ کہ اگر ان آیات کو لکھ کر نیزہ وغیرہ میں بمقابلہ عدو لٹکا دیا جائے وقت حرب کے تو وہ متزلزل ہو کر بھاگ جائیں۔ شرجی کہتے ہیں۔ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ وَصَحَّ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ہتھیار اثر نہ کرے جو شخص سورہ ہود کو لکھ کر اپنے پاس رکھے کوئی حرف مٹے نہیں اس پر اثر ہتھیار کا اثر نہ ہوگا۔ بلکہ اس کو نصر و ظفر حاصل ہوگی۔ اور اس کی ہیبت پڑیگی اسیطرح اگر ایک مٹھی مٹی کی لیکر اور اس پر سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ پڑھ کر ابجد ھوز حطی کہکر دشمن پر پھینک دینے سے شکست عدو ہو جاتی ہے وَذٰلِكَ مِنَ الْمُجَرَّبَاتِ اسی طرح حرب میں روبروی دشمن حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ کہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں اسیطرح کیا تھا۔ اور صحابہ کو اس کے کہنے کا حکم دیا تھا۔ حبیب بن مسلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کا کہنا وقت ملاقات عدو کے مستحب سمجھتے تھے۔ ابن ابی الدنیا نے کہا ایک قوم نے ایک حصن کا حصار کیا روم میں اور یہی کلمہ کہا اور تکبیر کہی قلعہ پھٹ پڑا اور دشمن بھاگ گئے وللہ الحمد والمنۃ

چشم زخم یہ عزیمت واسطے نظر بد کے مجرب ہے یہ آیت پڑھے لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ اسی طرح جو کوئی عائن یا ساحر کھیا طوں کہکر اور اس کا نام لیکر وقت نظر لگنے کے یا اثر سحر کے پڑھیگا تو عمل اسکا باطل ہو جائیگا۔ شرجی نے کہا قَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ وَصَحَّ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو نظر لگ گئی تھی۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عائن کو کہا کہ منہ ہاتھ پاؤں کو دھو اور جانگھ کا غسل کرے اور پانی معیون پر ڈالو فوراً اچھا ہو گیا۔

برائے رمد اس کے لئے یہ آیت اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ لکھکر صاحب رمد پر لٹکانے نفع ہوگا امام شافعی رح سے ایک شخص نے شکایت رمد کی کی اسکو لکھدیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ اور کہدیا کہ اس کو باندھ لے وہ شخص اچھا ہوگیا۔ **حکایت** لیث بن سعد کہتے ہیں میں نے عقبہ بن نافع کو ضریر دیکھا پھر بصیر دیکھا پوچھا اللہ نے تمہاری آنکھوں کو کسطرح پھیر دیا۔ کہا مجھ سے کسی نے خواب میں کہا کہہ یَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَا لَطِيْفًا لِّمَا يَشَآءُ رُدَّ عَلَيَّ بَصَرِيْ میں نے کہا اللہ تعالٰی نے روشنی آنکھ کی پھیر دی۔ **ف** شرجی کہتے ہیں شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ جو کہ بلاد ہند میں مشہور ہیں۔ روایت ہے کہ جو شخص ناخن بر دو ابہام یہ آیت فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ سات بار پڑھ کر پھر بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجکر اور دونوں ابہام پر پھونک کران کو دونوں آنکھوں پر پھیریگا۔ تو واسطے نور بصر اور زوال ضرر کے آنکھ سے نفع کریگا۔ انشاءاللہ تعالٰی میں کہتا ہوں شیخ حسینی کیروالہ کے مرید تھے۔ وہ ہمیشہ اس آیت کو واسطے ابقاء نور چشم کے پڑھا کرتے تھے۔ ان کی عمر طویل ہوئی آنکھوں کی روشنی بدستور تھی وللہ الحمد والمنۃ

”صاحب کتاب کا ذاتی تجربہ“

برائے رعاف اگر خون ناک سے بہے اور بند نہ ہو۔ تو یہ آیت لکھکر سر پر یا عف کے رکھ دے یا سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھے پھر کہے يَآ اَيُّهَا النَّاسُ مَا تَخْفٰى عَلَى الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ وَفِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ

نماز استخارہ یہ نماز صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو اسکی تعلیم اس طرح دیتے تھے جیسی طرح کوئی سورت قرآن پاک کی سکھاتے تھے۔ اس طرح اس دعا کو تعلیم فرماتے اور کہتے اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَلَّذِيْ اَنَا عَازِمٌ عَلَيْهِ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ

”صاحب کتاب کا اکمال سے تجربے کا یقین“

عَنْهُ وَأَقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ مسند امام احمد میں مرفوعاً آیا ہے۔ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ صَلٰوتُهُ الْاِسْتِخَارَةَ وَرِضَاهُ بِمَا قَضَاهُ اللّٰهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ اور بعض اخبار میں انس سے رفعاً وارد ہوا ہے مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا خَابَ مَنِ اسْتَشَارَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ چار باب میں فرمایا ہے کہ پہلے ہر کام سے تین دن یا سات دن دو رکعت نماز ادا کرے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے یہ نماز مجربات سے ہے انتہی۔ شاہ عبد العزیز رح نے فرمایا ہے ترکیب استخارہ در قول جمیل مذکور است وطریق سہل آن است کہ شب چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ متواتر بعد از نماز عشا و قراءت کلام و امور دنیوی بسم اللہ الرحمن الرحیم با سہ صد بار خوانده الم نشرح صد بار و بسم اللہ بر سینہ و دست خود دم نماید و دعا نماید بجناب باری کہ در فلان امر آنچہ واقع شدنی ست در خواب یا یقظہ ہیئت آن نفس بمن بنمائی بعد ازاں صد بار این درود بخواند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ اگر خواہند دعائی استخارہ کہ در حدیث آمدہ برائے مطلب خود ہفت بار بخوانند و بحال قلب خود نظر کنند اگر عزم درست در آن کار باشد بعمل آرند و اگر در عزم فتور گردد موقوف دارند دعائی استخارہ در مشکوٰۃ موجود است انتہی میں کہتا ہوں۔ حدیث استخارہ کو اہل سنن نے بھی روایت کیا ہے۔ اور ابن ابی حاتم و ترمذی نے صحیح کہا ہے۔ مگر با وجود اس کے کہ یہ حدیث صحیح بخاری میں آیا ہے امام احمد نے اسکو ضعیف ٹھیرایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے اسناد میں عبد الرحمن بن ابی الموال منکر ہے ابن عدی نے کہا اِنَّهٗ اَنْكَرَ عَلَيْهِ حَدِيْثَ الْاِسْتِخَارَةِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ انتہی مگر جمہور اہل علم نے عبد الرحمن کی توثیق کی ہے۔ كَمَا قَالَ الْعِرَاقِيُّ میں کہتا ہوں ابن حبان نے حدیث استخارہ کو ابو ہریرہ رض سے اور طبرانی نے ابن مسعود رض سے اور ابو یعلیٰ نے ابو سعید خدری سے اور نیز طبرانی نے ابن عباس و ابن عمر سے روایت کیا ہے یہ دلیل ہے ثبوت و جواز استخارہ پر وللہ الحمد لیکن حدیث بخاری سے تکرار استخارہ کی معلوم نہیں ہوتی ظاہر یہ ہے کہ ایک بار کا استخارہ کافی ہوگا مگر خزینۃ الاسرار میں کہا ہے۔ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّكَرِّرَهَا سَبْعًا وَيُسْتَحَبُّ تَكْرَارُ الْاِسْتِخَارَةِ فِي الْاَمْرِ الْوَاحِدِ اِذَا لَمْ يَظْهَرْ لَهٗ وَجْهُ الصَّوَابِ فِي الْفِعْلِ اَوِ التَّرْكِ مَا لَمْ يَنْشَرِحْ لَهٗ صَدْرُهٗ لِمَا يَفْعَلُ كَمَا وَرَدَ فِيْ حَدِيْثِ تَكْرَارِ الْاِسْتِخَارَةِ سَبْعًا اَخْرَجَهُ ابْنُ السُّنِّيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ اِذَا هَمَمْتَ بِاَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْظُرْ اِلَى الَّذِيْ يَسْبِقُ اِلٰى قَلْبِكَ فَاِنَّ الْخَيْرَ فِيْهِ

"قول جمیل میں مذکور ہے عمل استخارہ"

عمل استخارہ کا ثبوت

نووی نے کہا مستحب ہے سجدہ دو رکعت استخارہ میں اول رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے وکذا ذکرہ الغزالی فی الاحیاء والعینی فی شرح البخاری معمولات مظہریہ میں لکھا ہے کہ معمول یہ تھا کہ بدون استخارہ کے کوئی کام نہ کرتے تھے سفر و حضر دونوں میں بلکہ سفر میں واسطے ہر منزل کے استخارہ کرتے اور ذلت مدہ کو چلتے تھے کہ کسی کام کو شروع کرے پہلے استخارہ کرے بعد اقدام کرے اگر فرصت اداء دو رکعت کی نہ پائے تو صرف دعا پر اکتفا کرے کہ سب خیر ہوگی کوئی خواب وغیرہ یا استخارہ مسنونہ میں مذکور نہیں ہے ان مشائخ نے واسطے توجہ خاطر و اطمینان کے یہ کہا ہے کہ بعد استخارہ کے اگر دل اس کام پر متوجہ ہو تو کرے ورنہ ترک کرے طریق مسنون یہی ہے دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھے اول رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور بعد سلام کے یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ الخ صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ بعضے از محققان مشائخ کبار گفتہ اند کہ شخص باید کہ ہر روز در معلمے صبح باید کہ دو رکعت نماز استخارہ بگذارد و بگوید اَللّٰھُمَّ الی قولہ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْہِ فِیْ حَقِّیْ وَحَقِّ غَیْرِیْ وَجَمِیْعَ مَا یَتَحَرَّکُ فِیْہِ غَیْرِیْ فِیْ حَقِّیْ وَفِیْ حَقِّ اَھْلِیْ وَوَلَدِیْ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنِیْ مِنْ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی مِثْلِھَا مِنَ الْغَدِ خَیْرٌ لِّیْ الخ ہر چند این کیفیت استخارہ در حدیث نیافتہ ام اما عمل بایں موافق حدیث استخارہ و مناسب اتباع سنت است انتہی شوکانی نے فرمایا ہے وَصَلٰوۃُ الْاِسْتِخَارَۃِ مَشْرُوْعَۃٌ بِلَا خِلَافٍ انتہی

ایضاً طریق استخارہ

قول جمیل میں کہا ہے اگر تو چاہے کہ خواب میں اپنا نکلنا حقیقت سے دریافت کرے تو وضو کرے پاک کپڑا پہن کر و بقبلہ ہو کر بیٹھے پس سورہ والشمس وسورہ واللیل وسورہ اخلاص سات بار پڑھے اور دوسری روایت میں پڑھنا سورہ تین کا مع قل کے سات بار آیا ہے پھر یوں کہے اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ اگر دیکھے چیز نیکی جو خوشی لاتی تو وہ کرے ورنہ دوسری رات بھی اسی طرح کر اگر کچھ دیکھے بہتر ورنہ تیسری رات سے ساتویں رات تک اسی طرح کرے شب ہفتم سے ان شاء اللہ تجاوز نہ ہوگا۔ مؤلف نے فرمایا جَرَّبَ بِہَا جَمَاعَۃٌ مِّنَّا فَصَحَّ مجرب تھی خزینۃ الاسرار میں کہا ہے۔ وَاَمَّا الْاِسْتِخَارَۃُ الْمَنَامِیَّۃُ فَمُسْتَحَبٌّ کَذٰلِکَ اَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ کَلَامٌ یُّکَلِّمُ بِہِ الْعَبْدَ رَبُّہٗ فِی الْمَنَامِ

ایضاً استخارہ مجرب صحیح

اسکی بابرکتی استخارہ و کم ہوگا جو شخص یہ چاہے کہ انجام اپنے امر

معمولات مظہریہ — مرزا مظہر کا استخارہ ضروری ہے

"مشائخ کا قول"

(۴۲) دعاء استخارہ طریقہ

(۴۳) خواب میں رہنمائی کا خاص استخارہ

کا معلوم کرے کہ خیریت یا شر وہ بعد عشا کے وضو تازہ کر کے بستر پاک پر بیٹھکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تین بار درود بھیجے دس بار فاتحہ پڑھے اور گیارہ بار سورہ اخلاص پھر تین بار درود بھیجکر شق ایمن پر متوجہ طرف قبلے ہو کر سو رہے۔ انشاء اللہ تعالی خواب دیکھیگا وہ خواب اس کے مقتضائی حال پر خبردار کریگی فَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ تَغْيِيْرٍ رُؤْيَا اِنْ لَمْ يَحِقَّ تَغْيِيْرُهَا ذَكَرَهُ فِيْ خَزِيْنَةِ الْاَسْرَارِ

برائے بقائے نعمت و عدم زوال دولت

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے۔ وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

امام مالک رحمہ اللہ نے اس آیت مبارک کو اپنے گھر کے دروازے پر لکھ رکھا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ یہ کیا ہے فرمایا اللہ تعالی نے کہا ہے فَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ الخ اور میرا گھر میری جنت ہے اہل علم کہتے ہیں جو شخص یہ چاہتے کہ اپنے مال واہل میں خوشی دیکھے وہ ان کلمات کو کہا کرے فَاِنَّهٗ لَا يَرٰى سُوْءًا اَبَدًا فَاِنَّهٗ رَوَى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا يَرٰى اٰفَةً دُوْنَ الْمَوْتِ ذَكَرَهُ الشَّرْجِيُّ هٰكَذَا بِالتَّخْرِيْجِ میں نے اس کلمے کا تجربہ کیا صحیح پایا وللہ الحمد

دفع ابتلاء وبلا

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے جو شخص کسی مبتلا کو دیکھکر یہ کہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ تو وہ بلا اسکو نہ لگے گی رواہ الترمذی میں نے اسکا تجربہ کیا ہے بالکل صحیح پایا وللہ الحمد اہل علم نے کہا ہے اگر بلا دین میں ہو جیسے سکر وشراب تو اس کو سنا کر کہے تاکہ منزجر ہو۔ اور اگر جسم میں ہو جیسے جذام وغیرہ تو چپکے سے کہو تاکہ وہ شکستہ خاطر نہ ہو۔

دفع فال بد

حدیث عقبہ بن عامر میں فرمایا ہے کہ طیرہ یعنے بدفالی کسی مسلمان کو نہ پھیرے تم جب کوئی شئے مکروہ دیکھو یوں کہو اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ انتہی اس کہنے سے اثر اسکا جاتا رہیگا۔ ایک روایت یوں ہے کہ یوں کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ابن القیم نے کہا ہے کہ فال بد کا ضرر اسی شخص ضعیف الایمان کو پہونچتا ہے جو اس کا معتقد ہوتا ہے اور جو کوئی بدفالی کو بے حقیقت چیز جانتا ہے اسکو کچھ نقصان نہیں فالہلے بد سے نہیں ہوتا۔ انتہی یے شبہ بدفالی لینا ایک طرح کی بے توکلی ہے اللہ جسکے ہاتھ میں سارا نفع وضرر ہے نہ کسی دوسرے کے جاہل لوگ الو وغیرہ سے فال لیتے ہیں یہ حماقت

"شعور و کرامت صرف نوع البشر کے ساتھ خاص ہے"

انتا نہیں سمجھتے کہ سوا انسان کے سائت حیوانات طیور ہوں یا اور دواب سب نے شعور ہیں یہ ان کے حرکات وسکنات سے اخذ کرنا گیا سب سے زیادہ شعور و کرامت بین نوع بشر ہو شایع نے بشر ہی کے کلمہ بدفالی پسلفے پر زجر کیا ہے اور طیرہ کو شرک فرمایا تو پھر حیوان غیر ناطق کی آواز اور پرواز کا کیا اقتضا اور وہ اس شرک کے حال وقال سے کیا خبر دار۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

برائی حفظ جامہ نو — بعض اہل علم نے کہا ہے سورۂ انا انزلناہ وکافرون واخلاص کو گیارہ بار پڑھ کر آب پاک پر دم کرکے ثوب جدید پر چھڑکے تے ہمیشہ عیش رغیب بین رہیگا۔ جب تک کہ ایک تار بھی اسکا باقی ہے۔ دوسری روایت میں ہو کہ فقط انا انزلناہ الخ کو ۷ بار پانی پر پڑھکر جامہ نو پر چھڑکے تو ہمیشہ اللہ کی طرف سے رزق میں ہے گا جب تک کہ وہ باقی رہیگا لنفکے احادیث میں دعائی لبس ثوب جدید آئی ہے اسکا پڑھنا برکت لاتا ہے۔ میں اکثر اسکو پڑھ لیا کرتا ہوں مو

دعائی عطش — بعض صالحین نے کہا ہے بعض مفازین مجھکو عطش شدید ہوا یہانتک کہ میں تلف سے ڈرا اور مرنے کے لیے مستعد ہو بیٹھا لیتے ہیں آنکھ لگ گئی ایک کہنے والے نے کہا کہہ تین بار یَا لَطِيفًا بِخَلْقِهٖ يَا عَلِيمًا بِخَلْقِهٖ يَا خَبِيرًا بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ بِيْ يَا لَطِيْفُ يَا عَلِيْمُ يَا خَبِيْرُ یہ ایک تحفہ ابد ہے جب تجھ کو کچھ تنگی پیش آوے یا کوئی نازل نازل ہو تو اس کو کہا کر یہ کہنا کافی شافی ہوگا میں نے پوچھا تم کون ہو کہا میں خضر ہوں۔

برائی مصیبت نازلہ — بعض صالحین یہ دعا کرتے تھے۔ يَا لَطِيْفُ يَا عَلِيْمُ يَا خَبِيْرُ اُلْطُفْ بِنَا فِيْمَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اور اسکو کرتے کہتے شرحی کہتے ہیں مَا دَعَوْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ لَهٗ تَاْثِيْرًا حَسَنًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اور بعض علما نے اس دعا کا فضل کثیر ذکر کیا ہے۔ يَا لَطِيْفُ فَوْقَ كُلِّ لَطِيْفٍ اُلْطُفْ بِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا كَمَا اُحِبُّ وَاُحِبُّ فَرَضِّنِيْ فِيْ دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ

حکایت امام شافعی کہتے ہیں۔ بعض ایام میں ایک امر نے مجھکو سخت اندیشہ ناک بیمار سا ہو گیا اور سوائے اللہ کے کوئی اس پر مطلع نہ تھا۔ رات کو مجھے خواب میں ایک شخص نے کہا کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا وَّلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ اِلَّا مَآ اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا اَتَّقِيْ اِلَّا مَا وَقَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ فَوَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ فِيْ عَافِيَةٍ میں نے صبح کو اٹھکر یہ دعا کر کے پڑھا جب دن کو چڑھ گیا اللہ تعالیٰ نے مجھکو اس بلا سے نجات دی اور مجھکو میرا مطلب عطا کیا تعلیکم بهذه الدعوات.

برائی رام کردن دابہ — اگر کوئی دابہ سرکش ہو تو اس کے کان میں یہ آیت پڑھے اَفَغَيْرَ

لیے "سرکش جانور کو مطیع کرنے کا عمل"

(م) مصیبت و تنگی اور ناگہانی ... — خضر علیہ السلام کا عمل
(ع) صالحین کا عمل برائے مصیبت نازلہ
(م) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل

هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۔ فَحَمَلَتْهُ بِعَوْنِ اللّٰهِ حَمَلَتْهُ بِلُطْفِ اللّٰهِ حَمَلَتْهُ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۔ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۔ سیر طوبی پر گھول کر وقت قرب زوج کے پی جاے باذن اللہ حاملہ ہو جائے گی اسکو شرجی نے مجرب کہا ہے۔

برائی عدم اسقاط نساء و ثمار

اس آیت کو لکھکر باندھے۔ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ۔

برائی تولد ذکر

سورۂ یوسف کو لکھکر زن حاملہ پر باندھے مگر ایسا لکھے کہ کوئی حرف نہ مٹے ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر جمیل سعید معصوم مرضی خدا سے پیدا ہوگا۔

برائی قاصر از زن

ایک شخص نے حسن بصری سے کہا کہ میں اپنی بی بی سے صحبت نہیں کر سکتا ہوں دو بیضہ شوری منگا کر منقشر کرکے ایک پر یہ آیت لکھی وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ اور وہ انڈا مرد کو دیا۔ دوسرے پر یہ لکھا وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ وہ عورت کو دیا اور کہا کھا جاؤ کام کرو وہ دونوں گویا ایک رسی میں بندھے تھے کہل گئے مطلب ان کا حاصل ہو گیا۔ **ف** حکماء ہند نے کہا ہے جب کتا کتی سے منعقد ہو جائے تو فوراً اسکی دم جڑ سے کاٹ کر بالیس دن تک زمین میں گاڑ دے پھر اسکو نکالے وہ ایک ہڈی کی طرح پر ہوگی۔ اسکو ایک تاگے میں باندھ کر کمر سے لگانے سے انزال نہ ہوگا۔ اور نہ تھکیگا اور نہ تعب پائیگا۔ اگرچہ مغرب سے صبح تک مشغول رہے شرجی فرماتے ہیں۔ هٰذَا مِنْ عَجَائِبِ لَا يَعْرِفُهُ مِنْهُمْ إِلَّا الْقَلِيلُ اسی طرح جو شخص خون جمگادڑ کو تلوؤں سے ملیگا عجب طرح کا لطف دیکھیگا یا حلیلا و یا حلیل کو بتہ بزر سے طلا کریگا۔ تو بھی عجائب دیکھے گا۔ اسی طرح اگر شہد و روغن زرد کو طلا کریگا یہانتک کہ گاڑھا ہو جائے اور اسکی ایک گولی سوتے وقت کھا لیگا تو بھی نفع عجیب پائیگا۔

برائی عدم انزال وقت جماع

ایک برگ انگور پر اسکو لکھنا منقطع اور یَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ كُلُّهَا أَوْقَفْتُ أَمَارَ الْحَرَمِ أَلْقَاهَا اللّٰهُ أَمْسِكْ أَيُّهَا الْمَاءُ النَّازِلُ مِنْ صُلْبِ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ لکھکر بائیں ران پر باندھ لے فَكُرَهُ الشَّرْجِيُّ میں کہتا ہوں یہ عزیمت گو مجرب ہے لیکن ایسے کام کے لئے آیت شریف کا یہ لکھنا بہتر ہے لکھنے سے واللہ تعالیٰ اعلم

برائی فتور و استرخاء عضو

جس کا یہ حال ہو وہ تین روزے رکھے اور نصف شب کو اٹھکر کف دست میں بقلم نحاس زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھے إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ اور اسکو چاٹ لے تین یا پانچ یا سات ہی کرے

انشاءاللہ باذن خدا اسکی شکایت زائل ہوجائیگی ۔

برائے رہائی از قید ۔ بذیل سورۂ فاتحہ گذر چکا ہے کہ پڑھنا سورہ مومنون کا ایک سو گیارہ بار ترکیب بالغ مجرب ہے اسکے سوا پڑھنا سورہ یوسف کا بہ نیت صادقہ وحضور قلب باذن الٰہی ہوجب خلاصی کا قید سے ہے شرجی نے کہا کہ ذالک مجرب اسی طرح اگر مسجون یا ماسور ایک مجلس میں ہزار بار یہ پڑھے مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اسکو رہائی دیگا ۔ مجرب ذٰلِكَ وَ صَحَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

برائے خوف از قتل وعذاب وغیرہ ۔ امام بونی کہتے ہیں یہ ایک سر بدیع ہے جب انسان کو اپنی جان پر خوف قتل یا عذاب وغیرہ کا ہو تو ایک بکری بے عیب شنبہ کے دن لیکر ۔ ولقیہ کر کے ایک طشت خالی میں ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ فِدَاءٌ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ اور اس کے خون کے لیئے ایک گڑھا کھود کر مٹی سے بھر دے مگر وہ خون کسی کی پامالی میں نہ آئے اور گوشت کو ساتھ جزو کرکے فقراء ومساکین پر تقسیم کرے اور خود نہ کھائے اور نہ اسکو دے جسکا نفقہ اس پر واجب ہے یہ اسکا فدا ہوجائیگا اور جس سے ڈرتا ہے وہ شے اس کو نہ پہنچے گی ۔ قَالَ وَ ذٰلِكَ مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ وَ اللّٰهُ هُوَ الْمُحْسِنُ عَلٰى عِبَادِهِ انتہیٰ

باب چہارم بیان میں بعض منافع آیات کی باللہ سبحانہ وتعالیٰ

برائے ہلاک عدو ۔ دشمن کا کرتہ یا کپڑا لیکر اس پر نام اسکا اور اسکی ماں کا لکھکر ایک دائرہ کھینچے اور بعد دائرہ کے یہ آیت لکھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ پھر یہ لکھے کَذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانَةَ پھر دوسرا دائرہ اس پر کھینچے تین بار اسی طرح کرے پھر اس خرقہ کو ایک کوزہ جدید گلی میں رکھکر کنا رہ دوسرا کچھ کٹ کے نیچے گاڑ دے ایسی جگہ پر کہ اس کا آنا جانا اس پر سے ہو ۔ فَاِنَّكَ تَرٰى الْعَجَبَ مِنْ ذٰلِكَ فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَعْمَلْ اِلَّا فِيْ ظَالِمٍ مُّسْتَحِقٍّ وَاِلَّا رَجَعَ وَبَالُ ظُلْمِهٖ عَلَى الَّذِيْ عَمِلَ

برائے مصروع ۔ آب پاک پر فاتحہ وآیۃ الکرسی اور یا پچھ آیتیں اول تنزیل کی پڑھے پھر اس کے منہ پر مارے باذن اللہ افاقہ میں آجائیگا اور اگر وہ پانی اندر گھر کے چھڑک دے گا تو آسیب گھر سے نکل جائیگا ۔ اور پھر نہ آئیگا یہ مجرب ہے امام غزالی نے کتاب خواص القرآن میں لکھا ہے ایک جاریہ نے رات کو اٹھکر پیشاب کیا ایسی جگہ جو متعاد نہ تھی ۔ وہ مصروع ہوگئی بعض علماء نے اس پر یہ پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ طٰسٓمّٓ كٓهٰيٰعٓصٓ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ وہ فی الفور ہوش میں آگئی اور پھر عود آسیب کا نہ ہوا ۔

"قید سے رہائی کیلئے"

"دشمن کی ہلاکت"

"جنات وآسیب سے نجات"

"دوبارہ آسیب نہ ہونے کی گارنٹی"

"جنات شیطان کا نکل جانا"

حکایت ابن جمیل مصروع پر یہ آیت پڑھنے سے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا ... وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا وقت شیطان نکل جانا پھر نہ آنا

ایضاً برائے مصروع یعنی آسیب زدہ

اسمار اصحاب کہف اگر دیوار وں پر لکھ کر کے کہ جس میں مصروع ہے تو وہ افاقہ میں آجائیگا۔ اسکو واحدی نے اپنی تفسیر میں یوں کہا ہے۔ مکسلمینا تملیخا مرطونس سنونس۔ ساونیونس دونوانس کعیسططیونس کتے کا نام قطمیر تھا۔ ذکرہ الشرجی قول جمیل میں اسماء اصحاب کہف کو امان غرق وحرق ونہیب سرقہ سے بتایا ہے اس طرح پر الٰہی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط آذرفطیونس تبیونس یوانس یوس وکلبہم قطمیر وعلی اللّٰہ قصد السبیل ومنہا جائر انتہی ان اسماء صدر سے قدیسہ تفاوت ہے نیشا پوری نے بہت سے منافع ان ناموں کے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کیے ہیں۔ جیسے طلب ہرب واطفاء حریق بکار طفل حمی مثلث صداع غنے جاہ وغیرہ پھر کہا ہے۔ وَاَسْمَاءُ هُمْ هٰكَذَا یملیخا مکسلمینا مشلینا هؤلاء اصحاب یمنۃ الملک وقیا لونس الجبار مرلوش دبرلوش شاذ نوش فهؤلاء اصحاب الميسرة وكان الملك يشاور في مهماته هؤلاء والستة والسابع الراعي الذي تبعهم واسم الراعي كفشطيوش ولون الكلب اسفر او اسمر يضرب الى الحمرة واسم الكلب قطمير واسم المدينة اقسوس في الجاهلية وفي الاسلام طرطوس قريبة الى المدينة المعروفة بقونية من طرف الشرق كذا في تفسير الكشاف والتفسير الكبير والقرطبي وتفسير البسيط ابو سعید محمد مفتی نے کہا ہے۔ وَرَاَيْتُ فِي الْمَقَامِ اَسْمَاءَ اَصْحَابِ الْكَهْفِ نقلت لكم عن كتب اسماء كم الشريعة ثمانية وثامنهم كلبهم في بعض الاحوال ولم يجد تاثيرها فاخبرني بان التسعة اسماء اسماؤنا على تسلسل الله اسرة والقطمير في وسطها انتهى شیخ محمد حقی نازلی نے اس جلد میں ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔ علّموا اولادكم اسماء اصحاب الكهف الحديث لکن بالکل موضوع ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ میں کہتا ہوں کہ ان اسمار سے کام نہ لینا بہتر ہے بہ نسبت کام لینے کے اس لئے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جبرائیل سے بھی استمداد نہیں لی تھی۔ اور فرمایا تھا حسبي من سؤالي علمه بحالي اور وقت القاء کے نار میں فقط یہ کہا تھا۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ موحد کامل جب مدد ملے تو اللہ ہی سے لے نہ اور سے گو کیسا ہی بزرگ کیوں نہ ہو۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ابن عباس سے فرمایا تھا۔ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ جن کو اللہ پاک نے قوت توحید حقہ لا تقرید بخشا ہے وہ ایسے امور مشتبہ سے علیحدہ رہتے

اذان واقامت سے آسیب ختم

ہے بواسطہ حفظ کے راہو فکر خفی کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک واللہ اعلم

ایضاً برائی مصروع

داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہے انشاء اللہ تعالیٰ آفاقہ ہو جائیگا بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر نکلنا جن کا انسان سے مراد ہو تو اس کے گوش راست میں سات بار اذان کہے اور سورہ فاتحہ اور معوذتین و آیۃ الکرسی و والسماء والطارق اور آخر سورہ حشر و سورہ صافات تمام و کمال پڑھے وہ آگ میں جل جائیگا۔

برائی جراح وعرق النسا وغیرہ

شرجی نے عزائم دفع جراح وعرق النسا و دماميل و ثالول و سلعہ و درد گوش و عرق مدینہ و وجع کے آیات وغیرہ سے لکھے ہیں چونکہ یہ آفات قلیل ہیں اسلئے وقت ضرورت کے مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیئے بعض علما نے کہا ہے موضع وجع پر ہاتھ رکھکر سورہ فاتحہ پڑھے۔ اور سات بار کہے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيْ سُوْءَ مَا اَجِدُ شفا ہوگی۔ وَبِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ

برائی شفائے مریض

آیات شفا اس باب میں مجرم ہیں۔ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ کا بیٹا بیمار تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے خواب میں فرمایا اَیْنَ اَنْتَ مِنْ اٰیَاتِ الشِّفَاءِ انہوں نے جاگ کر تتبع قرآن پاک کا کیا چھ آیتیں پائیں۔ وَهِيَ قَوْلُهٗ تَعَالیٰ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ اَلَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ۔ بعض علما نے کہا ہے۔ هِيَ شِفَآءٌ لِّكُلِّ دَآءٍ تُكْتَبُ وَتُمْحٰى وَتُشْرَبُ انتہی قول جمیل میں کہا ہے سِتُّ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَآءِ تَكْتُبُهَا لِلْمَرِيْضِ فِيْ اِنَآءٍ ثُمَّ تَمْحُوْهَا بِالْمَآءِ وَتَسْقِيْهِ اِيَّاهَا۔ بیان اس کی تجربات لکھی ہے۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ اور چھٹی آیت یہ لکھی ہے وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ یعنے استعمال ان آیات کا امراض میں کیا مجرب وصحیح پایا و مطلع حضرت علی مرتضیٰ سے کہتے ہیں۔ جو شخص چاہے کہ وہ جمیع اوجاع و اسقام سے عافیت میں رہے وہ اس آیت کو لکھے لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ تا آخر سورت اور اس آیت کو لکھے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ الاٰیۃ پھر انکو باندھے اللہ تعالیٰ اسکو ہر درد سے عافیت دیگا

برائی حافظہ اطفال

روز یکشنبہ ایک رقعے میں بخط رقیع یہ آیت لکھکر بچہ منہ نکل جائے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ دوسرے یکشنبہ کو یہ آیت

جن کو آگ میں جلانا

برائی جراح و عرق النسا وغیرہ

آیات شفا

قول جمیل میں چھ آیات شفا

حضرت علی مرتضیٰ کا عمل

بچوں کے حافظے کیلئے

اَللّٰہُ اَنۡزَلَ عَلَیۡکَ یَجۡعَلُ بِمَا اَلۡحَمۡدُ تیسری کیث نبر کو یہ آیت اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ چوتھے کیث نبر کو آیت العمیٰ کھیعص پانچویں کیث نبر کو حم عسق چھٹے کیث نبر کو طسم طس اور ساتویں کیث نبر کو ص ق ت اِنَّمَاۤ اَمۡرُہٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ساتویں کیث نبر تک لگاتار جبکہ قمر منازل سعیدہ میں ہو اسیطرح لکھکر ریق پر چاٹ جایا کرے۔ حفظ و فہم بیحد ظاہر ہوگا۔ اسکو مجرب کہا ہے

برائی قضائے حوائج ایک موضع خالی و طاہر میں طہارت پر باقبلہ ہوکر دو رکعت نماز پڑھے فاتحہ و آخر سورۂ آل عمران و آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص سات سات بار پڑھے پھر کہے یَا قَدِیۡرُ یَا دَآئِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا کَرِیۡمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ اُس کو جس بات کو چاہے وہ مانگے اللہ کے اذن سے وہ حاجت پوری ہوگی کوئی سی بھی حاجت کیوں نہ ہو شرح میں کہتے ہیں۔ ھُوَ مِمَّا جَرَّبَہٗ بَعۡضُ الۡعُلَمَآءِ الصَّالِحِیۡنَ وَھُوَ سَیِّدِیۡ الۡفَقِیۡہُ اَحۡمَدُ بۡنُ مُوۡسٰی بۡنِ عُجَیۡلٍ نَفَعَ اللّٰہُ بِہٖ

برائے مس جن و ایذی بعض علما نے کہا ہے جس کسیکو جن ایذا دیتے ہوں وہ یہ لکھے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مِنَ الۡعَبۡدِ الذَّلِیۡلِ الۡعَاصِیۡ الۡمُعۡتَرِفِ بِذَنۡبِہٖ الۡتَآئِبِ مِنۡ ذُنُوۡبِہٖ اِلَی الۡمَلِکِ الۡکَبِیۡرِ الۡجَبَّارِ الۡقَھَّارِ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبِّ اِنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ کَمَا تَشَآءُ وَالۡفَرَجُ شَرٌّ فَرَجِیۡ بِنُوۡرِکَ یَاحَیُّ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پھر ایک سنگریزہ پاک لیکر اُسپر اس مکتوب کو لپیٹ کر خود کسی نہر جاری یا چاہ طاہر میں پھینکدے تین بار اسی طرح کرے۔ اسکی مراد حاصل ہوجاویگی انشاء اللہ تعالےٰ یہ جب ہے کہ موذی و مضر ایک شخص ہو اور اگر ایک جماعت ہو۔ تو ان سبکا نام لکھے

برائی حفظ سبح مال از جن و انس و حشرات پانچ آیتیں ہیں۔ کہ مصحف جل گیا تھا۔ اور وہ نہ جلیں ان کو لکھکر اگر اسوال میں رکھے تو محفوظ رہیں۔ اور اگر طعام میں رکھے۔ تو اس میں گھن نہ لگے۔ اور اگر سفر میں ہمراہ ہوں۔ تو بر و بحر میں سلامت رہے۔ یہ اذکار صباح و مسا میں سے ہیں۔ بلکہ اگر وفات حاضر ہو تو مَلَکُ الۡمَوۡت اسکو تا وقتیکہ ان کو نہ پڑھ لے روح نکالنے میں تاخیر کرتے۔ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمۡ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُیِّرَتۡ بِہِ الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ بِہِ الۡاَرۡضُ اَوۡ کُلِّمَ بِہِ الۡمَوۡتٰی بَلۡ لِّلّٰہِ

[illegible]

[illegible]

جميعاً أفلم ييأس الذين آمنوا أن لو يشاء الله لهدى الناس جميعاً ولا يزال الذين
كفروا تصيبهم بما صنعوا قارعة أو تحل قريباً من دارهم حتى يأتي وعد الله إن الله
لا يخلف الميعاد ۝ إنما أمره إذا أراد شيئاً أن يقول له كن فيكون الآية الحمد لله
رب العالمين بل هم في لبس من خلق جديد وهو معكم أينما كنتم الآية
إن الله قوي عزيز ومن يتوكل على الله فهو حسبه الآية وأحاط بما لديهم وأحصى
كل شيء عدداً رب المشرق والمغرب لا إله إلا هو الآية لا يتكلمون إلا من أذن
له الرحمن الآية من أي شيء خلقه من نطفة خلقه الآية ذي قوة عند ذي العرش
مكين مطاع الآية ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم وصلى الله على سيدنا
محمد وعلى آله وصحبه وسلم **ف** شارح نے واسطے دفع جراد و موش و ملخ
و براغیث و نمل و دیمک و سائر ہوام کے عزائم آیات سے لکھے ہیں جو کہ یہ امور قلیل الوقوع ہوتے ہیں
اس لئے وقت حاجت کے مراجعت طرف اصل کتاب کے ممکن ہیں منجملہ ان کے ایک عزیمت کو مجرب
ومبارک واسطے صرف جمیع دواب موذیات کے جیسے ٹڈی و نمل و دیمک و سائر ہوام کہا ہے اور اسکو
منجملہ اسرار مخزونہ کے ٹھہرایا ہے وہ یہ ہے کہ ان آیات کو ایک کاغذ پر لکھ کر زمین میں دفن کرے یا لٹکائے
إنه من سليمان وإنه بسم الله الرحمن الرحيم ألا تعلوا علي وأتوني مسلمين
يا أيها النمل ادخلوا مساكنكم لا يحطمنكم سليمان وجنوده الآية فلنأتينهم
بجنود الآية يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس الآية فسيكفيكهم الله
وهو السميع العليم ومثل كلمة خبيثة الآية كأنهم يوم يرون ما يوعدون الآية
وإذا تولى سعى في الأرض الآية فلما قضينا عليه الموت الآية حية ولدت مريم
أمة الله مريم فولدت بنتي عبد الله يا معشر الهوام من كان منكم من البر
فليخرج إلى البر ومن كان منكم من البحر فليخرج إلى البحر أعزم عليكم أيها
الأرواح الطائرة بإذن الله تعالى بعزة عظمته بأسمائه الحسنى كلها
أشرا ابراهيا ادونای اصباؤت آل شدای بسم الله الرحمن الرحيم
ألا ما سمعتم وأطعتم وانتقلتم من هذا المكان ومن لم ينتقل منكم
فقد باء بغضب من الله ورسوله قالوا يا موسى ادع لنا ربك بما عهد عندك الآية

---

[1] پارہ ۱۹ سورہ نمل رکوع دوم [2] پارہ ۱۹ سورہ نمل رکوع سوم [3] پارہ [illegible] سورہ الرحمن رکوع دوم [4] [illegible]
رکوع [illegible] [5] [illegible] سورہ الصافات رکوع چہارم [6] پارہ دوم سورہ بقرہ رکوع ۲۵ [illegible] [7]
پارہ [illegible] سورہ سبا رکوع [illegible] [8] پارہ نہم سورہ اعراف رکوع ۱۲۶ [illegible]

اٰیَاتِ الْحِرْزِ وَیُقَالُ اِنَّ نِسَاءَ شِفَاءً مِّنْ مِائَتَیْ دَاءٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ قَفْرًا ثُمَّ اعْلیٰ کَفْرَۃٍ ثُمَّ اعْلیٰ شَیْخٍ لَنَا قَدْ اَظْہَرَ مَا اَذْہَبَ اللّٰہُ عَنْہُ فائدہ میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے کہ جب وہ سحر نکالا گیا۔ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا تھا۔ تو اس کے اندر ایک تاگا نکلا جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور اسی سحر کے سبب سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزول معوذتین کا ہوا تھا۔ یہ دونوں گیارہ آیتیں ہیں۔ ہر آیت نے ہر ایک عقدہ کو حل کر دیا۔ ان کی تاثیر دفع سحر میں گویا منصوص سنت صحیحہ ہے وللہ الحمد

برائی عطف ووجاہت

اس آیت شریفہ کی یہ خاصیت ہے کہ دل معرضین کے اس شخص پر مہربان ہو جاتے ہیں۔ اور کیدکا ئدین سے نفع ہوتا ہے۔ شب جمعہ کو نصف لیل میں اسکو لکھے اور تیس بار پڑھے اور ہر بار کے بعد اللّٰہُمَّ اعْطِفْ قَلْبَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ عَلٰی فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ کہے اور معمول کے عضد یمین پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ مقصود حاصل ہوگا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اس جگہ شرجی نے ایک عزیمت بدوح لکھی ہے اور وہ اکثر عمال میں مروج ہے لکن مجھکو اس نام میں تردد ہے کوئی اسکو اللہ تعالیٰ کا نام بتاتا ہے۔ اور کوئی شیطان کا چنانچہ سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی رحمہ نے اس وفق سے منع کیا ہے اور یہ نام اللہ پاک کے اسماء حسنیٰ میں نہیں آیا اور نہ حدیث شریف سے ثابت ہوا اسلئے ترک عزیمت ساتھ اسکے اولی ہے اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَقَّافُوْنَ عِنْدَ الشُّبُہَاتِ

ایضاً برائی اصطلاح باہم

اس آیت کو بقلم فارغ ارندا وجلوسے پر لکھے اور جماعت متباغضین کو کھلائے اللہ کے حکم سے سب باہم صلح کر لیں گے۔ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِہِمْ مِّنْ غِلٍّ الاٰیۃ اس کے سوا ایک ترکیب کتابت سورہ فاتحہ کی لکھی ہے جس کا اثر یہ ہے۔ کہ درمیان ذوجین وغیرہ اثنین کے موافقت پیدا ہو جائے اور اسکو تجربہ صحیح کہا ہے

برائے حلب

سورہ بل اتٰی مشک و زعفران وگلاب سے تا قولہ بصیراً لکھے معمول کو نہار منہ پلائے یہ طب نہایت مبارک ہے۔

برائی نسل یعنی بسہولت ولادت

اس کو مبارک تجربہ نافع لکھا ہے فاتحہ تمام لکھ کر پھر یہ لکھے۔ کَاَنَّہُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ الاٰیۃ کَاَنَّہُمْ یَوْمَ یَرَوْنَہَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰہَا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ الاٰیۃ لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِہِمْ الاٰیات اَللّٰہُمَّ یَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ یَا مُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْہَا بِلُطْفِکَ وَبِفَضْلِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

ا کَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّہُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ

" پورا یقین شرط ہے ورنہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے "

فَذَرْهُمَا نَاقِعًا صَفْصَفًا لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَّلَا أَمْتًا تین بار وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا تین بار آيَةٌ مِنْ سَلَامَاتٍ وَآيَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ تین بار سورۃ والضحیٰ والم نشرح تین بار قل ہو اللہ احد تین بار معوذتین تین بار یہ عزیمت نصف تک نہیں پہنچے گی۔ کہ مات اس کے سیاہ و سپید وسرخ بالکل آئیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ دل حاضر ہو۔ چنانچہ اگر صحت نہ ہو۔ تو اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔ کیونکہ یہ عزیمت مجرب و صحیح ہے۔

برائے نقصان زمین

اگر خوف ہے ظالموں کے یہ چاہیئے کہ زمین وقت چاہئیں کے کم نکلے تو چار چھ کاغذ پر چار آیتیں جدا جدا لکھ کر اس زمین کے چاروں کونوں میں گاڑ دے ایک أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا دوسری يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ تیسری أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا چوتھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ الآیۃ لیکن یہ چاہیئے کہ اس بات کو ایک پارہ ساتھ پلیٹ کر دفن کرے۔ پھر جب حاجت پوری ہو جائے۔ تو اسکو نکال لے صِيَانَةً لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ مِنَ الْأَرْضِ

ایضاً

اگر ظالموں سے یہ خوف ہو کہ وہ تیری زمین جو ر کرینگے تو پانچ پتھر لیکر ہر ایک پتھر پر سات بار فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ احد اور ایک بار معوذتین اور تمام سورہ یٰس اور سورۃ تبارک تا آخر اور آیۃ الکرسی اور درود شریف دم بار پڑھ کر ہر ایک پتھر کو ایک کونے میں ارکان زمین سے گاڑ دے اور ہر ایک پتھر کو وسط زمین میں دفن کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شر سے کفایت کریگا۔ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

برائے تکوین ثمرات بساتین

ایک مرد بنی ہاشم نے سورۃ فاتحہ لکھی اور تَعَالَىٰ ... کیم الذی یکو سات بار لکھا پھر اسکو پانی سے دھو کر اشجار پر چھڑک دیا۔ ایک سے وہ درخت ہیں پتے آ گئے مقطوع تھے برگ سبز سی ہم لا کر ثمر الغرض پھل ہے آئے۔ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

برائے لشف ح

ابوالفضل بکری کہتے ہیں میں ایک ایسی سختی میں گرفتار ہوا جس کے دفع کرنے سے ارباب جاہ عاجز آ گئے میں نے یہ دو بیتیں لکھ کر سامنے قبلے کے لٹکا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس سختی کو دور کر دیا۔ **بیت** يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِنْكَ يَشْمَلُنِي وَقَدْ تَجَدَّدَ بِي مَا أَنْتَ تَعْلَمُهُ فَاصْرِفْهُ عَنِّي كَمَا عَوَّدْتَنِي كَرَمًا فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهُ شیخ عزالدین بن جماعہ کو افلاج عظیم ہو گیا تھا وہ کہتے تھے۔ میں نے ان ابیات کی تکرار رات دن کرنا شروع کی ایک اثر عظیم پایا۔ اور بالکل اچھا ہو گیا والحمد للہ

ایضاً

بعض علماء نے کہا ہے یہ ابیات فضل عظیم رکھتے ہیں۔ بعض لوگ ایک امر عظیم میں پڑ گئے

تھے اور جان سے تنگ آگئے تھے اور کوئی حیلہ خلاص کا نہ تھا۔ ایک شخص نے جسکو پہنچانتے نہ تھے یہ ابیات سکھائے۔ اور کہا ان کو مکرر پڑھو اللہ کیطرف سے کشف غم ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

وَكَمْ لِلّٰهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ ... يَدِقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الذَّكِيِّ
وَكَمْ يُسْرٍ أَتَى مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ ... فَفَرَّجَ كُرْبَةَ الْقَلْبِ الشَّجِيِّ
وَكَمْ أَمْرٍ تُسَاءُ بِهِ صَبَاحًا ... وَتَأْتِيكَ الْمَسَرَّةُ فِي الْعَشِيِّ
إِذَا ضَاقَتْ بِكَ الْأَحْوَالُ يَوْمًا ... فَثِقْ بِالْوَاحِدِ الْفَرْدِ الْعَلِيِّ
تَشَفَّعْ بِالنَّبِيِّ فَكُلُّ خَطْبٍ ... يَهُونُ إِذَا تَشَفَّعَ بِالنَّبِيِّ

شرجی نے ان ابیات کا ایک قصہ لکھا ہے جسمیں ذکر فرج کرب و کشف غم ہے یہ ابیات مشتمل ہیں ثقہ باللہ اور تشفع بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کی تاثیر میں کون شک کرسکتا ہے تشفع برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ اول و آخر ان ابیات کے درود شریف پڑھے۔ **ف** امام یونی نے نو لطیفے لکھے ہیں۔ ان میں طریقہ استعمال اسماء حسنی کا واسطے مطالب متفرقہ کے ذکر کیا ہے ازانجملہ واسطے دفع وسواس والہ موم کے یہ لکھا ہے کہ وقت سحر کے یہ اسماء پڑھے۔ اَلْمَلِكُ الْغَنِيُّ الْعَظِيْمُ الْمُغْنِيُّ الْمُتَعَالِ ذُو الْجَلَالِ الْمُهَيْمِنُ الْكَبِيْرُ پھر کہے۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَظِيْمٌ وَهُوَ مِنَ الْاِثْمِ الْاَعْظَمِ الْخِزْيِ ان کے پڑھنے سے علاوہ دفع مذکور عظمت و ہیبت بھی حاصل ہوتی ہے پھر لکھا ہے كُلُّ لَطِيْفَةٍ مِنْهَا سَرِيْعَةُ التَّاثِيْرِ مُنْجِحَةٌ لِلْمَطْلُوْبِ قَرِيْبَةُ الْاِجَابَةِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى نو لطائف کتاب الفوائد میں مذکور ہیں ؛

حدیث قلنسوہ یہ ایک ٹوپی تھی۔ پاس نجاشی کے جس بیمار کے سر پر رکھی جاتی وہ اچھا ہوجاتا اس کے بارہ میں امام غزالی نے ایک حدیث ابوہریرہؓ سے طول طویل کتاب خواص القرآن میں نقل کی ہے۔ اسمیں بسم اللہ وغیرہ الفاظ قرآن لکھے تھے۔ لیکن اسلئے کہ حال اسکی سند کا معلوم نہیں ہے اس جگہ حدیث مذکور نقل نہیں کی گئی ہاں عمر بن خطاب نے قیصر روم کو ایک ٹوپی بطور تبرک بھیجی تھی۔ اس کو مرض دردسر کا رہتا تھا۔ وہ جب اس ٹوپی کو اپنے سر پر رکھتا تو درد جاتا رہتا پھر اس نے حقیقت امر پر مطلع ہوکر یہ کہا ما اکرم هذا الدين و اعز فحيث شفاني اللّٰه باية منه پھر وہ مسلمان ہوگیا اور اچھا مسلمان ہوا اسکا ذکر ذیل فضل بسم اللہ گذر چکا ہے۔

کلمات العزۃ ان کو دفع جمیع آفات میں اثر تام ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ شرجی کہتے

"وساوس بے جا کا خاتمہ"

ہیں۔ مَنْ دَاوَمَ عَلٰی ذٰلِکَ یَرٰی عَجَبًا مِّنَ الْعِزَّۃِ وَالْقَبُوْلِیَّۃِ

برائے وسوسہ و وضو و خواب پریشان کردہ

کاپنچ یا مرمر کے برتن میں اس آیت کو لکھ تین دن تک لگاتار پیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ یہ خلل زائل ہو جائیگا۔

وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَمِیْثَاقَہُ الَّذِیْ وَاثَقَکُمْ بِہٖۤ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ واسطے دفع خواب پریشان کے شاہ عبدالعزیز دہلوی نے فرمایا ہے۔ وقت نوم سہ دفعہ آیۃ الکرسی یک بار خواندہ بر سینہ و روئے خود دم باید کرد و اگر ازیں ہم دفع نہ شود اسماء شش بسیار خواندہ و بر علیٰے بدن خود دم بامذکرو بعد ازاں وقت خواب ایں دعا بالمقاصد۔ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاَحْفَظْنِیْ مِنْ نَوْمِیْ بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ انتہیٰ میں کہتا ہوں۔ دعا اگر جو اس کام کے لئے حصن حصین میں آئی ہے اس کو پڑھنا اور زیادہ بہتر ہے۔

برائے وعید قتل

ابن الکلبی کہتے ہیں۔ ایک شخص نے ایک شخص سے کہا میں تجھ کو قتل کر دونگا۔ وہ ڈر گیا اس نے یہ ذکر ایک عالم سے کیا۔ تو گھر سے باہر نکلنے کے پہلے سورہ یٰسین پڑھ لیا کر وہ ایسا ہی کرتا خصم جب اس کو ملتا تو نہ دیکھتا اسی طرح کرے۔ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ایک نے قدیں لکھ کر زیر نگین انگشتری رکھ کر طہارت پر پہنکر جس ذی سلطان کے سامنے جائیگا جو کہ اس کو بُرا آتا ہے۔ تو اللہ اسکو اس کے شر سے محفوظ رکھیگا اور سوائے خیر کے اور کچھ اس سے باذن اللہ نہ دیکھیگا۔

برائے مسلمان شدن

ایک مشرک نے ایک مسلمان سے کہا تھا۔ تمہاری کتاب میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو میرے جی کی بات کو بدل دے شائد میں مسلمان ہو جاؤں کہا ہاں سورہ الم نشرح لکھ کر اسکو پلائی اس کے دل کا شرک دور ہو گیا اور مسلمان ہو گیا۔

برائے عسر بول

ایک شخص کو اصفہان میں پیشاب نہ ہوتا تھا اس نے یہ آیت لکھکر پانی میں دھو کر پی بول کو آسان کر دیا اور پتھری نکل گئی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَکَانَتْ ھَبَآءً مُّنْۢبَثًّا وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً اسی طرح آیت وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ لکھ کر پانی میں پینا دافع عسر بول دفعاً نافع ہے۔ اسی طرح سورہ کوثر کا بھی یہی نفع کرتی ہے

برائے سلسل بول اس آیت کو لکھ کر باندھے قِيْلَ يٰاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ یہ مرض زائل ہو جائیگا ۔

ختم قرآن کریم برائے قضاء حوائج وطریق تلاوت بعض علماء نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ختم کرنا واسطے کاربراری کے مجرب ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ لیکن اگر اس ترتیب سے پڑھے تو بہتر ہے۔ اجابت میں اسرع التاثیر ہوگا۔ یعنی دن جمعے کے اول بقرہ سے تا آخر مائدہ پڑھے۔ سنیچر کو انعام سے آخر توبہ تک اتوار کو یونس سے آخر مریم تک پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے سورۂ صٓ تک بدھ کو زمر سے آخر سورۂ رحمٰن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پھر وقت ختم کے سجدہ کرے۔ اور اللہ تعالےٰ سے اپنی حاجت مانگے۔ وہ پوری ہوگی۔ شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے بھی چار باب میں اسی ترتیب کو اختیار کیا ہے اور کہا ہے تمام خواندن قرآن در ہفت روز برین ترتیب اسرع در اجابت است انتہی **ف** میں کہتا ہوں یہ جتنے اعمال اہل علم و ولایت نے واسطے دفع آلام و آفات و امراض وغیرہ کے آیات کتاب اللہ سے نکالے ہیں۔ انکے مجرب ہونے میں کچھ تفاوت نہیں ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک کو شفا و رحمت فرمایا ہے سو ہر جملہ اسکا واسطے بیماری دل و تن و سرہا ئےظاہر و باطن کے شافی کافی صافی وافی ہے قال تعالےٰ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لیکن اہل علم و ولایت نے یہ کیا ہے کہ مناسب ہر حال انسان کے ایک آیت یا چند آیات تتبع کر کے طریقہ ان کے استعمال کا کتاب و شرطیا اور تعیین اوقات بیان و ہمارا بتایا ہے۔ اسمیں کوئی حرج و قبیح نہیں ہے کیونکہ مناسبت حال کو ساتھ قول کے ایک علاقہ قوی ہوتا ہے۔ پھر جس شخص کو یہ اعمال اثر نہ کریں تو وہ یقین کرے۔ کہ اسکا ایمان ضعیف ہے اگر وہ موحد کوی الاسلام ہوتا تو اثر نہ ہوتا۔ کیا معنے پھر جو شخص کہ سارے قرآن کو پڑھتا رہتا ہے یا اسکا ختم واسطے کسی حاجت اہم کے کرتا ہے تو اس کے قضاء حاجت میں کیا شک ہے۔ بلکہ تالی قرآن علے الدوام اگر بہ نیت جملہ مقاصد و مطالب دارین تلاوت قرآن کی کرے اور یہ اعمال متفرق بجا نہ لائے تو امید ہے۔ کہ وہ کبھی بھی کسی آفت و بلا میں مبتلا نہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اسکو سائلین طلبات و داعین مرادات سے بڑھ کر بے مانگے دیگا۔ جسطرح کہ یہ مضمون حدیث شریف میں آچکا ہے۔ ابوسعید خدری مرفوعًا کہتے ہیں۔ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّآئِلِيْنَ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ شوکانی نے کہا ہے۔

"قرآن خوانی کی فضیلت"

"ختم القرآن کا خاص عمل"

فِي الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُشْتَغِلَ بِالْقُرْاٰنِ مَعُوْدَةٌ وَتَفَكُّرٌ اَجَابَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِاَفْضَلِ
جَزَآءٍ وَّثَيَّبَهٗ بِاَعْظَمِ اِثَابَةٍ انتہی شاطبی کہتے ہیں ؎ وَمَنْ شَغَلَ الْقُرْاٰنَ عَنْهُ لِسَانَهٗ
يَنَلْ خَيْرَ كُلِّ الذَّاكِرِيْنَ مُكَمَّلًا ٭ اور حدیث ابن مسعود میں دس دس حرف پر دس گنا اجر ملنا
سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَهٰذَا اَجْرٌ عَظِيْمٌ وَّثَوَابٌ كَبِيْرٌ اور
حدیث عائشہ میں مرفوعاً آیا ہے۔ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ
يَقْرَؤُهٗ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ فَلَهٗ اَجْرَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ قاری
کہتے ہیں۔ اَلتَّتَعْتُعُ هُوَ التَّرَدُّدُ فِيْ قِرَاءَتِهٖ لِضَعْفِ حِفْظِهٖ اَوْ ثِقَلِ لِسَانِهٖ فِي التَّلَفُّظِ
وَاَمَّا الْمَاهِرُ فَاَجْرُهٗ عَظِيْمٌ لِمُصَاحَبَتِهٖ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَذٰلِكَ اَجْرٌ
لَا يُشْبِهُهٗ اَجْرٌ وَّرُتْبَةٌ لَا تُمَاثِلُهَا رُتْبَةٌ انتہی **ف** اسرار عجیبہ و فوائد کثیرہ
قرآن کریم بیحد و حساب ہیں۔ اور فضائل عظیمہ اس کے غیر متناہی خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا
بِمِثْلِهٖ مَدَدًا اور فرمایا۔ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ
مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اور پھر اس کی صفت میں یہ ارشاد کیا ہے
قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا پھر یہ کہا ہے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ
عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا شیخ محمد بن علی افندی نے خزینۃ الاسرار
میں ذکر کیا ہے کہ جمیع سور قرآن ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ باجماع علماء متقدمین اور اگر
انفال و برات کو ایک سورت کہیں تو پھر ایک سو تیرہ سورتیں ہوتی ہیں۔ ان سب میں
افضل و اعظم سورہ فاتحہ و سورہ اخلاص ہے باقی رہے آیات قرآن عظیم سو وہ سب چھ ہزار
چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں۔ قول مشہور پران میں سب سے زیادہ اعظم و افضل و اشرف
و اکرم آیۃ الکرسی ہے پھر یہ کہا ہے۔ کہ اِنِّيْ رَاَيْتُ كَثِيْرًا مِّنَ الْاِخْوَانِ فِيْ دِيَارِ الْعَرَبِ
وَالرُّوْمِ قَدْ تَرَكُوْا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ وَاَكَبُّوْا عَلٰى قِرَاءَةِ تَرْتِيْبَاتِ الْمَشَايِخِ فَمَثَلُهُمْ
كَمَثَلِ الَّذِيْنَ اخْتَارُوا الْعَقِيْقَ عَنِ الْيَوَاقِيْتِ وَبِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ اِنَّ الْقُرْاٰنَ لَغَرِيْبٌ فِيْ
هٰذَا الزَّمَانِ وَمَا وَقَعَ عَلٰى تِلْكَ التَّرْتِيْبَاتِ حَدِيْثٌ ظَاهِرٌ فِيْ بَيَانِ فَضْلِهَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَقَعَ عَلَيْهَا الْاِجْمَاعُ وَالْمَنَامُ لَيْسَ بِحُجَّةٍ وَّدَلِيْلٍ
عَلَيْهِ وَعِنْدَ غَيْرِهٖ وَهُوَ لَا يُثَابُ عَلٰى قِرَاءَةِ تِلْكَ التَّرْتِيْبَاتِ اِذِ الْمُرَادُ مَعَانِيْهَا
كَمَا قَالَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ رح اَمَّا الثَّوَابُ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فَهُوَ حَاصِلٌ لِّمَنْ

"اہل علم وصلاح کے بتائے ہوئے اعمال وعزائم عین اتباع کتاب وسنت ہے"

آیات عظمات وسنن مطہرات سے اہل علم وصلاح نے واسطے قضائی حاجات وکشف کرامات واستجابت دعوات کے بتائے ہیں ان کا استعمال کرنا عین اتباع کتاب وسنت ہے ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ کتاب حزب الاعظم میں لکھا ہے۔ لَمَّا رَأَیْتُ بَعْضَ الْمَشَائِخِ یَتَعَلَّقُوْنَ بِاَوْرَادِ الْمَشَائِخِ الْمُعْتَبَرِیْنَ وَبِاَحْزَابِ الْعُلَمَاءِ وَالْمُکَرَّمِیْنَ حَتّٰی رَأَیْتُ بَعْضَهُمْ تَعَلَّقُوْا بِالدَّعْوَةِ السَّیْفِیِّ وَلَا یُعْرَفُ مِنَ الْاَسْمِ وَوَجَدْتُ بَعْضَ الْعَوَامِ یَتَعَلَّقُوْنَ بِقِرَاءَةِ دُعَاءٍ نَحْوَ الْقَدَحِ مُخْتَصَرٍ بِبَالِیْ اَنْ اَجْمَعَ الدَّعَوَاتِ الْمَاثُوْرَةَ فِی الْاَحَادِیْثِ الْمَشْهُوْرَةِ وَسَمَّیْتُهُ الْحِزْبَ الْاَعْظَمَ لِاسْتِنَادِهٖ اِلَی الرَّسُوْلِ الْاَکْرَمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَیْكَ بِحِفْظِ مَبَانِیْهِ وَالتَّامُّلِ فِیْ مَعَانِیْهِ وَالْعَمَلِ بِمَضْمُوْنِ مَا فِیْهِ فَاِنَّهٗ شَامِلٌ لِلْمُهِمَّاتِ مَا فَوْقَ الْمُهْلِکَاتِ تَبْعَدُ الْسَّالِكَ طَرِیْقَ الْتَابِعَةِ النَّبَوِیَّةِ وَرُتْبَةِ الْمَقَامَاتِ الْعَلِیَّةِ الْمُقَرَّبَةِ اِلَی السَّادَةِ الصُّوْفِیَّةِ فَاِنْ قَدَرْتَ عَلٰی قِرَاءَتِهَا کُلَّ یَوْمٍ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَاِلَّا فَفِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ وَاِلَّا فَفِیْ کُلِّ شَهْرٍ وَاِلَّا فَفِیْ کُلِّ سَنَةٍ وَاِلَّا فَفِیْ الْعُمُرِ مَرَّةً اَیْضًا غَنِیْمَةٌ انتہی ملخصًا میں کہتا ہوں کہ یہ کتاب حزب اعظم جمع اذکار وادعیہ میں بہ صحت اسانید وتخاریج کتاب بے مثل ومثال ہے میں نے اسکو بہت بار پڑھا ہے اور اکثر ماہ رمضان میں پڑھا کرتا ہوں ولله الحمد اس باب میں جتنی کتابیں ہیں ان سب سے مغنی ہے اگر کوئی شخص باخلاص نیت وصدق طویت وحضور دل وجمع خاطر تلاوت قرآن مجید وقرات حزب اعظم پر تمام عمر اکتفا کرے تو اللہ سے امید ہے کہ ساری مہمات کے ساتھ متعلی اور تمام مہلکات سے منقطی ہوکر لائق مغفرت صغو ہو جائے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ یہ بے وظائف واوراد علما وصوفیہ ان کی کچھ حاجت نہیں ہے الصباح یغنی عن المصباح شاہ محمد عاشق رح خلیفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور استاذ شاہ عبدالعزیز دہلوی نے رسالہ سبیل الرشاد میں دعا سیفی وادعیہ اسمی کو ذکر کیا ہے۔ جو صاحب ان کے ذکر کی تہ تک پہنچ حل اس بات سے تعلق میں سب حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ میں نے غالبا اس رسالے میں ان ہی اعمال کو ذکر کیا ہے جو ماخوذ ہیں۔ آیات قرآنی یا حدیث رسالت سے صلی اللہ علیہ وسلم الا ماشاء اللہ تعالی حدیث میں آیا ہے۔ خُذْ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا شِئْتَ لِمَا شِئْتَ شرح میں لکھتے ہیں اس میں شک نہیں کہ تلاوت قرآن افضل ہے بہت سے علاج سے ابن عباس نے کہا ہے۔ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَی الْقُرْاٰنَ ۔ اور صحابہ پڑھنا قرآن کا مصحف میں

"قرآن کا دیکھ کر پڑھنا سب سے افضل ہے"

"ملا علی قاری حنفی کی کتاب حزب الاعظم"

"حزب الاعظم بے مثال اور بے مثل کتاب ہے"

"تلاوت قرآن اور حزب الاعظم کا عمل اکسیر ہے"

"حضرت عثمان غنی کا عمل"

دیکھ کر مستحب سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں عبادت نظر زیادہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ کبھی نظر کرنا مصحف میں ترک نہ کرتے اور کہتے تھے۔ مَا اُحِبُّ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَيَّ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ لَا اَنْظُرُ فِيْهِ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّمَا الْكِتَابُ سَيِّدُكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْا فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ وَّتَعْمَلُوْا بِمَا اَمَرَ فِيْهِ وَتَجْتَنِبُوْا مَا نَهٰى امام ابن ابو الضیف کتاب بلغۃ المسافر میں فرماتے ہیں يَكْفِيْ مِنَ الْعِبَادَاتِ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ وَقَوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَاِنَّ الْعِبَادَاتِ عِنْدَ هٰذَيْنِ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ فِيْهِ اَدْعُوْ الْقَلْبَ مَعًا وَاِنَّ اللّٰهَ يَكْفِيْهِ مَا يُهِمُّهُ اِلَّا مَا كَانَ فِيْهِ اَوْ كَانَ فِيْهَا انتہی شاہ عبدالعزیز دہلوی نے فرمایا ہے کہ آداب تلاوت قرآن تہذیب استقبال قبلہ حتی الامکان وتجوید را بخوبی ادا کردن و در وقت ذوق وگریہ اشتیاق و در مقام وقف وقف کردن اینست آداب ظاہری واما آداب باطنی پس مبتدی را تصور کردن گویا کہ بحضور رب العزت تلاوت می کنم واو تعالیٰ در مقام استماع نشستہ می شنود و متوسط را تصور کردن کہ این کلام را بلا واسطہ از زبان حضرت رب العزت و در صورت ثانی زبان از حضرت رب العزت وگوش از خود تصور نماید با نیچنین مقام اشارہ فرمودہ است حضرت جعفر صادق چنانچہ شیخ الشیوخ سہروردی از ایشان نقل کردہ اند اِنِّيْ لَا اَقْرَاُ الْاٰيَةَ حَتّٰى اَسْمَعَهَا مِنْ قَائِلِهَا بعدہ عوارف فرمودہ کہ امام جعفر صادق درین وقت بمنزلۂ شجرۂ موسیٰ می شد۔ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ می گفت انتہی وجائے دیگر شاہ صاحب فرمودہ اند کہ بروایت ثقات مرتفعی شرف شدہ بیعت نمودہ بودم فرمودند کہ زمان خلفائے صحابۂ کرام برائے وصول الی اللہ طریق سلوک بودند وطریق ازان موقوف شدہ یعنی صلوٰۃ وتلاوت قرآن سوم کہ ذکر است اتی ودران طریق نیز تفاوت بسیار راہ یافتہ بعد ازان طریق صلوٰۃ وتلاوت قرآن فرمودہ طریق صلوٰۃ آنکہ بطور شغل ادا کردہ شود وطریق تلاوت برائے مبتدی اینست کہ خود را قاری وحق را مستمع تصور نماید کہ بحضرت رب العالمین قرآن می خوانم چنانچہ شاگرد بحضور استاد می خواند وبرائے منتہی اینست کہ حق را قاری وخود را مستمع تصور کند بعد ازان خود را نائب تصور کند وگوش را مستمع گویا حضرت حق بزبان من کلام می کند ومن می شنوم ویقین است کہ درین تصور سبب غلبہ محبت مانند عاشق صادق را در وقت استماع کلام محبوب بالمشافہ درمیدہ حاصل خواہد گردید وگرہ کشا شد، معاذ اللہ ورشد واللہ الغنی انتہی

برائی حفظ و حجاب

امام ابن ابی الضیف کہتے ہیں یہ دم حرز وحجاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اخبار ہمکر پڑھا تھا۔ اللہ نے ان کو شر کفار سے کنار کیا اور وہ اپنے خیمہ میں بیٹھ کر رہے تھے۔ اور امام شافعی نے وقت دخول کے ہارون رشید پر پڑھا تھا۔ اور تب ہی ان کو شر ہارون سے بچا لیا۔ اسکو مالک نے نافع سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے

"امام شافعی کا مجرب عمل"

"نقصان اور دشمن کے ظلم سے حفاظت"

روایت کیا ہے کہ حضرت نے دن اور رات کے کہا شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَأُولُوا
الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ پھر کہا
وَأَنَا أَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ بِهٖ وَأَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَهِيَ وَدِيْعَةٌ عِنْدَهٗ
إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِنُوْرِ قُدْسِكَ وَعَظِيْمِ رُكْنِكَ وَعَظَمَةِ طَهَارَتِكَ مِنْ
كُلِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا اللّٰهُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ غِيَاثِيْ بِكَ أَسْتَغِيْثُ
وَأَنْتَ مَلَاذِيْ بِكَ أَلُوْذُ وَأَنْتَ عِيَاذِيْ بِكَ أَعُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ
لَهٗ أَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَنِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْإِنْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ
أَنَا فِيْ حِرْزِكَ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَنَوْمِيْ وَقَرَارِيْ وَظَعْنِيْ وَأَسْفَارِيْ وَحَيَاتِيْ وَمَمَاتِيْ
ذِكْرُكَ شِعَارِيْ وَثَنَاؤُكَ دِثَارِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ تَشْرِيْفًا
لِعَظَمَتِكَ وَتَكْرِيْمًا لِسُبُحَاتِ وَجْهِكَ أَجِرْنِيْ مِنْ خِزْيِكَ وَاضْرِبْ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ
وَأَدْخِلْنِيْ فِيْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَجُدْ عَلَيَّ بِخَيْرٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

اسماء اللہ الحسنیٰ

شرح۔ جو کہتے ہیں قاضی مجدالدین شیرازی نے اپنی سند سے ایک حدیث متصل تا
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کی ہے۔ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مَنْ
أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اس کی سند میں عمارہ بن زید بن ابو ہیران کا قصہ بابت تلاش اسماء مذکورہ
بہم پہونچانا ان کا بذریعہ ایک شخص آل رسول صلی اللہ وآلہ وسلم کے سو قرآن سے متفرق طور پر مع اسماء سورہ
بحوالہ ہر ایک سورت کے ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد کہا ہے۔ قَالَ عُمَارَةُ فَدَعَوْتُ بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ
غَيْرَ مَرَّةٍ فَرَأَيْتُهَا نَيِّرَةَ الْإِجَابَةِ وَكَتَبْتُهَا عَلٰى عِمَامَةٍ وَكُلَّمَا عَقَدْتُ النَّبَوِيَّ فِيْ
إِجَابَتِهَا سَرِيْعَةً قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ دَعَوْتُ بِهَا
مِرَارًا عَلٰى مُهِمَّاتٍ خِفْتُ عَلٰى نَفْسِيْ مِنْهَا الْهَلَكَةَ فَخَلَّصَنِيَ اللّٰهُ مِنْهَا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ مؤلف شرح میں کہتا ہوں۔ حدیث مذکور اس لفظ سے إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ
اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بخاری
ومسلم میں آئی ہے اور اس کو ابن خزیمہ و طبرانی و ابن جریر و ابن ابی حاتم و طبرانی و ابن مندہ
و ابن مردویہ و ابونعیم و بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔ ایک طریق ابن مردویہ و ابونعیم میں زیادہ
ہیں۔ مَنْ دَعَا بِهَا اسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ اور بخاری کا لفظ یہ ہے۔ لَا يَحْفَظُهَا
أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ یہ لفظ مفسر لفظ احصا کا ہے۔ یعنے احصا سے مراد حفظ ہے کہ
كَمَا قَالَ عَلِمَ أَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ بعض نے کہا ہے مراد احصا سے پڑھنا ایک ایک کلمہ کا علیحدہ
علیحدہ ہو گویا ان کو شمار کرتا ہے یا مراد علم و تدبر ہے ان کے معانی میں اور اطلاع حاصل

"اسمائے حسنیٰ، فضائل و خواص"

کرتا ہے ان کے حقائق پر اہتمام بجی اسماء و عمل بموجب اقتضاء معانی لیکن شوکانی یہ فرماتے ہیں۔ کہ تعلیل
نا جز ہے اور مطابق معنے لغوی ہے۔ خود دوسری روایت نے تعیین کی ساتھ حفظ کر دی
وهذا الحديث قد ورد من طرق جماعة من الصحابة بأخرجه الشيخين والجماعة
بما فيهما على الاقتصار على التسعة والتسعين انتہی یہ اسماء روایت ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے آئے ہیں۔ اور ابن حبان نے بھی ان کو روایت کیا ہے۔ سوا اس ایک روایت کے جس میں جو زیادہ ہے
کسی اور روایت میں یہ نام نہیں آئے۔ ترمذی نے اسکو حدیث غریب کہا ہے اور نووی نے اذکار میں
حسن بتلایا ہے۔ اور حاکم و ابن حبان نے صحیح بتایا ہے ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ والذی
عول عليه جماعة من الحفاظ أن سرد الأسماء مدرج في هذا الحديث الى قوله
أنه بلغه عن غير واحد من أهل العلم أنهم جمعوها من القرآن انتہی شوکانی
کہتے ہیں۔ ولا يخفاك أن هذا العدد قد صححه إمامان وحسنه إمام فالقول
بأن تعيينها من بعضهم جمعوها من القرآن غير سديد مجرد ذكره وإحداثه لو تم
ذلك لا ينتهض لمعارضة الرواية وكلام أهل الحديث بمثله انتہی الغرض یہ اسماء
جیسے حصن حصین و عدہ و اذکار و نزل الابرار و حزب اعظم و سلاح المومن و ذخر وغیرہ کتب میں
مذکور ہے اور ان کے معانی تحفۃ الذاکرین میں شوکانی نے اور میں نے کتاب نزل الابرار میں اور
کتاب الجوائز والصلات میں اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں لکھے ہیں۔ اور اہل علم
نے کتب مستقل بیان میں ان کے معانی کے تالیف کی ہیں۔ والحمد للہ بہرحال ان کا نوک زبان
پہ یاد رکھنا اور ان کے ساتھ سوال حاجت و دعا کرنا تریاق مجرب ہے۔

برائے کفایت اہوال دنیا و آخرت

شرعی کہتے ہیں۔ جو کوئی اس دعا کی قراءت بر بعد نماز کے ہمیشہ کریگا۔ اللہ اس کو ہول دنیا و آخرت سے کافی ہوگا

أَعْدَدْتُ لِكُلِّ هَوْلِ اللِّقَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلِكُلِّ هَمٍّ وَغَمٍّ
مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلِكُلِّ نِعْمَةٍ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِكُلِّ رَخَاءٍ وَشِدَّةٍ الشُّكْرُ لِلّٰهِ وَلِكُلِّ أُعْجُوبَةٍ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلِكُلِّ ذَنْبٍ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلِكُلِّ ضِيقٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَلِكُلِّ مُصِيبَةٍ إِنَّا لِلّٰهِ وَ
إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ وَقَدَرٍ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلِكُلِّ طَاعَةٍ وَمَعْصِيَةٍ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

برائے ہر حاجت و مطلب

تفسیر فتح العزیز میں کہا ہے کہ ہر کرا حاجتے باشد می باید کہ فاتحۃ الکتاب بخواند۔ و بعد از ختم حاجت بخواہد ان شاء اللہ تعالیٰ آں حاجت برآید

برائے درد گردہ

شخصے نزد شیخی آمد و شکایت درد گردہ کرد شیخی گفت ترا لازم ست کہ اساس

اسمائے حسنیٰ کی دعا کرنا تریاق مجرب ہے

دنیا و آخرت کے لئے عمل

ہر حاجت و مطلب براری کے لئے

گردہ کے تمام امراض میں شافی عمل

درمیان اشجار و نخل باردار کے چھڑک دے گا برکت کامل و زیادت ثمار دیکھے گا۔ اَوَ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ الیٰ قولہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

برائے ایضاً امور مذکورہ

المّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِی الَّيْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۔ چار پرچہ کاغذ پر لکھکر ہر چہار گوشہ مکان یا باغ معطل خراب یا حانوت میں دفن کرے برکت و خیرات نمایاں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیگا۔ اسی طرح اگر اوّل سورہ کہف کو تا قولہ کذباً ظرف طاہر میں لکھکر ہر چہار دیوار مٹے خانہ پر اس طرح چھڑک دیگا کہ زمین پر پانی نہ گرے تو عمارت منزل و کثرت خیر حسب دلخواہ دیکھیگا۔ شرحی نے اس قسم کی آیات واسطے ان امور کے اور بہت لکھی ہیں۔ اسجگہ تراکیب مختصرہ کا فقط ذکر کیا گیا ہے۔

برائے خطبہ ولایت و لایت از سلطان یا امیر یا جلب رزق

جو شخص ان امور کا ارادہ کرے وہ اس آیت کو لکھ کر باندھ لے اسکی بات قبول ہوگی اور وظیفہ اسکا جاری رہے گا۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ الآیۃ

برائے رکوب دریا

دریا جب جوش و خروش کرے تلاطم امواج ہو تو اس آیت کو لکھکر اس میں ڈال دے وہ بقدرت خدا ساکن ہو جائیگا۔ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ الآیۃ اسی طرح اگر فَالِقُ الْاِصْبَاحِ کو تا آخر آیت با وضو ہو کر دن جمعہ کے ایک لکڑی پر لکھکر مقدم سفینہ پر لگا دیگا تو وہ ناؤ ڈوبنے سے بچ جائیگی۔ اسی طرح وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کی یہ خاصیت ہے کہ تختہ ساج پر لکھکر اگر مقدم سفینہ پر لگا دے گا۔ تو اہل بحر بعز و وقار سلامت سارے آفات سے ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ

برائے سکون موج دریا

جب دریا کو ہیجان ہو اور تلاطم امواج دیکھے تو سات پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھکر ایک ایک پرچہ یکے بعد دیگرے طرف مشرق کے دریا میں پھینک دے۔ موج باذن خدا ساکن ہو جائے گی۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ

۱۔ در پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع ۲۵۔ ۲۔ در پارہ ۱۳۔ رکوع اول سورہ رعد۔ ۳۔ اوّل الحمد للہ الذی ۱۲

۱۔ در پارہ سوم سورہ آل عمران رکوع ۸۔ ۱۲ ۔ ۲۔ در پارہ ہفتم سورہ انعام رکوع ۲۔ ۱۲

بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ۔ اسی طرح کوئی شخص دریا میں قرأت پاس آیت کی مداومت کریگا۔ تو وہ سلامت رہے گا۔ اور تعلب آفات سیل و بہار سے سالم رہے گا۔ اور مال و ولد میں برکت وسعادت پائیگا۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الی قولہ کفار

برائے دفع خیالات فاسدہ
ان آیات کو شخص متخیل پر تلاوت کرے یا خرف صوف یا رق پر لکھکر باندھ دے تخیلات فاسدہ اس سے دور ہو جائیں گے۔ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا و قولہ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وقولہ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

برائے خفقان ووحشت قلب
سورہ الم نشرح ایک برتن میں لکھکر آب زمزم یا آب باران سے محو کرکے اس پانی کو پی لے اللہ کے اذن سے یہ خلش دور ہو جائیگی۔

برائے استخراج مدفون شدہ
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ اس آیت کو ایک ظرف پر ظاہر میں لکھکر آب باران سے محو کرکے جس جگہ میں توہم دفین ہو۔ وہاں چھڑک دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسی جگہ واقع ہوگا اور ظاہر آ جائیگا۔ اسی طرح اگر کوئی شے دفن کرکے بھول گیا ہے یا ضائع ہو گئی۔ اور معلوم نہیں کہ کہاں گئی تو جس جگہ پر گمان ہو وہاں دبان سے لگا دے اور آیت یہ پڑھے۔ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ کاغذ میں لکھکر پانی سے محو کرکے پھر چہار دیوار اس خانہ پر چھڑک کر گھر کو ایک رات مقفل بند رکھے پھر صبح کو کھول کر اندر جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ چیز مل جائیگی۔ یا خواب میں اسکو دیکھ لے گا ۔

برائے استخراج سحر مدفون
گھر میں اگر کسی نے سحر دفن کیا ہو اور اس کی جگہ معلوم نہیں ہو تو سورہ تکویر پڑھے اسکو اس جگہ کا الہام کریگا۔ سحر کو گھر سے نکالے کوئی شے اسکو ضرر نہ کرے گی ۔

برائے حفظ مدفینہ
اگر دفینہ کرے تو سورۂ والعصر پڑھے وہ ہر آفت سے باذن خدا محفوظ رہیگا

ت در پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم رکوع ۵

"فاسد خیالات سے چھٹکارا"

"دل کی خلش ... کیلئے"

"مدفون مال جاننے کیلئے"

"مدفون جادو دریافت کرنے کیلئے"

"مدفون خزانہ کی حفاظت کیلئے"

برائے اظہار عمل اس آیت کو ایک خرقہ دختر نا بالغ پر شب دو شنبہ کو بعد پنج ساعت شب کے لکھکر سینہ زن پر رکھدے اس نے جو کچھ کیا ہوگا۔ سب کی خبر دیگی یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ اگر کرے۔ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا یَوْمَىٕذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ وَ لَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا ایک لوح ندر پر خون ہد ہد سے لکھ کر راست ہیں رکھکر صندوق نائمہ پر رکھدیگا تو جو کچھ اس سے ہوا ہے۔ وہ سب کہہ ڈالے گی اگر دلس کا شناخت کرنا چاہیئے۔ تو اس آیت کو نائم پر پڑھے ہے۔ اور اسمیں نام اسکا اور اسکی ماں کا زعفران نحلول سے لکھکر اسکو پوست ہدہد سے سی دے اور انسان پر رکھدے تو وہ اپنے صنیع کی خبر دے گا۔

برائے خرید شئے جید کوئی چاہے کہ خربوزہ یا بطیخ خریدکرے۔ اور ہاتھ جید پر پڑے تو اس آیت کو تا عقد بیع پڑھا کریں کہے یَامَنْ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَالْخِیَرَةُ مِنْهُ یَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ یَامُرْشِدَ یَاهَادِیْ تو اسکا ہاتھ مقصود پر پڑیگا۔ اسی طرح سائر اشیاء فاکہ وملبوس وغیرہ کے لئے جنہیں کچھ شبہ ہو۔ اسیطرح کرے آیت یہ ہے اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝

برائے تکثیر آب چاہ و نہر چاہ یا نہر میں جب پانی کم ہو جائے۔ تو ایک سفال پر اس آیت کو لکھکر اندر اس کے ڈالدے انشاء اللہ پانی اسکا بڑھ جائیگا۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ الآیۃ اسی طرح اگر گائے یا بکری کا دودھ کم ہو جائے۔ یا بالکل شیر نہ دے۔ تو ایک تانبے کی تختی پر اس آیت کو لکھکر آب پاک سے دھوکر اسکو پلائے دودھ بڑھ جائیگا۔ باذن اللہ تعالیٰ

زوال ہم و غم و عشق جسکو کوئی مصیبت پہونچے اور عظیم الحزن ہو یا عشق عزرے وہ اس آیت کو قبل طلوع فجر دن یکشنبہ کو ظرف پاک میں لکھکر آب تا نہ یا ورد سے محو کرکے لگاتار تین دن تک اس شخص پر چھڑکے انشاء اللہ نجات حزن پائیگا۔ وَكَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ كَثِیْرٌ الآیۃ

برائے ہوام اس آیت کو ایک طشت میں لکھکر عصارہ زیتون سے دھوکر کے گھر میں چھڑکے کوئی سانپ اژدہا پر حشرات باقی نہ رہیگا۔ سب مر جائیں گے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ الآیۃ اور اگر اس کو چار ورق زیتون پر لکھکر چاروں ارکان بیت میں گاڑ دیگا۔ تو بھی کوئی پشہ باقی نہ رہیگا۔ اسی طرح اگر آیت سَیُجِیْدُوْنَ الْاَصْفَرِیْنَ الخ تانبہ کی

" معدہ کے خون کا عمل "

" پیٹ کی کھال کا عمل "

" پیٹ رحم من دھوکہ ہے "

" کنوئیں کیلئے "

" جانور میں دودھ کم ہو جائے "

" غم / عشق / دور کرنے کے لئے "

" زہریلے جانوروں سے چھٹکارا "

تختی پر لکھکر عصارہ زیتون سے محو کرکے گھر میں چھڑک دیگا تو کوئی موذی و شیطان و ہوام باقی نہ رہیگا۔ مگر گھر سے نکل جائیگا

برائی تفرقہ اہل معاصی و ظلم — دن شنبہ کے اس آیت کو وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ٥ کو ایک ظرف پاک میں لکھکر آب برگ حرمل سے محو کرکے جس جگہہ اجتماع اہل عصیان و ظلم کا ہوتا ہو وہاں چھڑک دے انشا اللہ پھر کبھی وہاں جمع نہ ہونگے متفرق ہوجائینگے۔

برائی دروغ — ایک سیپی پر قبل طلوع آفتاب اس آیت لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ کو لکھکر اور ایسے شہد سے جسکو آگ سے نہ چھوا ہو محو کرکے تین دن تک اس شخص کو چٹائے جو بہت جھوٹ بولتا ہے باذن خدا عزوجل یہ بلا اس سے زائل ہوجائے گی ۞

برائی حفظ حاملہ و طفل بسیار گریہ — اس آیت کو گلاب و زعفران و مشک سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر کمر زن پر باندھ دے سارے آفات جن و انس سے وہ حفظ رہے گی۔ اور اگر اس کو لکھ کر گلے میں طفل کے ڈال دے گا تو ایک حرز عظیم و عورتوں کا سے ہوگا انشا اللہ تعالیٰ اِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا الآیۃ [1]

برائی ازالۂ عقم — اس آیت هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ کو مشک و زعفران و گلاب سے ایک ظرف بلوریا زجاج پر کاتب باوضو لکھے پھر پانی میں گھول کر مرد عاقر یا زن عاقر کو تین دن تک پلائے اور عضد مرد و زن پر لکھکر ریشم کے تاگے سے باندھ دے۔ اور وقت دخول فراش کے علیحدہ کرکے صحبت کرکے پھر باندھ کہ وہ شب اول۔ دوم۔ سوم میں باذن اللہ تعالیٰ حاملہ ہوجائیگی۔ اور اسی طرح اگر یہ آیت يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا کو ایک قطعہ حلوا پر نصف شب کو شب جمعہ سے ایسی جگہ لکھکر کہ کوئی نہ دیکھے کھائیگا پھر بی بی سے جماع کرے گا تو تین بار کے اندر باذن خدا وہ حاملہ ہوجائیگی ۞

---

[1] پارہ سوم سورہ آل عمران رکوع ۴ - ۱۲

"ذہین و عقلمند اولاد کیلئے"

برائے حفظ و فصاحت طفل آب صاف پر ان آیات کو پڑھ کر اس میں کھانا پکا کر اطفال کو کھلائے۔ تین دن تک ایسا ہی کرے حفظ و فصاحت عجیب ملاحظہ کریگا۔ وہ آیات یہ ہیں اول سورہ ابراہیم کی الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

برائے قہر اعداء ایک پارچہ کفن لیکر اس میں کچھ خاک مقابر ڈال کر اول یہ آیت اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ الآیۃ لکھے پھر نام دشمن کا لکھے یا اس کو نیچے زیر آہنگر یا کمہار کے گاڑ کے رکھدے معمول کا سر پھٹ جائیگا۔ اور اسکو کچھ نہ سوجھے گا۔ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ قَائِلَهٗ۔ اسی طرح اگر ایک ٹکڑا آہن پر آیت اور نام معمول اور اسکی ماں کا لکھ کر نیچے آگ کے رکھدیں جس کے ہلاک کرنیکا ارادہ ہے اسکو کھا جائیگا۔ تو وہ مرض لا یطاق میں گرفتار ہو جائیگا۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ الآیۃ اسی طرح جس کا ہلاک کرنا منظور ہے اسکی تصویر بنائے گر خیر کامل اور اس تصویر کے سینے پر یہ آیت لکھے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ الآیۃ اور پشت پر نام اس شخص کا لکھے اور ہاتھ میں ایک خنجر لے کر اس کے نام کی جگہ پر لگائے اور کہے فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ اور اس عمل کو روز سہ شنبہ آخر ماہ میں کرے اور کہے یا ملائکۃ اللہ تعالیٰ یفعل کذا بعدوی یہ ضرب اس کے بدن پر جا لگے گی اور وہ ہلاک ہو جائیگا۔ شرح کہتے ہیں۔ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

برائے بطلان ظلم ظالم ایک پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھکر اپنے پاس رکھے اور ظالم یا جبار پر داخل ہو اور پھر اس کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ظلم باطل ہو جائیگا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا الآیۃ۔ اسی طرح اگر اس آیت کو زعفران و گلاب سے لکھکر اور آب باران سے محو کر کے جائے حاکم پر کوئی سا حاکم بھی کیوں نہ ہو۔ چھڑک دیا جائیگا۔ تو وہ حکم انصاف سے کریگا اور حق بات کہے گا۔

برائے ہلاک ظالم سنیچر کے دن آخر ماہ میں اس آیت کو لکھکر ایک شیشی میں بند رکھو اور اس پر درخت کے پتوں کا عصارہ ڈالکر گھر میں معمول کے دفن کرے۔ فقریب وہ عاجز ہو کر ذکر اسکا قائد اور ایام اس کے منقضی ہو جائیں گے۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ

"کسی ظالم کا نام و نشان مٹانے کیلئے"

" سعی خرید و فروخت کو ختم کرنے کیلئے "

بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ۔ تا قولہ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ

وَلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ

برائی بطلان بیع وشرا اگر اس آیت کو وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ایک صحیفہ میں لکھ کر کسی دکان میں ڈالدیا جائیگا تو بیع وشرا اس کی باطل ہو کر اسکی قدرت سے مال اسکا ناقص ہو جائیگا۔ اسی طرح والعصر تا آخر سورہ ایک صحیفہ صاص سیاہ پر ساعت زحل میں دن شنبے کے لکھ کر موضع مراد میں ڈالدینے سے تعطیل بیع وشرا ہو جاتی ہے

برائی رجم شاہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ فَجَعَلَهُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ایک شقہ قدیم میں لکھ کر کسی گھر وغیرہ میں دفن کر لینے سے اس جگہ پر پتھر آنے لگتے ہیں۔ جب تک کہ وہ شقہ اس جگہ میں باقی رہتا ہے **ف** اس کے بعد شارح نے چند فوائد ۲۰۳ سے لیکر تا آخر ایک صد فائدہ بیان میں اسما ہے اور ان کی تاثیرات کے بطریق تکسیر اوفاق لکھے ہیں۔ پھر کچھ منافع حروف مقطعات قرآن کریم کے اور کچھ منافع حروف مقطعات قرآن عظیم کے بیان کئے ہیں۔ یہ منافع غالبًا اسی جنس کے ہیں۔ جو جابات اس رسالے میں لکھے گئے ہیں۔ اسلئے تحقیق ان کی اس جگہ مکرر اور غیر ضروری سمجھی گئی اگر کوئی شخص یہ بیشتر کار اسی قدر اعمال وعزائم بعد حصول اجازت اہل ق ثبت وصلاح طریقہ عامل وتابع ہو تو بھی غنیمت ہو اور یہ مقدار واسطے صلاح ظاہر وباطن وحفظ صورت و معنے کے کافی وافی شافی صافی ہوسکتا ہے ہم کو اجازت ان عزائم ومعمولات کی بالخصوص اجازت مثل قرآن مجید کے نہیں ہے لیکن اجمالًا تالیف شرعی کی اجازت ہے ایک بڑا مانع عدم ظہور اثر میں یہ ہوتا ہے کہ عامل مطابق شرط غریبت کے نہیں ہوتا۔ دوسرے معمول لہ کا عقیدہ کامل پایا نہیں جاتا اثر اسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں مسلمان حسن العقیدہ قوی الایمان ہوں اور عامل صاحب اخلاص وتقوی ہو ایک بزرگ نے ایک آسیب زدہ پر ایک آیت قرآن کریم کی پڑھکر پھونک دی تھی۔ فی الفور آسیب دور ہوگیا۔ بعد چند روز کے پھر ایک شخص کو آسیب ہوا عامل مذکور وفات کر چکے تھے۔ ایک شخص نے وہ آیت انکی زبان سے سنکر یاد کر لی تھی۔ جاکر اس شخص پر دم کی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جب بار بار

" آیت تو وہی ہے مگر زبان دوسری ہے "

اسکو پڑھا جنی مسلطنے کہا تو جا کچھ نہ ہوگا۔ اس نے کہا آخر یہ آیت تو وہی ہے کہا ہاں لٰکِنْ ذٰلِکَ الرَّجُلَ غَیْرُ الرَّجُلِ یک طہارت و تفاوت کا بہا تک اثر ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے وقت میں جب کسی شخص پر مرد ہوتا یا عورت کوئی جن یا شیطان آتا۔ اور لوگ اُن کو بیجاتے تو یہ فقط اس سے جا کر یہ بات کہہ دیتے کہ تو اس کو چھوڑ چلا جا۔ ورنہ تجھ پر حکم شرع جاری کیا جائیگا وہ اسی دم بھاگ جاتا پھر یہ نوبت پہونچی کہ جس شیخ کے سامنے نام انکا لیا جاتا وہ فی الفور افاقہ میں آجاتا اور اسکا جن و شیطان چلدتیا وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ اس رسالے کے سب اعمال وعزائم ماخوذ کتاب و سنت صحیحہ سے ہیں۔ اور اکثر مجرب ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص پر اُن کا ظاہر نہ ہو تو یہ قصور عازم یا معمول لہ کا ہے۔ نہ ان آیات و اذکار کا اسکو چاہیئے کہ وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔ اس لئے کہ اس کلام پاک نے محل قابل نہ پایا۔ موضع صالح مانند اس کے نہ آیا۔ حدیث میں اسی جگہ سے وارد ہے رُبَّ تَالِی الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ عِیَاذًا بِاللّٰہِ

باب پنجم بیان میں اعمال قول جمیل وغیرہ کے

فصل ہشتم کتاب ہذکور کی بیان میں بعض فوائد والد ماجد مولف کے ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے خاندانی اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے

برائی غنائی قلبی و قالبی ہر دن یا مغنی گیارہ سو بار اور سورۃ مزمل چالیس بار پڑھے۔ اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار یہ دونوں عمل واسطے غنائے دل کے اور ظاہری کے مجرب ہیں لیتے اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتالیس بار بھی آیا ہے۔ شاہ فخر الدین سے منقول ہے کہ بعد نماز سنت فجر کے ایک بار اور بعد ہر نماز پنجگانہ کے دو دو بار پڑھے اس حساب سے رات دن میں گیارہ بار ہو جائیگی۔ مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم کہتے ہیں۔ وَقَدْ جَرَّبْتُ ھٰذَا الْعَمَلَ فَوَجَدْتُہٗ کَذٰلِکَ ۔

برائی درد دندان و درد سر و ریاح ایک تختہ یا پٹرا پاک لے اور اس پر پاک ریت بچھا لے اور ایک کیل سے اس ابجد ہوز حطی لکھے اور کیل کو الف پر زور سے دابے اور سورہ فاتحہ ایک بار پڑھے اور درد مند اپنی انگلی کو درد کی جگہ پر زور سے رکھے پھر اس سے پوچھے کہ تجھ کو آرام ہوا اگر درد جاتا رہا بہتر ورنہ کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے۔ اسی طرح دابے سورہ فاتحہ

پڑھے اور پہلی بار کیطرح پڑھے کہ دم گیا اگر گیا بہتر ورنہ کیل کو جیم کی طرف نقل کرے۔ اور تین بار الحمد پڑھے اسی طرح ہر حرف کیل سے دابتا جائے۔ اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جائے تو آخر حرف تک نہ پہنچے گا کہ شفا ہو جاتیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ انتھے۔ میں کہتا ہوں۔ اس عمل کو شیخ احمد دیربی شافعی علیہ الرحمۃ نے کتاب فتح الملک المجید المؤلف لنفع العبید میں بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن حروف ابجد۔ ہوز حطی کو متقطع لکھنا بتایا ہے۔ یعنی ا ب ج د الخ پھر کہا ہے اِنَّ مَنْ قَرَءَهَا عَلَى الْقِيُوْنِ لِوَجَعٍ بَرِئَ مِنْ سَاعَتِهٖ وَمَا يَبْلُغُ اٰخِرَهَا اِلَّا وَقَدْ شُفِيَ بِاِذْنِ اللّٰهِ لٰكِنْ تَمَّ حُسْنُ النَّفْعِ مِنَ الْوَجِيعِ وَالْمُعِيْنِ انتھی اور شرعی نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور مجرب کہا ہے میں نے اسکو دوسرا امتحان کیا فی الفور نفع ہوا وللہ الحمد

برائی رفع حاجت در دفع ایذائے مریض

جب کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی شخص غائب ہو اور اس کا سالم غائم پھر آنا چاہے یا شفائے بیمار چاہے تو سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت و فرض فجر کے پڑھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ فاتحہ چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھ کر تپ والے کے منہ پر چھینٹیا مارنے سے صحت ہو جاتی ہے انتہٰی شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

برائی گزیدن سگ دیوانہ

جبکہ باولا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا ڈر ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا اور اس سگ گزیدہ کو دے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے مولانا اسحاق نے کہا ہے کہ ایک ٹکڑا بانات کا گڑ میں لپیٹ کر کھالے اثر زہر سگ کا جاتا رہیگا۔ انشاء اللہ

برائی دفع فاقہ

ہر رات سورہ واقعہ ایک بار پڑھ لیا کرے۔ یہ عمل موافق حدیث کے ہے اور اس رسالے میں گذر چکا ہے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے شرح حزب البحر میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو کوئی ہر دن سو بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیگا۔ اسکو فاقہ نہ ہو پہنچیگا۔

برائے نسیان

جس لڑکے کو یہ بیماری ہو۔ اس پر فاتحہ اکتالیس بار بوصل میم بسملہ ساتھ الحمد کے چالیس روز تک دم کرے۔ اگر نہ ہو سکے تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔ اسکو مولوی قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

برائی بیدار شدن از شب

سوتے وقت آخر سورہ کہف کو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا کو پڑھکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ فلاں وقت اسکو جگائے تو اس وقت پر جاگ اٹھے گا یہ عمل موافق حدیث کے ہے جسکو دارمی نے روایت کیا ہے۔

برائے حفظ اطفال اس عوذہ کو لکھکر بچے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالیٰ اسکو محفوظ رکھیگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

انتہی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے حسنین کے یہی عوذہ کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے ابراہیم واسطے اسمٰعیل واسحاق کے یہی تعویذ کرتے تھے۔ رَوَاهُ مُشْكٰوةٌ مولانا عبد العزیزؒ و محمد اسحاقؒ کا معمول فقط اسی دعا کا لکھنا تھا انتہی لیکن ظاہر حدیث یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُعِيْذُكَ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ الخ کہکر دم کرتے تھے بعد ثبوت اصل کے لکھنے اور باندھ دینے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

برائے امان از ہر آفت اس دعا کو صبح وشام پڑھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ انتہی۔ اس دعا کے الفاظ سنن ماثورہ سے ماخوذ ہیں اور ہر ایک کلمے کے لئے انہیں سے علیحدہ فضیلت آئی ہے۔

برائے حفظ چیچک جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور سورۂ رحمٰن پڑھے اور جتنی بار فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہونچے ایک گرہ لگائے۔ اور اس تاگے پر پھونکے۔ پھر اس تاگے کو لڑکے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالےٰ اسکو اس بیماری سے بچا لیگا۔

برائے حاجت روائی جب کوئی حاجت پیش آئے تو يَا بَدِيْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ

"حاجت روائی کے لئے مجرب عمل"

سو بار بارہ دن تک پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس حاجت کو پورا کرے گا۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فعطینی عنا شیخ اجازنی سیدی الوالد بھا فی جملۃ ما اجاز بھا انتھی اسی طرح کی اجازت مجھ کو بھی ان عزائم کی ہمراہ اجازات دیگر مولوی یعقوب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے وللہ الحمد

برائی حاجات مشکل

چار رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ سو بار پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ سو بار پڑھے تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر سو بار رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ پڑھے علماء نے کہا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں۔ جس کی نسبت سے جو مانگے پائے۔ اور جو دعا کرے قبول ہو۔ اور مجھ کو اس شخص سے تعجب آتا ہے کہ ان کے ذریعے سے مانگے اور نہ ملے

برائی آسیب زدہ

جس کو شیطان خبطی کرے یعنی اس پر آسیب کا خلل ہو تو اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ

ایضاً اس کے کان میں سات بار اذان کہے اور سورہ فاتحہ و معوذتین و آیۃ الکرسی اور سورہ والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیات ہو اللہ الذی سے آخر تک اور ساری سورہ والصافات پڑھے آسیب جل جائے گا۔

ایضاً اس کے کان میں سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔

ایضاً بالدیر سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی و پانچ آیتیں اول سورہ جن کی قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اور اس پانی کا چھینٹا

کے بہت پہلے کہ ہوش میں آجائے گا۔ اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں چھینٹے مارے تو پھر وہاں نہ آئیگا

برائے دفع جن شیطان و سنگ باری

اگر شیطان کسی گھر سے قریب ہو۔ اور پتھر پھینکے تو یہ آیت چار لوہے کے کیلوں پر پڑھے۔ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ہر کیل پر پچیس پچیس بار پھر ان کو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دے یا اسماء اصحاب کہف گھر کی دیواروں میں لکھدے انتہی لکن اس میں کلام ہے جو اوپر گذر چکا۔

برائے عقیمہ

بانجھ عورت کے لئے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھے۔ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا پھر اسکو اسکی گردن میں باندھے اور یہ بھی عمل ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے۔ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کھائے۔ اور حیض کے غسل سے شروع کرے۔ اور ان ایام میں اسکا شوہر اس سے ہم بستر ہوتا رہے۔ مولانا نے فرمایا ایک شرط اس لونگ کی یہ بھی ہے۔ کہ لونگ رات کو کھائے۔ اور اسپر پانی نہ پیئے۔

برائے اسقاط جنین

جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہے تو ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا اس کے قد کے برابر لے اور اسپر نو گرہیں لگائے۔ اور ہر گرہ میں یہ آیت پڑھے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ۔ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے اور پہونکے

برائے دردزہ

جس عورت کو دردزہ ہو۔ ایک پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھے وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اهیا اشراهیا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اس عورت کے بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی۔

برائے فرزند نرینہ

جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے اس آیت کو لکھے۔ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ پھر اس آیت کو لکھے يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا پھر یہ لکھے يَحْيَىٰ وَزَكَرِيَّا وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ ۔ اسمٰعیل ۔ اسحٰق

تحت یداً لیا پھر وہ تعویذ حاملہ باندھ لے یہ توسل بانبیا کیفیت کذائی کچھ مخالف شرع شریف نہیں ہے۔

برائے زنے کہ فرزند نہ زید شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں مجھکو خبر دی اس شخص نے جس پر مجھکو اعتماد ہے کہ جس عورت کا لڑکا نہ جیتا ہو تو ہرا دھاگا کالی مچھے اور ان دونوں چیزوں پر دو شنبہ کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے۔ اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت پہنا یا کرے عمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھوڑنے تک۔

ایضاً برائے فرزند نرینہ یہ بھی اس شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ستر بار یا متین کہے انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔

برائے دفع ساحرہ یا چشم زخم جس کو نظر لگنے والی عورت کی نظر لگ گئی ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیات کو پڑھے۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ وَيُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ پھر کہے أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيظُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پھر چھری کو گول لکیر کے اندر گاڑے اور کہے رَكَزْتُهَا فِي قَلْبِ الْعَائِنَةِ پھر اسکو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا طباق کے نیچے۔

ایضاً برائے چشم زخم جو نظر والے یا جادوگر کو کہے ملے فلاں اور اسکا نام لیکر پکارے نظر لگاتے وقت یا اس وقت جب خود اس کا ذکر کرے تو اسکا اثر باطل ہو جائیگا میں کہتا ہوں۔ اسکو شرجی نے بھی ذکر کیا ہے چنانچہ گذر چکا۔

ایضاً برائے چشم زخم جب نظر لگاتا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جائے تو اس کے مونہہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اسکی شرمگاہ کے غسل کے پانی کو ایک برتن میں لیکر اس پانی کو معیون پر چھڑکے تو اسی دم اچھا ہو جائیگا۔ اسکو بھی شرجی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے۔ اور اوپر گذر چکا ہے۔ اسکو امام مالک نے موطا میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کے اسناد روایت کیا ہے مولانا فرماتے تھے۔ صحیح مسلم میں مرفوعاً آیا ہے کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر غالب ہوتی تو

نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دیکھائے۔ تو دہو دو کہ شاید تمہاری ہی نظر لگی ہو۔ اسکا بڑا منا عبث ہے **فائدہ** عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا کہا اسکی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو۔ کہ اس کو نظر نہ لگے مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے کہا ہے کہ یہ جو لڑکے کو کالا ٹیکا لگا دیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں۔ واللہ اعلم انتہے میں کہتا ہوں لگانا سیاہ ٹیکے کا لڑکوں کو اثر مذکور سے ترمذی میں ثابت ہے مولوی صاحب مرحوم کو میں نے بھی دیکھا تھا۔ میرے والد مرحوم کے معاصر و محب تھے۔ بڑے موحد فقیہ متقی تھے ان کی بہت کتابیں ہیں۔ نصیحۃ المسلمین ترجمہ قول الجمیل ترجمہ سر الشہادتین میں ترجمہ مشارق ترجمہ در المختار رسالہ جہادیہ وغیرہ غفر اللہ لنا ولہم۔

ایضاً برائے چشم زخم یہ وہی عمل تاگا ناپ کر دعا پڑھنے کا ہے۔ جو شرجی سے نقل ہو چکا ہے فقط اتنا تفاوت ہے۔ کہ اسمیں یہ الفاظ ہیں۔ حتی اشرا هیا براهیا اذ ونیا امسیاات الی شذای اور وہاں یوں ہیں۔ اذونیائی اصبا وت الی شیذای اور بجائے لفظ ہتمت وہاں تشمت ہے اور الصا الصا والیما والیما زیادہ ہے باقی عبارت برابر ہے غیر عمل میں بھی الفاظ قول جمیل ہیں۔ کیفیت اسکی یہ ہے۔ کہ ایک تاگا پاک تین لمتہ ناپ لے اور اس کے پاس رکھے جو نظر زدہ کو دیکھتا ہے۔ پھر یہ عزیمت پڑھے جبیر نظر لگی ہے۔ پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپے اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے۔ یا کم ہو جائے تو معلوم کرے اسکو نظر لگی ہے۔ پھر اس عمل کو تین بار مکرر پڑھے۔ اثر نظر بد کا دور ہو جائیگا طریق عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ تین بار کہے پھر سورہ فاتحہ تین بار پڑھے۔ پھر کہے عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ وَفِيْ ثَلَاثَتِ ثَلَاثَةٍ بِيَمِيْنِ اللّٰهِ وَبِنُوْرِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ حَقِّ اشرا هيا براهيا اذونيا اصباوت الى شذاى عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ حَقِّ شمت ... تشمت يا معاذ الصا يا الَّذِيْ لَا تَقْوٰى عَلَيْهِ اَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسُ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا اُخْرِجَ يُوْسُفُ مِنَ الْمَنِيْنِ وَجُعِلَ لَهٗ سُوْرٌ لَهٗ بَابٌ ذُوْ اَلْوَانٍ لَقَدْ كَانَتْ بَيِّنَةً مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِنْكِ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسُ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ يَا عَبْ آيت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسُ السُّوْءِ يَا لَيْلَفِ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور بجائے فلاں بن فلانہ کے نام اسکا اور اس کی ماں کا لے۔

برائے سحر و مریض مایوس العلاج جس پر جادو کا اثر ہو یا جس بیمار کی بیماری نے اطبا کو عاجز کر دیا ہو اس کے لئے چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے۔ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَآئِهٖ یَا حَیُّ پھر اسکو پانی سے دھو کر چالیس دن پیئے۔ میں نے حضرت والد صاحب کو دیکھا کہ وہ اس اسم پر سورہ فاتحہ بھی زیادہ کرتے تھے۔

برائے گمشدہ جسکی کوئی چیز کھوئی جائے۔ وہ ایک سو انیس بار یا مالکم و بیش یا حَفِیْظُ کہہ کر پھر یہ آیت پڑھے یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰہُ اسکو بھی انیس[19] بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس گمشدہ چیز کو اس کے پاس پھیر لائے گا تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے۔ واز خواص مجربہ این سورة آنست کہ برائے گمشدہ ہفت بار این سورہ را خواندہ گرد اگرد سر خود انگشت شہادت بگرداند و بعد تمام ہفت بار اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ وَاَمْسَیْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰہِ اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ اَمْسَیْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰہِ خواندہ دستک زند آن گمشدہ یافتہ شود واللہ اعلم

برائے شناخت دزد چور کے پہچاننے کے لئے دو شخص منہ سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان میں تھام لیں اور اس کو کلمے کی دونوں انگلیوں سے اٹھائے رہیں۔ اور جس پر چوری کی تہمت ہو اسکا نام بدھنی میں لکھیں اور سورہ یٰسٓ کو مُکْرَمِیْنَ تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جائیگی۔ پھر اگر نہ گھومے تو اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے۔ اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جائے یہاں تک کہ گھوم جائے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ جو شخص یہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس کے چرانے پر یقین نہ کرے۔ اور اسکو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ہے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۵

برائے بردہ گریختہ اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ کر اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ

"سحر، دوا اور علاج معالجہ سے مایوسی"

"یا حفیظ کی حفاظت"

"گمشدہ اشیاء کا حصول"

"چور کا معلوم کرنا"

"اگر غلام یا کوئی بھاگ جائے"

تعویذ لکھ کر لٹکا دیں

کرانہیں کی کوٹھری میں دو تہوں کے نیچے درمیان رکھے یعنی سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی پھر
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ السَّمَآءَ
وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ اَضْیَقَ مِنْ خَلْقِہٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی
مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پھر یہ آیت لکھے۔ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ
یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ
یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ
اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَھُوَ یُنَادِیْ وَنَسِیَ خَلْقَہٗ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ ھُوَ
قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ
اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ مولانا اسحاق رحمۃ اللہ علیہ واسطے گمشدہ
چیز کے یا کسی کی لڑکی وغیرہ گم ہو گئی ہو یہ درود شریف لکھ دیتے تھے کہ کسی اونچی جگہ پر
مثل درخت یا کھونٹی کے لٹکا دی جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّاَلْفَ اَلْفَ
مَرَّۃٍ انتہیٰ

برائے بر آمد کار

سورہ فاتحہ کی بسم اللہ کے آخری میم کو الحمد کے لام سے ملا کر یکشنبہ کے دن فجر کی
سنت و فرض کے درمیان میں شروع کرے۔ ستر بار اور دوسرے دن اسی
وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جائے۔ یہاں تک
کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے انتہیٰ۔ میں کہتا ہوں کتب مشائخ میں بسم اللہ کو لام الحمد سے
ملا کر اعمال میں پڑھنا مذکور ہے۔ شیخ محی الدین عربی صاحب فتوحات کی سند اس بارہ میں ایک
حدیث اپنی سند متصل سے تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تا رب العالمین مسلسل بجماعت نقل
کی ہے۔ اس حدیث کا اتا پتا کسی کتاب معتبر حدیث میں نہیں ملا۔ لیکن یہ طریقہ مجرب علماء
عالمین ہے واللہ اعلم

دیگر طریق استخارہ

جب یہ چاہے کہ خواب میں وہ حال دیکھے جس میں اسکی نکاسی ہو اس
تنگی سے جس میں وہ مبتلا ہے تو وضو کرکے پاک کپڑے پہنکر رو بقبلہ
ہو کر داہنے کروٹ پر لیٹے اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور
قل ہو اللہ کو سات بار پڑھے اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین
کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یوں کہے اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ

مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰی اِجَابَةِ دَعْوَتِیْ تو اگر اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جو چاہتا ہے تو بہتر ہوا نہیں تو اسی طرح دوسری رات کرے پھر تیسری رات اسیطرح سات رات تک انشاء اللہ تعالے ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کہلجائے گا۔ ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے انہی میں کہتا ہون یہ طریق استخارہ کا مجرب مشائخ ہے اور جو طریق اسکا حدیث صحیح مین آیا ہے۔ وہ اس رسالے میں مذکور ہوچکا وہ بہ نسبت اس طریق کے سہل و آسان ہے حاجتمند کو اختیار ہے۔ کہ وہ ہی کرے۔ اور یہی کرے یہانتک کہ تشفی خاطر حاصل ہو۔

استخارہ حرکات وسکنات از کتاب فتوحات

شیخ ولی کامل عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب لطائف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث بنعمۃ اللہ علی الاطلاق میں لکھا ہے کہ ایک انعام اللہ کا مجھ پر یہ ہے۔ کہ میں ہر روز صطلاح قوم پر استخارہ کیا کرتا ہوں۔ اس قصد سے کہ اللہ تعالے میرے سامنے حرکات وسکنات اس دن یا اس رات یا اس جمعہ یا اس مہینے یا اس رات صالح محمود کرے اسی طریقہ پر شیخ محی الدین بن عربی اور شیخ ابوالعباس مرسی اور ایک جماعت تھی اور صورت اس استخارہ کی جسطرح کہ شیخ محے الدین بن عربی نے اپنے وصایا آخر کتاب فتوحات مکیہ میں لکھی ہے۔ یہ ہے کہ جب آفتاب برابر ایک نیزے کے اونچا ہو بعد نماز مغرب کے ہر روز یا ہر جمعہ یا ماہ یا سال کو دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت پڑھے۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اور سورۃ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اور سورہ قل ہو اللہ احد پھر جب سلام پھیرے تو جو دعائے استخارہ آئی ہے وہ مانگے اور جسجگہ بندے کے لئے یہ حکم ہے۔ کہ اپنی حاجت کا نام لے اس جگہ یون کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ اَوْ اَسْكُنُ فِيْهِ فِيْ حَقِّيْ وَحَقِّ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَاِخْوَانِيْ وَجَمِيْعِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ فِيْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اِلَى السَّاعَةِ الْاُخْرٰى خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ فِيْهِ اَوْ اَسْكُنُ فِيْ حَقِّيْ وَحَقِّ

مشائخ کا مجرب عمل استخارہ

ولی کامل کا مجرب اور اکثر الفاظ درود عمل

يُرِيْ مِنْ اَمْرِيْ كُلِّهٖ وَمَا يُوْحِيْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ الْاٰخَرِ اَوِ السَّنَةِ الْاُخْرٰى شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ اسمٰعیل حقی نے لکھا ہے کہ جو شخص اس استخارے کو ہر دن یا ہر رات کریگا تو وہ کوئی بھی حرکت کسی حرکت و سکون میں نہ کریگا۔ یا کوئی اور اس کے حق میں کوئی حرکت نہ کریگا۔ مگر یہ کہ وہ حرکت اس کے لئے خیر ہوگی۔ بلاشک قَالَ وَقَدْ جَرَّبْنَا ذٰلِكَ وَرَاَيْنَا عَلَيْهِ كُلَّ خَيْرٍ تَمَامًا نَيْلُهٗ مِنَ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّفْوِيْضِ اِلَيْهِ پھر جب اس دعا استخارہ سے فارغ ہو تو اس کام کو جس کے لیے اللہ سے یہ استخارہ کیا ہے بانشراح صدر شروع کرے فعل ہو یا ترک اگر اس کام میں خیر ہوگی تو ضرور ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالٰی اسباب اس کام کے اس شخص پر آسان و سہل کر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ کام انجام ہو جائیگا۔ اور اس کام کی عاقبت محمود ہوگی۔ اور اگر اس کام میں اسپر کوئی شر ہوگا۔ تو ضرور ہے کہ دل اسکا تنگ ہوگا۔ اور اسباب اس کام کے تحصیل کے اسپر مشکل و متعذر ہو جائیں گے۔ اس وقت یہ جانے کہ اللہ تعالٰی نے اس کام کا نہ کرنا اس کے لئے اختیار کیا ہے۔ اب اس کے فقد سے و رنجیدہ نہ ہو۔ بلکہ اپنے رب کی اس کے ترک کرنے پر شکر کرے۔ کیونکہ اللہ تعالٰی اپنے بندے کی مصلحتوں کو بندے سے زیادہ جانتا ہے كَالْمُنَاجَاةِ فِيْ ذٰلِكَ وَتَكُوْنُ كُلَّ اُسْبُوْعٍ اَوْ شَهْرٍ اَوْ سَنَةٍ اَوْ اَكْثَرَ وَتَقُوْلُ فِي الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَقَلَّبُ فِيْهِ اَوْ اَسْكُنُ مِنْ يَوْمِيْ هٰذَا اِلٰى مِثْلِهٖ مِنَ الْاُسْبُوْعِ الْاٰخَرِ اَوْ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ اَوْ مِنَ السَّنَةِ الْاُخْرٰى اِلٰى اٰخِرِهٖ وَ هٰذَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَتَوَلّٰى هُدَاكَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ۔

برائے تپ

جسکو تپ آتی ہو۔ اسکا عمل یہ ہے۔ کہ ایک کاغذ میں یہ دعا لکھے اور اس کے بازو پر باندھے جلد اچھا ہو جائیگا۔ اس میں تمام تپ کا نام معلوم ہو گیا ہے یہ دعا ام ملدم اس کتاب میں گذر چکی ہے۔ اسمیں الفاظ قول جمیل و شرحی کے یکساں ہیں۔ بالاتفاق

واللہ اعلم

برائے خنازیر یعنے کنٹھ مالا

جس کی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر دعا پڑھو نکے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

برائے سنگ بادہ جس کے بدن پر سنگ بادہ ہو وہ اس دعا کو سات بار پڑھے اور پڑھنے کے وقت چھری سے اشارہ کرتا جائے وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ
الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ یٰۤاَیُّهَا
الْحُمْرَةُ جَآءَتْكَ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَیْمٰنُ یٰۤاَیُّهَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللّٰهِ
وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ نَّکِیْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَ
بِالسَّنَاءِ الْکَبِیْرِ عَلَی اللّٰهِ یَکْفِیْكَ وَاللّٰهُ یَشْفِیْكَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْكَ مِنْ کُلِّ اٰفَةٍ
تُصِیْبُكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

برائے ضعف بصر جس کی آنکھ سے کم سوجھتا ہو وہ بعد ہر نماز کے یہ آیت پڑھا کرے
فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ

برائے صرع یعنی مرگی جسکو مرگی آتی ہو وہ ایک تختی تانبے کی بکریک شنبہ کے دن پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کہدوائے۔ یَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ
انْتِقَامُهٗ یَا قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کہدوائے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ
سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ انتہے شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھ کو ان سب اعمال کی اجازت
میرے والد یعنی شیخ عبدالرحیم نے دی ہے۔ واللہ الموفق والمعین میں کہتا ہوں۔ کہ ان
اعمال میں سے اکثر میرے تجربے میں آچکے ہیں، سوائے چند عمل کے جو پیش نہیں
آئے میری اعتقاد میں یہ سب اعمال تجربے میں یکساں نافع ہیں۔ اب میں بقیہ مشائخ
معتمدین کے بعض اعمال متفرقہ جمع کر کے لکھتا ہوں۔ **ف** مرزا مظہر جانجانان قدس سرہ
معاصر مولف کتاب قول جمیل تھے۔ مولوی نعیم اللہ مرحوم خلیفہ مرزا صاحب نے
بعض اعمال ان کے کتاب معمولات مظہریہ میں لکھے ہیں۔ ان کو اسجگہ نقل کیا جاتا
ہے یہ اعمال بھی مجرب اور لائق اعتماد ہیں

طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم یہ ختم جس نیت و قصد سے پڑھا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ طریقہ اسکا یہ ہے۔ کہ پہلے ما نقا ہما
کر ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورہ فاتحہ کو مع بسم اللہ سات بار پڑھے پھر درود
سو بار پھر الم نشرح مع بسم اللہ اناسی بار پھر سورہ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یکبار
پھر سورہ فاتحہ با بسم اللہ سات بار پھر درود سو بار پھر فاتحہ پڑھ کر ثواب اس ختم کا رواج

حضرات کو جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے پیش کرے۔ ان بزرگوں کی تعیین نام میں اختلاف ہے پھر اللہ تعالیٰ سے حصول مدعا بوسیلہ ان بزرگوں کے چاہئے۔ اور جب تک کام نہ ہو دائماً پڑھے۔ اللہ ہر مشکل کا آسان کرنے والا ہے۔ اس ختم کو خواہ ایک شخص تنہا پڑھے۔ یا زیادہ لوگ پڑھیں۔ بطور تقسیم لیکن رعایت عدد وتر کی اولیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے۔ خانقاہ شریف مظہری کا دستور یہ تھا۔ کہ بعد فاتحہ آخر کے دعا آواز بلند سے پڑھتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ پہنچے ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے ہیں۔ ارواح طیبات حضرات علیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کو پیش کیا اور اللہ تعالیٰ سے ہم امداد و اعانت بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں۔ مجدد الف ثانی کے ختم میں معمول دعا اسی طور پہ تھا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق و ابویزید بسطامی و ابوالحسن خرقانی اور جو بعد ان کے ہوئے ان سے شاہ نقشبند سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قضاء حاجات و حصول مرادات و دفع بلا و قہر اعداء و حسا د و دفع درجات و وصال قربات و ظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ و اسرار عزیزیہ کا تریاق مجرب ہے۔ طریقہ اس ختم کا یہ ہے۔ کہ سو بار استغفار پڑھے۔ اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود اور ننانوے بار الم نشرح اور ہزار اور ایک بار سورہ اخلاص پھر سات بار فاتحہ پھر وقت تمام ہونے اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کرے۔ اور مقصود کا طالب ہو۔ باذن اللہ وہ حاجت پوری ہوگی۔ اور چار دن سے زیادہ تجاوز نہ کرے گی۔ اور سات دن تک اس پر مداومت کرے۔ قَالَ مُجَرِّبُهَا کَبِیْرٌ ذٰلِکَ اَوْ صَغِیْرٌ وَصَلَ اِلٰی مُرَادِہٖ اَنْ لَا یَنْبَغِیْ سِرًّا لِاَحَدٍ مِّنَ السُّفَهَاءِ یَلِیْقُ یَسْتَعِیْنُ اِنِّیْمَا هُوَ مُجَرَّبٌ لِاَنَّ ذٰلِکَ التَّرْتِیْبُ عَادَۃُ الْاَئِمَّۃِ بَیْنَ یُمَوِّنُهَا وَیَعْمَلُوْنَ بِهَا کُلَّ یَوْمٍ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ مَسَلْسَلًا وَسَنَاءً اَوْ دُبُرَ کُلِّ الْمَکْتُوْبَاتِ الْخَمْسِ وَخَاصَّۃً السَّادَاتِ سَادَاتِ الْعَادَاتِ وَمَنْ خَالَطَ السَّادَاتِ یَنَالُ السِّیَادَۃَ وَهُوَ اَعْظَمُ الرُّکْنِ وَاَفْضَلُ الْوِرْدِ الْمَخْصُوْصِ فِی الطَّرِیْقَۃِ النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ بَعْدَ اِسْمِ الذَّاتِ وَالنَّفْیِ الْاِثْبَاتِ کَذَا ذَکَرَہٗ اَبُو الْمَسْعُوْدِ۔ انتہیٰ محرر سطور اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں ہے لیکن آباء و مشائخ میرے سب نقشبندیہ گذرے ہیں۔ اگرچہ ان کو اجازت جملہ سلاسل سلوک کی بھی حاصل تھی۔ اس لیئے میں نے اس ختم کا ذکر کرنا مناسب جانا برکات اس ختم کے لاتعد ولاتحصی ہیں خزینۃ الاسرار میں تفصیل اس اجمال کی لکھی ہے اور طریقہ مجددیہ کو بھی بابت اس ترتیب کے ذکر کیا ہے والد مرحوم میرے نقشبندی تھے۔ اور قاضی

"خانقاہ شریف مظہری کا دستور معمول"

"بزرگان نقشبند کا متفق علیہ تریاق عمل"

"صاحب کتاب کے آبا و مشائخ کا سلسلہ نقشبندیہ ہے"

محمد علی شوکانی بھی نقشبندی تھے۔ اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث اور مرزا مظہر جانجاناں بھی اسی طریقہ علیہ پر تھے ولعد الحمد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ در اعمال مشائخ ختم خواجگان نیز مجرب است و طریقہ او معروف و مشہور و ختم یا مجیب الدعوات یا قاضی الحاجات بالخیر یا بدیع یک ہزار دو صد بار در اول و آخر درود صد بار نیز خواہ تنہا خواہ بجماعت نیز مجرب است انتہی۔ ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سوا درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑھے فاتحہ سات بار درود ایک سو بار الم نشرح اناسی ۷۹ بار اخلاص ایکہزار ایکبار پھر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑھ کر تقسیم کردے واللہ اعلم

ختم حضرت مجدد و شیخ احمد سرہندی یہ ختم واسطے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے۔ پہلے سو بار درود پڑھے۔ پھر پانسو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ یا کم و بیش پھر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ مطلب حاصل اور مشکل حل نہ ہو۔ مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ تعالی عنہم ہر دن بعد حلقہ صبح کے لازم کر لو۔

ختم قادریہ اسکو مشائخ نے واسطے بر آمد ہر مہم کے مجرب سمجھا ہے عروج ماہ میں پنجشنبہ سے شروع کرکے تین دن تک پڑھے بسم اللہ معہ فاتحہ و کلمہ تمجید و درود و سورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھکر اور ثواب اسکا روح برفتوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دیکر تقسیم کرے۔

دیگر ختم قادریہ پہلے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ پھر شیرینی پر فاتحہ شیخ جیلی رضی اللہ عنہ پڑھکر تقسیم کرے۔

ختم لایلاف سکا بنیت رفع شر گیارہ بار یا ایک سو ایک بار پڑھنا اور اول و آخر پانچ بار درود پڑھنا بعد نماز فجر کے مجرب ہے ولعد الحمد

ختم برائے میت جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل نہ ہو اس سے کہے کہ دس بار قل ہو اللہ مع بسم اللہ پڑھے پھر دس بار درود پھر دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر دس بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ پھر ہاتھ اٹھاکر سورہ فاتحہ پڑھکر آواز بلند سے کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے۔ اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کا فلاں کی روح کو پہنچ گیا تو بہتر ہے

"اہل خاندان شاہ ولی اللہ اور مرزا مظہر جان جاناں"
"حضرت مجدد الف ثانی کا مجرب عمل"
"ختم قادریہ کا مجرب عمل"
"ختم قرآن کا عمل"

"ہر مرض اور درد کیلئے مجرب تعویذ"

کے یوں کہیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

تعویذ برائے ہر مرض و درد

اس تعویذ کو مریض درد مند بازو یا گلے میں باندھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

تعویذ برائے دفع تپ و لرزہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ انتہیٰ

میں اس آیت کو فقط تا اخسرین مع بسم اللہ پیپل کے پتوں پر لکھ کر دیتا ہوں۔ باری سے پہلے تین بار میں تینوں پتے ایک ایک بار کر کے مریض زبان سے چاٹ لے اللہ شفا دیتا ہے اسکا تجربہ ہمیشہ صحیح پایا یہ عمل واسطے تپ غب کے نہایت نافع و مجرب ہے وللہ الحمد

برائے سرخ بادہ / برائے درد چشم

اسکا عمل وہی ہے لاینبہ جو اوپر گذر چکا ہے۔ بعد نماز فرض کے آیہ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ دس بار پڑھا کرے۔ اس کا ذکر بھی ہو چکا ہے مگر عدد کا فرق ہے

برائے چیچک

اسکا عمل یہی پڑھنا سورہ رحمٰن کا اور گرہ لگانا تاگے پر نزد یک آیہ فبای الاء ربکما کے ہے ذکر اسکا ہو چکا اول تو چیچک انشاء اللہ نکلے ہی گی نہیں اور اگر ہو گی۔ تو مضرت نہ کرے گی۔ شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر فتح العزیز میں تحریر فرمایا ہو از خواص مجربہ این سورہ یعنی سورہ بقرہ آن ست کہ در ہنگام بر آمدن آبلہ اطفال کہ آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشتا ناشکستہ این سورہ بتجوید و ترتیل بحضور طفلی کہ خواہند خواندہ دم کنند طفل ہم ناشتا ناشکستہ باشد بفضل آلہی آن طفل را در آن سال چیچک بر آید و اگر بر آید سہل و آسان گردد آسیبے باو نرسد لیکن شرط آن ست کہ وقت شروع قرات آن دو بیم پاکو بر بجز اشکرہ بجرات چ قدر رعایت مستحقی مادر آن مجلس بخورند و ہند و آن مرد بحضور قاری و طفل بخورد لنتے۔ میں نے اکثر یہ عمل اطفال پر ہر سال کیا ہمیشہ بحمدہ تعالیٰ مجرب پایا

برائے شفا مریض

یہ وہی عمل آیات شفا کا ہے جس کا ذکر ہو چکا۔

ایضاً برائے شفا مریض

اسم مبارک یا سلام ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھنا مجرب ہے قاضی ثنا اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ختم واسطے مرزا صاحب [illegible]

"مریض کا مرض دور"

کے پڑہا تہا اللہ تعالٰے نے شفا بخشی۔

برائے حفظ زراعت

اس دعا کو کاغذ پر لکہکر ایک سفال آبنا رسیدہ مین بند کرکے درمیان تختہ اس کشت کے دفن کرے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ وَيَا خَالِقَ الْخَلَائِقِ يَا نَاظِرَ السَّمٰوٰتِ وَيَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِي الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَيَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْهَوَامِّ وَالْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْعَادِيَةِ وَالْحَاسِدِ الْمُعْتَدِ وَاَوْزِرْ لَنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

برائے دفع خواب پریشان

اسکو لکہکر گلے میں باندہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا يَحْضُرُوْنَ بِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

برائے دفع آماس گلو

دن پیر یا جمعہ کے لکہکر گلے پر باندہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ هُوَ يُسَكِّنُ الرِّيْحَ

برائے دفع بواسیر

دن پیر یا جمعہ کے اس کو لکہکر کمر مین باندہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ يَا رَحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

دعائے یونس علیہ السلام برائے حصول ہر مطلب

شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے چار باب میں لکہا ہے کہ واسطے حصول مطلب کے خواہ جلالی ہو یا جمالی یہ دعا حکم کبریت احمر کا رکہتی ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے۔ انہوں نے اسکو شکم ماہی میں پڑہا تہا۔ جو مسلمان اس دعا کو کسی کام کے لئے پڑہتا ہے وہ دعا اس کی قبول ہوجاتی ہے۔ الحق این دعوتے است نہایت مجرب التاثیر ونہایت سریع الاثر ست مہرباب وہر امرکہ خواہد بدین آیۂ کریمہ دعا کند و مشائخ بر سرعت تاثیر و عدم تخلف آن اجماع و اتفاق دارند و طریق آن بانواع متعدد ذکر کردہ اند آسان ترین انواع آن ست کہ تا دوازدہ روز بہ نیت حصول مقصود دوازدہ ہزار بار بخواند و اگر تواند یک ہزار صد و بیست بار بخواند و اول و آخر چند بار درود لازم گیرد۔ یعنے ایک طریق تو یہ ہے کہ بارہ دن تک ہر روز ایک ایک ہزار بار پڑہے۔ اگر نہ ہو سکے۔ تو ایک ہی دن بارہ سو بار پڑہے

اول تو اثر و سود پڑھے۔ دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ سوا لاکھ بار پڑھے۔ بہر حال قوت و تاثیر میں
اس دعا کے کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ کوئی عمل جسکا ثبوت قرآن سے اور حدیث سے اور اقوال
مشائخ سے ہو سوا اس دعا کے نہیں ملتا۔ اسکی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ انتہی جو شخص اس آیت
کو ہر دن تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑھے گا۔ تو چالیس دن میں سوا لاکھ بار ہو جائے گا۔
شاہ عبدالعزیز نے تفسیر سورہ ن میں لکھا ہے۔ کہ پڑھنا اس آیت کا مشائخ متبحرین کے
واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے تریاق مجرب ہے۔ اور اس کے دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ
سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے۔ دوسرے یہ کہ ایک شخص تن
تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھ کر بیا تعہد شرائط
طہارت و استقبال قبلہ کے پڑھے۔ اور پیالہ پانی کا بھر کر رکھ لیوے۔ اور لمحہ لمحہ اس پانی
میں ہاتھ اپنا ڈال کر منہ اور بدن پر پھیرتا جاوے۔ تین روز یا سات روز یا چالیس روز
تک اسی ترتیب سے پڑھے۔ نتیجہ۔ میں کہتا ہوں حدیث سعد بن ابی وقاص میں فرمایا
دَعْوَةُ ذِي النُّونِ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلٰهَ الخ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ
فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ ابن السنی کا لفظ یہ ہے
إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا مَكْرُوبٌ إِلَّا فَرَّجَ عَنْهُ كَلِمَةَ أَخِي يُونُسَ
فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلٰهَ الخ امام احمد ترمذی و نسائی و حاکم و بیہقی کا لفظ
رفعاً سعد سے یہ ہے۔ فَإِنَّهُ لَنْ يَدْعُوَ بِهَا مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ
خزینۃ الاسرار میں کہا ہے کہ بعض مشائخ نے مجھکو خواص آیہ وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا
تا آخر آیت إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ سکھائی اور کہا مَنِ اضْطُرَّ فِي شَيْءٍ وَعَجَزَ عَنْ مَحْبُوبِهِ
أَوْ دَفْعِهِ أَوْ عُزِلَ مِنْ مَنْصِبِهِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنَالَهُ مُطْلَقًا فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ الْمَذْكُورَةَ
يَوْمِيًّا إِحْدَىٰ وَأَرْبَعِينَ مَرَّةً بِلَا زِيَادَةٍ وَلَا نُقْصَانٍ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِكَلَامِ
الدُّنْيَا فِي أَثْنَاءِ الْقِرَاءَةِ يَقْرَأُهَا بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَنْ دَاوَمَ عَلَيْهَا أَرْبَعِينَ
يَوْمًا أَوْ سَنَةً مِنَ الْأَيَّامِ فَإِذَا تَمَّتِ الْأَرْبَعُونَ يَجِدُ مَا يَنْظُرُ الْأَمْرَ بِعَاقِبَةٍ
هٰكَذَا أَجَازَنِي وَقَالَ وَهِيَ مِنَ الْمُجَرَّبَاتِ وَبِالْإِذْنِ مِنَ الْحَقِيرِ لِمَنْ يَطْلُبُهَا
بِالْخَطِّ وَالتَّقْلِيدِ وَدَاوِمْ عَلَيْهِمَا بِاعْتِقَادٍ تَامٍّ اور بعض اہل خواص نے کہا ہے کہ جو
اہل خواص نے کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ ہر روز ہزار بار پڑھا کریگا۔ وہ جو مراد
مانگے گا پائیگا رزق کی وسعت ہوگی ہم و غم دور ہوگا۔ کشف عقدہ مستجاب خیرات

ہو کر شر شیاطین و ظلم سلاطین سے محفوظ رہے گا۔ اور محب کے نزدیک محبوب اور دشمن کے نزدیک مہیب اور ہمیشہ مبسوط رہے گا۔ و باللہ التوفیق چار باب میں باب سوم کو اس ترجمہ سے منعقد کیا ہے در فضائل بعض اعمال کہ ثبوت آن از یقینی سنت پہر اس کے ذیل میں فضیلت ایمان و نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج و ذکر خدا بزبان و دل مع تحلیہ ظاہر و باطن و تخلیہ قلب لکھ کر کچھ حال فضیلت تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر و حوقلہ کا لکھا ہے پہر ذکر اسمائے حسنی کا اجمالاً پہر نفع بعض اسمار خاصہ الٰہی کا واسطے بسط رزق و غنا وغیرہا کے پہر کیفیت تلاوت قرآن کریم کی بتائی ہے پہر بعض سور کے فضائل لکھے ہیں۔ پہر فضیلت استغفار کی عموماً اور سید الاستغفار کی خصوصاً ذکر کی ہے۔ پہر قاعدہ کلیہ واسطے طاعات و عبادات کے لکھا ہے یہ کتاب چار باب اپنے باب میں خطیب فی المحراب ہے لائق اس کے ہے۔ کہ اطفال خرد سال کو ابتدا حرف شناسی زبان فارسی میں پڑہائی جاوے اور منتہی لوگ اسکو اپنا دستور العمل مقرر کریں و باللہ التوفیق ۱۲

دعائے حزب البحر یہ دعا طرف شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ شاذلی ۶۵۶ھ ہجری کی منسوب ہے۔ یہ دعا انکو خواب میں الہام ہوئی تہی اس کا ذکر شعرانی نے حسن کبریٰ میں بہی کیا ہے علمار و مشائخ طریق کا اس کے مجرب ہونے پر دفع آفات و قضائے حاجات میں اتفاق ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اسکی شرح لکھی ہے اور فوائد و منافع ذکر کئے ہیں۔ ستر فائدے سے زیادہ اس پر ثابت ہوئے۔ یہ دعا مشتمل ہے اسمار و صفات و افعال الٰہی پر کوئی لفظ اس دعا میں نہیں ہے جس میں کوئی رائحہ استعانت و استمداد بغیر اللہ کا ہو۔ جو طریق دعوت کا اسکے اس دعا کے بیان کیا ہے۔ وہ خالی شرائط دشوار سے نہیں ہے لیکن کلمات طیبات اس کے جن کی بنیاد محض توحید خالص پر ہے۔ ایسے مبارک الفاظ ہیں۔ کہ اگر کوئی مخلص حاجتمند باوضو ہو کر صدق نیت و حسن طویت و حضور قلب و طہارت کے ساتھ بے دعوت ہی پڑہے گا۔ تو بہی اثر اسکا ضرور ظاہر ہو گا۔ یہ دعا مع ملخص شرح ہندوستان میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے حاجت نقل عبارت و بسط کلام کی اسپر نہیں یہ دعا جالب ہر نعمت و دافع ہر آفت ہے جب یہ دعا بشرائط پڑہی جاتی ہے تو واسطے کشائش رزق و حب زوجین و زبان بندی اعدار و شفار بدن و تسخیر سلاطین و امرار و رفع غفلت کشتی و دوامی قرض و سلامتی ایمان و نقد غیب و حرز ساکنان و دفع سموم و جراح و دافع فقر و افلاس و فقر و افلاس و جہالت باغ و فساد و دفع بدن و ہزیمت اعدار و ہیبت در دل رفقا و خلاص از فسق و لہو و دفع

ہر حاجت اور مشکلات کے لیے

خلات ووساوس و اشراف بر خواطر و ازالہ آفت و نصرت بر اعداء و دفع چشم زخم الی غیر ذلک کے حکم اکسیر اعظم و تریاق مجرب کا رکھتی ہے و باللہ التوفیق معمولات مظہریہ میں کہا ہے۔ کہ مداومت دعائی حزب البحر کہ از برائے قاری ہم بجائے شمشیرست و ہم سپر نیز از معمولات خانقاہ شمسیہ است انتہی

ف اس جگہ یہ بات ہر دم لائق یاد رکھنے کے ہے۔ کہ جو دعوت مشائخ و اہل علم سے منقول ہیں۔ اور ان کے فوائد مجرب نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیئے گئے انہیں پر اقتصار کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور اس کے آیات سے استفاع ترک کر دینا اور دعوات ماثورہ و صلوات ثابتہ سے قطع نظر کر کے ترتیبات مشائخ و صیغہائے ساختہ و پرداختہ در دو پر قانع و مقتصر ہو بیٹھنا کوئی عمدہ کام لائق نفع تام و مدح عام نہیں ہے ابلیس پر تلبیس کا ایک فریب یہ بھی ہے۔ کہ اس نے اس حیلہ و فن سے امت اسلام کو اللہ و رسول کے کلام سے روک کر کلام امت پر مشغوف کر دیا اور برکات وحی و نبوت سے محروم رکھکر ایک جہان کو پیر پرست گور پرست بنا دیا اگر یہ لوگ ہمراہ مداومت تلاوت قرآن اور مواظبت اذکار و ادعیہ سنت صحیحہ کے گاہ گاہ ان ترتیبات مشائخ کو بھی جن میں کوئی رائحہ شرک جلی یا خفی کا نہیں ہے استعمال میں لاتے۔ تو اس سے بمراتب بہتر تہا۔ کہ بالکل ترتیبات پر جہک پڑے ہیں۔ اور کتاب و سنت سے علیحدہ جا گرے ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ حزب الاعظم میں اربعین اسمی و دعائے قدح وغیرہ سے منع کیا ہے۔ اور محمد بن علی افندی نے کتاب خزینۃ الاسرار اسی غرض سے لکھی ہے کہ لوگ متوجہ طرف تلاوت قرآن و اوراد حدیث کے ہوں اور ترتیبات مشائخ میں نہ پہنسیں۔ بلکہ ہر مدعائے دینی و دنیاوی اور قضاء حوائج صوری و معنوی کے لئے قرآن و حدیث ہی کا استعمال کریں۔ و باللہ التوفیق

ختم صحیح بخاری برائے دفع جملہ نوازل اس کتاب مبارک کا ختم کرنا واسطے شفا بیمار و حفظ آفات و حوادث زمان کے بطور رقیہ جائز ہے۔

اس میں کسی شخص کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہیں ہے بلکہ منفعت اسکی قرات و ختم کے واسطے رفع آفات و حصول سلامت کے مجرب ہے۔ و لہذا جب سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے ہر قرآن میں اہل علم نے ساتھ اس کے توسل کیا ہے۔ اور کسطرح ذکر نہ کرو بعد کتاب اللہ کے یہ کتاب اصح کتب اسلام ہے روئے زمین پر اسکا قاری و متوسل و معتقد و عامل ہر خیر و برکت کے لائق ہے اور جو شخص اس نعمت سے حرمان نصیب ہے وہ خیر کثیر سے محروم ہے شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ نے کہا ہے ایک جماعت اہل عرفان جن سے میں نے ملاقات کی ان سب نے مجھ سے یہ بات کہی کہ اِنَّ صَحِیْحَ

"صحیح بخاری کا قاری، متوسل، معتقد اور عامل برکت و سلامتی کا مستحق ہے"

الْبُخَارِيِّ مَا قُرِئَ فِي شِدَّةٍ إِلَّا فُرِّجَتْ وَلَا رُكِبَ بِهِ فِي مَرْكَبٍ إِلَّا نَجَا قَالَ وَكَانَ مُجَابُ الدَّعْوَةِ قَدْ دَعَا لِقَارِئِهِ. اور حافظ ابن کثیر نے کہا ہے کِتَابُ الْبُخَارِيِّ الصَّحِيحُ يُسْتَسْقَى بِقِرَاءَتِهِ الْغَمَامُ وَأَجْمَعَ عَلَى قُبُولِهِ وَصِحَّةِ مَا فِيهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ ذَكَرَهُ الْقَسْطَلَانِيُّ فِي شَرْحِ الْبُخَارِيِّ. اور شیخ عبدالحق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ بسیاری از مشائخ و علماء و ثقات صحیح بخاری را از برائے حصول مرادات و کفایت مہمات و قضائے حاجات و رفع بلیات و کشف کربات و صحت امراض و شفاء مرضی و رزد مضائق و شدائد خواندہ اند و مراد ایشان حاصل شدہ و بمقصود رسیدہ اند. فَوَجَدُوهُ كَالتِّرْيَاقِ مُجَرَّبًا وَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْمَعْنَى عِنْدَ عُلَمَاءِ الْحَدِيثِ مَرْتَبَةَ الشُّهْرَةِ وَالِاسْتِفَاضَةِ. انتہیٰ ملخصاً اور سید جمال الدین محدث نے اپنے استاد سید اصیل الدین رحمہ اللہ سے حکایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے. قَرَأْتُ صَحِيحَ الْبُخَارِيِّ نَحْوَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ مَرَّةٍ فِي الْوَقَائِعِ وَالْمُهِمَّاتِ لِنَفْسِي وَلِلنَّاسِ الْآخَرِينَ بِنِيَّاتِهِمْ فَبِأَيِّ نِيَّةٍ قَرَأْتُهُ حَصَلَ الْمَقْصُودُ وَكَفَى الْمَطْلُوبُ. انتہیٰ. بالجملہ نفع اس کتاب کی قراءت کا تجربہ علماء محدثین و اہل حرمت و فقہ میں درجہ شہرت و تواتر کو پہونچ چکا ہے. اس حد تک کہ جسکا انکار نہیں ہو سکتا یہ وہ کتاب مبارک ہے. جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منام ابو زید مروزی میں درمیان رکن و مقام کے اپنی کتاب فرمائی حَكَاهُ الْقَسْطَلَانِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ انتہیٰ مُلَخَّصًا مِنْ كِتَابِ هِدَايَةِ السَّائِلِ إِلَى أَدِلَّةِ الْمَسَائِلِ. آخر ۱۳۰۰ ہجری میں بمقام بصرہ ایک شخص نے حلف کاذب ساتھ صحیح بخاری کے محکمہ قضا میں کیا تھا. اُسی دن وہ مر گیا یہ خبر صاحب جوائب نے بقید ماہ و سال درج جوائب کی تھی. جسطرح قرآن شریف کے تیس پارے ہیں. اسی طرح اہل علم نے صحیح بخاری کو بھی تیس پارہ پر تقسیم کیا ہے تو جس قاعدے سے ختم قرآن شریف کا سات دن میں کیا جاتا ہے یا تیس دن میں اسیطرح بمقتضائے حال و وقت اس کتاب کا ختم بھی کرنا چاہیئے. میں نے کسی کتاب میں صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی فقط یہ پایا کہ اسکا ختم کذا و کذا نفع دیتا ہے. بہرحال باوضو ہو کر متوجہ قبلے کے کرکے ساتھ خضوع و خشوع و حضور دل کے خود پڑھے یا کسی اور کو حکم کرے خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے نفع اسکا متیقن ہے وللہ الحمد

برائی درد سر شعرانی نے طبقات کبرے میں بذیل ترجمہ احمد بن ابی الحواری رضی اللہ تعالی عنہ نقل کیا ہے. وَكَانَ يَقُولُ عَلَّمَنِي الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رُقْيَةً لِلْوَجَعِ تَقُولُ إِذَا أَصَابَكَ وَجَعٌ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى الْمَوْضِعِ وَقُلْ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ فَلَمَّا أَزَلْ أَقُولُهَا عَلَى الْوَجَعِ فَيَذْهَبُ لِسَاعَتِهِ انتہیٰ

برائی رد گمشدہ شعرانی نے طبقات میں بذیل ترجمہ محمد بن ابراہیم زجاجی رحمہ کے لکھا ہے وَكَانَ

يَقُوْلُ مِثْلَ مَا خَبَّرْتُنَاهُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اجْمَعْ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَ مَا اَبْتَغِيْ وَيَقْرَءُ قَبْلَهُ سُوْرَةً فَاتَّفَقَ لِيْ ثَلٰثًا قَالَ فَقَدْ وَقَعَ مِنِّيْ فَقْرٌ وَجَلَّةٌ
مُذْ قُوْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ الْفَقْرَ فِيْ وَسْطِهٖ اَوْ كَذَا اِنْ كُنْتُ الصَّحِيْحَةَ انتہی یہ دونوں اعمال
درود سرور و صالہ میری کتاب خیر الجزیرہ میں بھی مذکور ہیں

برائے دیدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب

جو شخص سورہ کوثر کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھے بعد کو ہزار بار درود بھیجے گا۔ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو خواب میں دیکھے گا۔ خزینۃ الاسرار میں کہا ہے۔ وَاَنَا جَرَّبْتُهَا بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ وَهِيَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ فَلَيْسَ مِنَ
الْاِخْوَانِ جَرَّبُوْا سُوْرَةَ الْكَوْثَرِ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَرَاٰهُ فِي الْمَنَامِ اور بعض مشائخ نے کہا ہے
جو شخص نصف شب جمعہ کو سورہ قریش ہزار بار پڑھ کر باوضو سو ویگا۔ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھے گا اور اسکا ہر مقصود حاصل ہوگا۔ اس کو مجرب عظیم کہا ہے صاحب خزینۃ الاسرار نے اپنا
دیکھنا حضرت کو ۱۲۶۱ھ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے۔ بعض لوگ جو حضرت کو ساتھ نقصان شمائل شریفہ
کے دیکھتے ہیں۔ یہ امر راجع ہے طرف حال رائی کے کہ وہ استقامت میں متغیر الحال ہوتا ہے کیونکہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل آئینہ کے ہیں۔

صلوٰۃ تنجینا

شیخ اکبر نے اس صیغہ درود کو ایک کنز کنوز عرش سے بتایا ہے۔ اور کہا ہے کہ جو شخص
اسکو جوف لیل میں ہزار بار پڑھیگا۔ اسکی حاجت دنیاوی و دینی بہت جلد درجہ
اجابت کو پہونچے گی۔ جیسے بنی خالطف یہ درود تریاق جسیم و اکسیر عظیم ہے امام ابو عبد محمد بن سلیمان
جزولی صاحب دلائل الخیرات نے اس کے اسرار و منافع بہت بیان کئے ہیں۔ مولوی قطب الدین دہلوی
کو اجازت اس صیغہ کی یوں تھی کہ ہر روز ستر بار واسطے فضائلے حوائج کے پڑھے۔ انہوں نے اجازت
اسکی عام دی ہے صیغہ اس صلوٰۃ کا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا
بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ
مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنْتَهٰى بعض مشائخ نے کہا ہے جو کوئی اس درود
شریف کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھیگا۔ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ اور اس
کے سامنے حوائج پورے ہوں گے۔ بعض کا فقرہ ہے۔ مَنْ قَرَاَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَلْفَ مَرَّةٍ
فَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَبَلِيَّتَهٗ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لفظ تنجینا
بجیم و تشدید دونوں طرح پڑھی ہے قرآن پاک میں جو یہ مادہ بذکر دعا یونس علیہ السلام دونوں طرح آیا

"درود تغریجیہ قرطبیہ المعروف درودِ ناریہ کے فضائل و خواص"

ثوابٍ وَحَيِيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

صلوٰۃ تفریجیہ قرطبیہ اسکو مغاربہ صلوٰۃ ناریہ کہتے ہیں۔ اسلئے کہ جب یہ درود ایک مجلس میں واسطے تحصیل مطلوب یا دفع مرہوب کے بعدد ۴۴۴۴ پڑھی جاتی ہے تو وہ مقصد سرعت میں مثل نار کے حاصل ہوتا ہے ولہٰذا اس کو اہل اسرار مِفْتَاحُ الْكَنْزِ الْمُحِيْطِ لِنَيْلِ مُرَادِ الْعَبِيْدِ کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے خواص اس عدد کے ذکر کئے ہیں اور کہا ہے اَلْكِبْرِيْتُ فِيْ سَبَبِ الْتَاثِيْرِ مراد اس عدد سے چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھنا ہے صیغہ اس درود کا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ قرطبی نے کہا ہے جو شخص اس درود کو ہر روز اکتالیس بار یا سو بار یا زیادہ بار پڑھا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہم و غم کی تفریج اور ہر کرب و ضر کا کشف کرے گا۔ اور اسکا کام آسان اور اس کا حال اچھا اور اس کا رزق وسیع ہو جائیگا۔ ابواب حسنات و خیرات کے اس پر مفتوح ہو جائیں گے حوادث دہر و شر نکبات جوع و فقر سے امن میں رہیگا۔ اسکی محبت لوگوں کے دل میں ہوگی۔ وہ جو چیز خدا سے مانگے گا وہ ملے گی انتہے شیخ محمد تونسی کہتے ہیں جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ بار پڑھیگا۔ گویا آسمان سے رزق اترتا ہے۔ زمین سے رزق اگتا ہو امام دینوری نے کہا ہر روز گیارہ بار پڑھنے سے مراتب علیہ و دولت غنیہ حاصل ہوگی۔ اور اگر تین سو تیرہ بار واسطے کشف اسرار کے پڑھے گا۔ تو مراد سے زیادہ دیکھے گا۔ اور اگر ہر روز سو بار پڑھا کرے گا تو غرض کو فوق المراد پائیگا۔ **ف** صیغہ درود ہائے ماثورہ کے قریب تین کے ہیں۔ جنکو مع سند کے کتاب نزل الابرار میں لکھا گیا ہے اہل تفسیر و حدیث نے کہا ہے کہ صلوٰۃ و سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل عبادات و احسن حالات و اعظم قربات و اشرف مقامات ہے ادب درود شریف کا یہ ہے۔ کہ اس میں نام پاک اللہ اور اسم مبارک محمد اور لفظ آل و اصحاب ہو۔ ایک درود شریف و سلام کا مکرر پڑھنا ذکر صلوات متعددہ سے افضل ہے بعض خواص نے کہا ہے۔ مُتَحَتِّمٌ فَاَقَلُّ اتفاقاً اور اشعار صلوٰۃ میں لفظ صلوٰۃ و سلام معاً ذکر کرے۔ اور واسطے تکثیر ثواب کے اسم عدد بھی ذکر کرے۔ جس طرح حدیث میں درباره تسبیح وغیرہ آیا ہے سبحان اللہ عدد خلقہ و عدد کلماتہ سیاق صلوٰۃ ناریہ میں بحمدہ تعالیٰ موجود ہیں۔ غرضیکہ بعد تلاوت قرآن و ذکر خدا کے کوئی وظیفہ و دعا بہتر درود شریف سے نہیں ہے اس مسئلے کا بیان جیسا کتاب نزل الابرار میں ہے ویسا کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے۔

برائی کشف وقائع آئندہ قول جمیل میں لکھا ہے۔ بعض مشائخ نے کہا جسکا ہم نے تجربہ کیا ہے

"کشف اور دیگر روحانی طاقتوں کا حصول"

وقائع آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور نہا کر اپنا اچھا لباس پہنے اور خوشبو ملکر مصلے پر بیٹھے اور ایک کھلا مصحف اپنی داہنی طرف اور ایسا ہی ایک بائیں طرف اور اسی طرح ایک اپنے سامنے اور ایک اپنے پیچھے رکھے پھر اللہ تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلاں واقعہ کو اس پر ظاہر فرمائے پھر اسم ذات کا ذکر شروع کرے سب آنکھ بند کرکے تو ایک بار داہنی مصحف پر ضرب لگائے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور بار سامنے یہانتک کہ اپنے دل میں کشائش و نور کو پائے۔ سات دن یا زیادہ اس کے اس پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف حال ہوگا۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ بعد اس کے فرماتے ہیں قُلْتُ هٰذَا مَا قِيْلَ وَفِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ بِالْمُصْحَفِ انتہیٰ مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم نے کہا ہے کہ حضرت مولف نے سچ فرمایا اس کی کیا حاجت ہے اصل مقصود تو استخارہ مسنونہ سے ہی حاصل ہوتا ہے انتہیٰ میں کہتا ہوں یہ امر داخل رسوم مشائخ ہے اس کے لئے جہد کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے ولہذا شاہ صاحب نے وصیت نامہ میں فرمایا ہے کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبری است و رسوم ایشان ہیچ نمے ارزد انتہیٰ۔ پھر اس کے بعد کہا ہے کہ جاننے والوں نے واسطے کشف وقائع کے یہ بات اختیار کی ہے کہ اللہ کا ذکر ان تین نام سو کرے یا علیم یا مبین یا خبیر با شروط مذکورہ باستثنائے وضع مصاحف انتہیٰ اگرچہ یہ طریقہ طریق اول سے بہتر ہے لیکن اَلْإِصْبَاحُ يُغْنِيْ عَنِ الْمِصْبَاحِ ہمکو کچھ ضرور نہیں ہے۔ کہ ہم سنت بجا لاکر صبح کو دوبارہ استخارہ ماثورہ ترک کرکے دوسرا طریقہ اختیار کریں۔

"دل میں کشائش و نور کا حصول"

"شاہ ولی اللہ کا قول"

برائے کشف ارواح

مشائخ قادریہ نے کہا ہے جو طریقہ واسطے کشف ارواح کے ہمارا مجرب ہے۔ وہ یہ ہے کہ بطریق خلوت و لباس پاک و غسل و خوشبو کے مصلے پر بیٹھکر داہنی طرف سبوح کی ضرب لگائے۔ اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکۃ کی اور دل میں الروح کی انتہیٰ۔

"کشف ارواح یعنی روحوں کی حاضری کا مجرب عمل"

برائے حصول امر مشکل

امر مشکل کے حاصل کرنے کیواسطے شروط مذکورہ لیکر یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اس کیواسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگائے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسیطرح ہزار بار کرے۔

"ناممکن ممکن ہو جائیگا"

برائے اصلاح خاطر و دفع بلا

بلاؤں کے دور کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگائے اور لا الہ الا ہو کی اسیطرح ضرب لگائے جسطرح نفی و اثبات میں بیان کیا گیا ہے۔ اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگائے

"دافع بلیات"

برائے شفاء مرض وغیرہ جب اللہ سے دعا کرنی کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا رفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو اسم الٰہی کا موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ میں سے لیکر اس نام کو دو ضربی یا چار ضربی کیساتھ ذکر کرے مثلاً یوں کہے۔ یَا شَافِیْ اَنْتَ یَا صَمَدُ اَنْتَ یَا مَلِکُ اَنْتَ

یَا مُذِلُّ اِنِّیْ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ

رابطہ قلب شیخ مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ یہ شغل دل کا لگانا اللہ کا شہنا ہے مرشد کیساتھ محبت و تعظیم کی صفت پر اور اس کی صورت کا ملاحظہ کرنا شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں: قُلْتُ بَیَّنَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَظَاہِرَ کُلِّیَّۃً فَمَا مِنْ عَابِدِ شَیْءٍ کَانَ اَوْ وَثَنًا اِلَّا وَقَدْ تَلَفَّظَ بِحُبِّ اٰلِہَۃٍ صَارَ مَفْتُوْنًا اِلَّا فِیْ مَوْتِیْنِہٖ وَلِہٰذَا النَّبِیُّ نَزَّلَ الشَّرْعَ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَۃِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَی الْعَرْشِ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْہِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قِبْلَتِہٖ وَسَالَ جَارِیَۃً سَوْدَاءَ فَقَالَ اَیْنَ اللّٰہُ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَاءِ فَسَالَہَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِہَا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ ہِیَ مُؤْمِنَۃٌ فَلَا عَلَیْکَ اَنْ لَا تَتَوَجَّہَ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ وَلَا یَتَعَلَّقُ قَلْبُکَ اِلَّا بِہٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّہِ اِلَی الْعَرْشِ نَفْسِہٖ الَّذِیْ وَضَعَہٗ عَلَیْہِ وَہُوَ اَزْہَرُ النُّوْرِ تَمْثِیْلٌ کَیْ اَفْہَمَ اَوْ بِالتَّوَجُّہِ اِلَی الْقِبْلَۃِ کَمَا اَشَارَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَکُوْنُ کَالْمُرَاقَبَۃِ لِہٰذَا الْحَدِیْثِ انتہی۔ یہ عبارت مبارک دلیل واضح ہے۔ اس بات پر کہ تصور شیخ وقت عبادات اور رابطہ قلب بالشیخ ایک طرح کا شرک خفی ہے۔ اور اس عبارت میں یہ ارشاد کیا ہے کہ عبادت میں کوئی شئے بھی سوا اللہ واحد کے قبلہ توجہ نہ ہو خواہ نور عرش ہو یا اور کچھ میں کہتا ہوں کہ یہ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا باشارۃ النص نافی اسی تصور شیخ ہے ولیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں

برائے کشف قبور و استفاضہ ازاں مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ جب قبرستان میں جائے سورۃ انا فتحنا دو رکعت میں پڑھے پھر سامنے میت کے بیٹھ کر قبلہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے۔ اور اللہ اکبر و لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جائے۔ پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان میں ضرب کرے۔ اور یا روح الروح کی ضرب دل میں لگائے یہاں تک کہ کشائش و نور پائے۔ پھر منتظر رہے اس کا جو کا فیضان صاحب قبر سے ہو اس کے دل پر لیتے۔ یہ طریقہ قول جمیل میں ذکر کیا ہے۔ لیکن اس پر کچھ تکلم نہیں کیا ظاہر عبارت اس امر کو مفید ہے کہ یہ کشف قبور اس سے نہیں ہے شرعاً نعم

"کشف القبور اور ارواح سے ملاقات"

"صاحب قبر سے فیض"

وعذاب میت کا معلوم کرنا منظور ہے بلکہ واسطے فیض لینے کے قبرِ صالح سے ہے سو ہر چند یہ کیفیت
کثیر مشائخ کا اس پر اتفاق ہے اور وہ اپنا تجربہ بتاتے ہیں۔ لیکن ادلۂ شرع سے اسکا ثبوت تک نہیں ملتا بلکہ
سنت صحیحہ سے خلاف اس کے ثابت ہوتا ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ
انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ
يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ پس جبکہ نص قطعی سے ثابت ہو چکا کہ بعد موت کے عمل منقطع ہو جاتا ہے
تو افادہ و افاضہ بھی بالیقین نہیں ہو سکتا اسلئے کہ یہ عمدہ عمل ہے اور تین چیزیں جن کا استثنا کیا
ہے گو یہ بھی اپنے مقر میں ہو یہ بات لازم نہیں آتی ہے کہ وہ اتنے تعلق کی وجہ سے عامل و مفید ہو
بلکہ وہ تو اپنے کسی حال کی اطلاع تک بھی احیا کو نہیں کر سکتے پھر فیض رسانی کا کیا ذکر ہے حدیث
ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا ہے تمہارے
بھائی جب دن احد کے شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انکی روحیں جوف میں سبز پرندوں کے رکھیں
وہ پرندے انہار جنت پر آکر جنت کے میوے کھاتے ہیں سونے کی قندیلوں میں جو عرش کے نیچے لٹکتی
ہیں۔ زیر سایہ عرش جگہ پکڑتی ہیں انہوں نے جب مزہ کھانے پینے کا پایا اور خوابگاہ پاکیزہ
پائی تو کہا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّنَا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجَنَّةِ
وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُونَ الْآيَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ الْآيَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ یہ حدیث نص صریح ہے اس بات پر کہ وہ
باوجود اس ترقی درجہ و علو منصب کے اعتبار سے اپنے حال کے عاجز ہیں اسلئے کہ بعد موت کے
عمل ان کا بالکل منقطع ہو گیا تھا حالانکہ مرتبہ شہادت کا فوق مرتبہ ولایت ہے پھر ولی سے بعد موت
کے فیض و فائدہ لینا اور ان کا فیاض ہونا کس طرح ہو سکتا ہے اور اگر یہ بات ممکن ہے تو سب سے زیادہ
اس سلسلہ استفاضہ و استفادہ کے بانی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ ہیں کہ ان کی قبور
سے فیضیاب ہونا چاہیئے۔ اور اگر یہ استفادہ بسبب انکی کفر رنگی مستفید کے نہیں ہو سکتا
ہے تو یہ بات خلاف واقع ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کی حیات میں اہل کفر و فسق حاضر
ہو کر استفادہ کرتے تھے۔ حالانکہ ان کو مناسبت باطنی بالکل نہ تھی غرضکہ یہ دعوی مشائخ کا
طریق شرعیہ پر ثابت ہونا یا فعل قرون مشہود لہا بالخیر سے اسکا پایا جانا یا سلف صلحا سے اسکی
نظیر صحیح ملنا بہت مشکل ہے۔ ہمارے نزدیک ایسے مسائل دیکھا شغلات میں توقف کرنا

سلوک سبیل سلامت ہے اور گذر چکا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ربط قلب بالشیخ اور تصور شیخ دونوں کو ناپسند کیا ہے اور خلاف ظاہر شریعت سمجھا ہے۔ اور یہ تو اس سے بھی بڑھکر بات ہے۔ حالانکہ سارے مشائخ و قدما صوفیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طریقہ باطن مشید بکتاب و سنت ہے اور جو طریقت کہ خلاف شریعت کے ہو وہ مقبول نہیں واللہ اعلم

صلوٰۃ معکوس

قول جمیل میں کہا ہے ولچشتیۃ صلوٰۃ تسمّٰی صلوٰۃ المعکوس لم نجدہ من السنۃ ولا اقوال الفقہاء ما نشتغل بھا ولذلک لا نذکرھا وانما علمھا عند اللہ تعالیٰ

صلوٰۃ کن فیکون

یہ نماز بھی نزدیک چشتیہ کے ہے اسکا نام اسلئے رکھا ہے کہ مطلب براری میں اسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہوتی ہے جسکو سخت حاجت پیش آئے۔ وہ بعد جمعرات جمعہ کی راتوں میں دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ احد ایک بار اور سو بار یوں کہے آسان کنندہ دشوار یہا فتحے روشن کنندہ تاریکیہا پھر سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھے اور حضور دل سے دعا مانگے۔ جب تیسری رات ہو تب بھی اسیطرح کرے پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے ہٹائے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور اللہ سے پچاس بار دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اسکی دعا قبول ہوگی۔ انتہے ما فی القول الجمیل آستین کا گردن میں ڈالنا شل تحویل ردا کے نماز استسقاء میں سمجھا گیا ہے۔ مطلب اظہار تفرع اور اشعار گردش حال ہے پس لیکن سنت صحیح اس نماز سے ساکت ہے۔ در تفاظہر اس نماز میں کوئی فعل نامشروع پایا نہیں جاتا بلکہ ایک مجموعہ ہے اعمال متفرقہ ذکر و دعا کا جن کی اصل سنت میں موجود ہو واللہ اعلم

بدلنا سلب مرض

بیماری کا دور کر دینا یوں ہوتا ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے۔ اور جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آئے سوائے اس تصور کے مریض کی بیماری اس شخص کی طرف آجائے گی۔ اور وہ اچھا ہو جائیگا۔ قول جمیل میں کہا ہے وھذا من عجائب صنع اللہ فی خلقہ انتہی مولانا عبد العزیز دہلوی نے کہا ہے کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار رہے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کی طرف بخشوع دل متوجہ ہو اور اعوذ بن سے کہہ یا من یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء اور یہی مناجات و تفرع کے درمیان یہ کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا تیرا سے معصیت زائل ہو جائے۔ دوسرا طریق یہ ہے

"صلوٰۃ کن فیکون کا عمل"

"بیماری کو دور کرنا"

"گناہ کا دور کرنا"

جو حضرت مصنف نے ارشاد کیا ہے لنتئے مرزا مظہر جانجاناں رحمہ اللہ نے فرمایا ہے قاعدہ سلب آفت کہ تصور نماید کہ لطیفے کہ اندرون میرود و عوارض جسمانی شخص از قالب او مے برآید و کشیدہ میشود و با لطیفک بیرون مے آید تصور نماید کہ آن عوارض مصورہ جسمانی بر زمین مے افتد و اواندرون سلب کنندہ بیرون نے آید تا صاحب سلب متاثر و متاذی نگردو مریض را پیش رو نشانیدہ تقید بانصد نفس سلب مرض باید کرد لنتئے یہ ترکیب اور ایسے ہی دوترکیب مذکور ہے

برائی اشراف بر خواطر

دل کی باتوں کے دریافت کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرہ سے خالی کرکے اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہونچائے پھر اگر اس کے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق انعکاس تو یہ وہی بات اس کے دل کی ہے بکذا فی القول یا دا قوصفا الیقظہ یاد دیانی اللنام کے ہوتا ہے پھر طریقہ دفع بلائے نازل کا بیان کیا ہے۔ صاحب ضرورت طرف کتاب مذکور کے رجوع کرے تعلیم میں نے اس سالی میں انہیں اعمال کو ضبط کیا ہے جو نہایت صحت و قبول و شہرت کیسا تھ ماثور ہیں۔ اور اکثر اعمال کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ اور وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے منقول و معمول ہمارے ہیں ان میں سے چند اعمال صحیح و تجربہ کو اخذ کرکے لکھا ہے اور جن اعمال کو ترک کر دیا ہے اس وجہ سے کہ ان میں طول عمل تھا یا مجرب ہونا ان کا معلوم نہیں ہے یا صورت شرعی سے بعید پایا جاتا تھا وہ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ ؎ اگر جملہ را سعدی انشا کند مگر و فر ہے دیگر املا کند وان اعمال کے بجا لانے میں وجود اثر کا اسوقت متحقق ہو سکتا ہے کہ عامل متقی اور معمول بہ معتقد ہو جن اشخاص اہل علم و مشائخ طریقت سے یہ اعمال ماثور ہیں وہ سب اہل تقویٰ اور صاحب نسبت تھے یہی وجہ ہے کہ ان کا عمل تخلف نہ کرتا تھا اب جو اہل فسق ان اعمال کو ساتھ قلب غافل اور قالب عاطل کے کرتے ہیں تو اثر کامل نہیں پاتے اور کبھی بالکل اثر نہیں پاتے اس لئے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اعمال موثر نہیں ہیں۔ حالانکہ یہ قصور اعمال کا نہیں ہے بلکہ عامل کا ہے عمل کو محل قابل میسر نہیں آتا اثر ظاہر ہو تو کسطرح ہو قرآن پاک کے حق میں جو فرمایا ہے یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ محل نا قابل ہیں نفع ظاہر نہیں ہوتا ورنہ قرآن شفائے محض ہے بلکہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل ضلال کثرت سے ہیں اسی طرح حال ہر دعائی نافع کا ہے کہ کثرت سے ہیں۔ اسی طرح حال ہر دعائے نافع کا ہے کہ کثرت فسق کی وجہ سے اس کی وجہ سے اسکی تاثیر ظاہر نہیں ہوتی

واللہ اعلم

"دل کی باتوں کا دریافت کرنا"

"اس رسالے میں وہی اعمال درج ہیں جو ثابت و معمول ہیں: صاحب کتاب"

"مشہور کتاب حیاۃ الحیوان" کے اعمال کا بیان"

فصل بیان میں اعمال حیاۃ الحیوان کے

طبرانی نے معجم اوسط میں باسناد صحیح ابی مزینہ دارمی سے روایت کیا ہے کہ دو مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ملاقات کرتے تو جدا نہ ہوتے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر فالعصر ان الانسان یعنی ختم سورۃ پڑھے۔

برائے انجاح حاجت

شیخ شہاب الدین احمد بونی نے کتاب سر الاسرار میں ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو وہ چہار شنبہ پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھے پھر جمعہ کے دن طہارت کرکے مسجد جامع میں جائے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِیْ مَلَئَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْطِيَنِیْ مَسْئَلَتِیْ وَتَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اور بعد لفظ حاجتی کے نام حاجت کا لے وَهُوَ سِرٌّ لَّطِيْفٌ مُّجَرَّبٌ انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ ذکر مشتمل ہے اکثر الفاظ اسم اعظم پر ہے

برائے حصول قوت بر طاعت و رویت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بعد نماز جمعہ کے طہارت کامل پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَحْمَدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۳۵ بار لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اللہ تعالیٰ اسکو طاعت پر قوت اور برکت پر معونت دیگا اور ہمزات شیاطین سے کفایت کریگا۔ اور اگر وہ ہر روز وقت طلوع آفتاب کے بعد درود خوانی اس لکھا ہوئے میں مدام نظر کیا کریگا۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا۔ وَهُوَ سِرٌّ لَّطِيْفٌ مُّجَرَّبٌ

برائے نجات روز قیامت و حیات قلب

امام احمدؒ نے رب العزت کو ۹۹ بار خواب میں دیکھا کہا اگر سو بار پھر دیکھوں گا تو کچھ سوال کرونگا دیکھا تو پوچھا کہ اے رب لوگ دن قیامت کو بسبب کس چیز کے نجات پائیں گے۔ فرمایا جو شخص ہر بکرہ و عشے کو تین بار یہ ذکر کریگا۔ وہ ناجی ہوگا۔ سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰى مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَهٗ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَهٗ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

اَلْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ - انتہی میں کہتا ہوں یہ کلمات حدیث بریدہ میں رفعاً آئے ہیں۔ اسکو اہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے اکثر احادیث کا ذکر اوپر کیا ہے۔ رسالہ خزائن الجنۃ میں ہمنے بیان اسکا بسط سے لکھا ہے تعیین اسم اعظم میں ۱۴ قول ہیں۔ سب میں راجح تر اور درست سند کے یہی حدیث ہے قَالَہٗ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ امام نووی سے پوچھا تھا۔ کہ اسم اعظم کیا ہے اور کس سورت میں ہے۔ کہا اس بارے میں احادیث کثیرہ آئی ہیں ابن ماجہ وغیرہ میں ابو امامہ سے رفعاً روایت ہے کہ اسم اعظم تین سورہ میں ہے سورۂ بقرہ و آل عمران و طٰہٰ بعض ائمہ متقدمین کہتے ہیں۔ کہ لفظ الحی القیوم ہے کیونکہ بقرہ میں اندر آیۃ الکرسی کے آیا ہے اور اول آل عمران میں وارد ہے اور طٰہٰ کی اس آیت میں ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ دمیری نے کہا ہے وَهٰذَا اِسْتِنْبَاطٌ حَسَنٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ انتہی میں کہتا ہوں حافظ ابن القیم نے بھی کتاب ہدی نبوی میں اسکو اسم اعظم ٹھہرایا ہے

برائے قضائے حوائج | ہمارے شیخ یافعی کہتے ہیں۔ کہ یہ فائدہ مجرب و عظیم البرکۃ ہے واسطے تفریج ہم و غم کے اور ایک سر مخزون مکنون ہے بعد نماز عشا کے طہارت کاملہ ایک ہی جلسہ میں اللہ کا نام لطیف ۱۶ ہزار ۶ سو انہتر بار پڑھے اور زیادت ونقص سے نہایت درجہ حذر کرے کہ اس میں ابطال سر ہوتا ہے۔ پہلے اسکی شناخت کا یہ ہے کہ ایک تسبیح لے جس کا شمار ۱۲۹ ہے اس پر اس نام کو ۱۲۹ بار پڑھے۔ مقصود حاصل ہو جائیگا۔ یہ طریق اقرب طرق مستقیمہ ہے واسطے معرفت عدد مذکور کے اس لئے کہ شمار اس کے حروف کا چار حرف ہیں ل ط ی ف یہ سب ۱۲۹ ہوئے جب انکو اس کی مثل میں ضرب دیا تو یہ ۱۶ ہزار ۶ سو انہتر بار ہوسکے اور اپنی حاجت کا نام لے وہ ان شاء اللہ پوری ہو جائے گی لا محالہ اور ایک سو انتیس بار پھر یوں کہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ یہ طالب دعا بھی ہے اور طالب خیر اور زیادتی و برکت بھی ہے اسکو ہر نماز کے بعد سو بار کہے پھر کہے اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ اور واسطے دفع کید ظلمہ کے یوں کہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ الی قولہ خَبِيْرٌ اور جب قراءت اسم مبارک تمام کر چکے تو یہ دعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيَّ رِزْقِيْ اَللّٰهُمَّ اعْطِفْ عَلَيَّ خَلْقَكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَيْرِكَ فَصُنْهُ عَنْ ذُلِّ السُّؤَالِ لِغَيْرِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا ہے کہ تَمَسَّكْ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ تَظْفَرْ بِسَعَادَةِ الدَّارَيْنِ لَا تَتَّخِذْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ وَلِيًّا وَّلَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَدُوًّا وَّارْحَلْ بِزَادِكَ مِنَ التَّقْوٰى فِي الدُّنْيَا وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنَ الْمَوْتٰى وَاشْهَدْ لِلّٰهِ

[margin note:] "حدیث بریدہ عن الاسم الاعظم"

[margin note:] "حاجات کا پورا ہونا"

[margin note:] "رزق میں برکت"

شیخ ابو الحسن شاذلی کا مجرب عمل

بِالرَّحْمٰنِ خَشْيَةً وَلِرَسُوْلِهِ الرِّسَالَةَ فَحَسْبُكَ عَمَلٌ صَالِحٌ فَإِنْ تَمَّ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَمَنْ كَانَ مُتَمَسِّكًا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ ضَمِنَ اللّٰهُ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعَةً فِي الدُّنْيَا الصِّدْقَ فِي الْقَوْلِ وَالْاِخْلَاصَ فِي الْعَمَلِ وَالرِّزْقَ كَالْمَطَرِ وَالْوِقَايَةَ مِنَ الشَّرِّ وَاَرْبَعَةً فِي الْاٰخِرَةِ اَلْمَغْفِرَةَ الْعُظْمٰى وَالْقُرْبَةَ الزُّلْفٰى وَدُخُوْلَ جَنَّةِ الْمَاْوٰى وَاللُّحُوْقَ بِالدَّرَجَةِ الْعُلْيَا

برائی صدق و رزق و سلامت وغیرہ جو شخص چاہے کہ مجھے صدق فی القول کی عادت پڑے وہ قراءت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پر مداومت کرے اور اگر چاہے کہ رزق مثل باران کے برسے تو قراءت قل اعوذ برب الفلق پر مداومت کیجیے اور اگر شر مردم سے سلامت رہنا چاہے تو قل اعوذ برب الناس ہمیشہ پڑھا کرے اور اگر طلب خیر رزق و برکت کا خواہاں ہو تو اس پر مداومت کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور سورہ واقعہ و سورہ یٰسین پڑھا کرے رزق مثل باران کے آئیگا اور اگر یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ہم سے کشادگی اور ہر ضیق سے مخرج اور رزق بے گمان دے تو استغفار کو لازم پکڑے اور اگر یہ چاہے کہ خوف و وسوسے سے امن میں رہے تو یوں کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ اس کے بعد دمیری نے بلفظ اذوت کذا افاقعل کذا بہت سے اور اور ذکر کئے ہیں جن کی اصل حدیث سے ثابت ہے ان کا ذکر کرنا اس جگہ چنداں ضروری نہ تھا۔ اگرچہ وہ سب واسطے فوائد دارین کے مقرر ہیں۔

برائی دخول بر سلطان جابر جو شخص کسی بادشاہ کے پاس جائے اور اس سے ڈرتا ہو تو یہ پڑھے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ پڑھنا واسطے اس کام کے مجرب ہے واللہ اعلم

برائی معمور و وحشی دوام قراءت سورہ لایلاف واسطے اس کام کے مجرب ہے دمیری کہتے ہیں
وَقَدْ جَرَّبْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَّ صَحَّ

برائی تجارت سورہ شعرا کو لکھ کر موضع تجارت میں لٹکائے بیع و شرا کثرت سے ہونے لگیگی

برائی لوٹ نقصان سورہ قصص کو لکھ کر اس شخص پر لٹکائے جس پر خوف تلف کا ہے مجرب الاں ہے دمیری نے کہا۔ وَهُوَ سِرٌّ لَطِيْفٌ عَجِيْبٌ

برائے درد سر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ گھر میں بعض بنی امیہ کے ایک قبہ چاندی کا مقفل بند تھا اس کے اوپر لکھا تھا شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اس کے اندر یہ کلمات تھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْکُنْ اَیُّھَا الْوَجَعُ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْکُنْ اَیُّھَا الْوَجَعُ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا شافعی کہتے ہیں۔ فَمَا احْتَجْتُ مَعَ ذٰلِکَ لِطَبِیْبٍ قَطُّ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنَّہٗ ھُوَ الشَّافِیْ یہ دلیل ہے اس پر کہ امام صاحب نے اس جگہ عمل فقط و جادت پر کیا انتظار اجازت کا نفرمایا

ایضاً برائے صداع ایک سفید پر لکھکر اسکو محل صداع پر چپکائے باذن اللہ درد و سر دور ہو جائیگا۔ دمیری کہتے ہیں صَحِیْحٌ مُّجَرَّبٌ د م ہ ل ہ

ایضاً برائے صداع ان حروف کو ایک چوب یا مکان پاک میں لکھ کر ایک مسمار سے حرف اول کو سکھائے اور یہ آیت پڑھے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اگر صداع ٹھہر جائے تو بہتر ورنہ پھر مسمار کو خوب زور سے اسی پر نہ جائے۔ تو ایک حرف سے طرف دوسرے حرف کی نقل کرے یہاں تک کہ صداع ساکن ہو ضرور ہے کہ کسی نہ کسی حرف پر اسکو سکون ہو جائیگا۔ وہ حروف یہ ہیں اح اک کسح ح ح اسح اور جگہ مسمار کی سیاہی ہے دمیری کہتے ہیں مجرب ہے فَلِلّٰہِ سِرُّ اِلٰہٖ جَمَعَھَا قَوْلُکَ ؎

اِنِّیْ حَمَلْتُ اِلَیْکَ کُلَّ کَرِیْمَۃٍ ، وَحَوَیْتُ عَنْ عَلَمِ الْکَبِیْرِ مَا حَنَّتْ بِمَا وَاُبْلِیَ الْکَلِمٰتُ مِنْھَا مَقْصِدِیْ وَبِصُدَاعِ رَاسِیْ بِاَنِّیْ قَدْ جَرَّبْتُ

فصل برائے رغبت در اوامر و نفرت از منہیات شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے بسیار گفتن لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دلفی اثبات کلمۂ توحید و ضربات آن برقلب شدہ و خواندن سورۂ معوذتین صبح و شام مفید این معنے ہست و اکثار این کلمہ معوذتین بعد از نماز صبح و مغرب یازدہ یازدہ بار برائی حفظ از مکائد نفس و ابلیس نافع است

برائی عفو جرائم و حسن عاقبت اکثار استغفار و ذکر کلمۂ طیبہ و تلاوت آیۃ الکرسی بعد از نماز بسیار مناسب است

برائی سہل شدن سکرات موت ملازمت آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص و برائے رفع عذاب قبر سورۂ تبارک۔

بعد از نماز عشا قبل از خفتن در حدیث آمده و ہمچنین خواندن سورۂ ملک مروی است۔

برائی حفظ از رد و حرمت اسم یا عزیز جل و کبیار خواند و بر روئی خود دمیدن وقت صبح و ہر وقتے کہ اراده رفتن نزد حاکم باشد مجرب است

برائی حفظ از جمیع آفات و بلیات و مکروہات دنیا سی و سہ آیت بعد از نماز شام باید خواند و اگر فرصت نباشد آیۃ الکرسی سہ بار بوقت صبح و یا حفیظ دو ہزار بار خواند و حزب البحر در این باب مجرب است

برائی دفع شر اعدائے دنیوی وقت بوقت و بقید طہارت بعدد و شرائط دیگر بدا و مت این دعا مجرب است و وقت خواندن این دعا صورت اعدا در خیال آورده سنگ بر سینہ آنہا بندد بسیار مجرب است اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ و خواندن سورہ تبت و سورہ فیل برائی دفع اعدا نیز مجرب است

دعائی کرب برائے مشکلات و صعوبات دنیوی دعا کرب با طہارت و وضو و بے قید عدد در این باب مجرب است و دعا این است لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً لِيْ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ حق میں کہتا ہوں یہ ذکر و دعا حصن حصین میں موجود ہے مگر تھوڑی تفاوت ہے

درود برائے وظیفہ دوام درود بایں صفت اگر میسر باشد و الا شب جمعہ صد بار مداومت باید کرد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ و بہترین استغفار سید الاستغفار است در وقت خفتن با ملاحظہ معانی باید خواند است

برائی حفظ از آفات دارین کتاب قوت القلوب میں مسبعات عشر کو اس کام کے لئے لکھا ہے قبل طلوع و قبل غروب آفتاب اسکو پڑھنا چاہیئے ہر ذکر کو سات بار پڑھے (۱) فاتحہ (۲) سورہ ناس (۳) فلق (۴) اخلاص (۵) کافرون (۶) آیۃ الکرسی (۷) کلمہ تمجید (۸) یہ درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۹) یہ دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (۱۰) اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ

وَلَا تَقْطَعْ يَا مَالِكِي لَا أَهْلَ لِي غَيْرُكَ فَبِحَقِّكَ يَا يَعْبُرُ دَوْ مَحْرِ تَرْحِيلِي ۵

توضیح سید جلال الدین بخاری فرماتے ہیں۔ اگر فرصت ہو تو بجائے مسبعات عشر کے اس دعا کو سات بار ہر دن ایک بار بعد پڑھا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ دعا حزب الاعظم میں قدیمے تفاوت سے آئی ہے فقط الحمد

فصل اعمال کتاب فتح الملک المجید للشیخ احمد الدیربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

برائی جلب ہر خیر و دفع ہر شر و ترویج بضاعت بسم اللہ کا بعدد حروف جمل کبیر یعنی ۷۸۶ بار تا چند روز تک پڑھنا واسطے امور مذکورہ کے نافع و مجرب ہے۔

برائی محبت و مودت بسملہ کو سات سو چھیاسی ۷۸۶ بار پڑھ کر ایک قدح آب پر دم کر کے پلا دے شارب کو محبت شدید ہو جائے گی۔

برائی خصب زرع و حصول برکت ایک رقعہ پر سو بار اور ایکبار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھکر زمین میں دفن کرے وہ جملہ آفات سے محفوظ رہے گی۔

برائی زندگی اولاد جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو۔ وہ اکسٹھ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھکر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اسکی اولاد زندہ رہے گی۔ مجربی کہتے ہیں۔ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ وَصَحَّ مَعَهُ عَلٰی تَحْقِیْقٍ شَدِیْدٍ

برائے ہلاک دشمن اس جدول بسمل کو ایک قطعہ رصاص پر لکھے اور بجائے فلاں کے نام دشمن کا لکھے پھر طلیت و لوم احمر سے دھونی دیکر قریب آگ کے دفن کرے جو ہمیشہ جلتی رہتی ہو لیکن آگ رصاص کو نہ لگنے پائے۔ ورنہ معمول لہ ہلاک ہو جائیگا اور عامل سات روز کے مطالب ہوگا پھر اس دعا کو اس وقت پر پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَهُوَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ مِنْ خَشْیَتِهِ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ فِیْ فُلَانٍ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ يُرْجِعُ عَمَّا

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اَللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پھر تین بار یا حفیظ کہے پھر یا حافظ احفظنا اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنَا بِكَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ پھر تین بار یا اللّٰہ یا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ کہکر خاموش ہو جائے اور سب ہمراہی خاموش رہیں اگر ایک امت ثقلین یا رہبیہ و مضر داخل ہوگی تو بھی انکو نہ دیکھے گی۔ اور نہ ضرر دے گی۔ اور نہ ایذا پہونچائیگی بلکہ اللہ انکو اس سے مخفی رکھے گا۔ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

برائی ہلاک عدو اکتالیس کنکری لیکر ہر ایک کنکری پر ایک ایک بار سورہ یٰس پڑھکر ایک ایک کنکری کو ایک خاک لطیف میں رکھکر بہ نیت و نام معمول نماز جنازہ پڑھکر مٹی سے ڈھانپ دے وہ جلد ہلاک ہو جائے گا۔ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ اَبُو الْفَضْلِ بْنُ يَعْقُوْبَ وَقَدْ جَرَّبَهُ الْقَائِلُ وَ صَحَّحَهُ وَهُوَ ثِقَةٌ۔

برائی محموم تپ زدہ ایک تاگا کتان کا لیکر اس پر سورہ الم نشرح پڑھے ہر کاف پر گرہ لگائے یہ ڈورہ محموم بائیں ہاتھ پر محموم کے فوق کو ح باندھے اللہ کے اذن سے جلد تر صحت یاب ہو جائیگا۔ وقد جرب و صح

برائی امن مکان سورہ فیل کو ایک ظرف خام گل قدیم پر لکھکر اندر گھر وغیرہ کے دفن کر دے وہ موضع مامون رہیگا۔ جبتک کہ یہ ظرف اس میں باقی ہے وَذٰلِكَ مَشْهُوْرٌ

برائی دفع دشمن نماز فجر میں الم نشرح رکعت اول میں اور سورہ فیل رکعت ثانیہ میں پڑھنے سے دشمن کا منہ اسکی طرف سے پھر جائیگا۔ اور کوئی رستہ اسکو اسکی طرف نہ ملیگا۔ سنوسی نے کہا مَنْ لَّازَمَ ذٰلِكَ لَا يَصِلُ اِلَيْهِ عَدُوٌّ وَ امام غزالی رحمہ نے اسکو ایک جماعت صلحا اور علماء سے باوجود سہولت دوام کے نقل کرکے کہا ہے۔ وَهٰذَا صَحِيْحٌ مُّجَرَّبٌ لَا شَكَّ فِيْهِ

ختم سورۂ انعام برکت اس سورہ جلیل کی ظاہر ہے فضیلت اسکی نصر علی الاعداء و ہلاک اعداء میں مشہور ہے کثرت سے اس سورت کو پڑھے اور درمیان ہر دو اسم جلالہ کے دعا مانگے پھر بعد فراغ کے دعا کرے دیربی نے دونوں موضع کی دعا معین لکھی ہے اور بعض لوگ اسکو واسطے شفاء مریض کے اہم بار ترکیب خاص کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ سنوسی نے کہا ہے کہ واسطے وجع مفاصل و سائر امراض کے اس سورت کو لکھکر پی لے اور بدن پر ملے تخفیف ہو جائیگی۔ انتہی

برائی ویرانی باغ و خانہ دشمن سورہ نحل کو لکھکر دیوار یا باغ میں لٹکائے سارا باغ بے برگ و ثمر ہو جائیگا اور جس گھر میں لٹکائی جائے گی

ایک سال کے اندر ایسے احوال حادث ہوں گے کہ سامنے اعدار اجڑ جائیں گے۔ تُلْبِثُنَّ اللّٰہُ مَا عَلِمُوا وَهُمْ يَعْمَلُونَ إِلَّا بِمَا لِمَ بِي خاصیت سورہ نمل کی یہی ترکیب کیسا تو اگر دشمن کی عمارت ویرانی اور باغ کی خشکی اسکی لکھکر لٹکانے سے ہوجاتی ہے فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَعْتَمِدْ إِلَّا لِمُسْتَحِقِّهِ

برائی کفایت مہم ہر دن سات بار یہ آیت پڑھے حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مہمات دنیا و آخرت کو کفایت کرے گا خواہ صادق ہو یا کاذب اسکا ذکر بحوالہ حدیث پہلے گذر چکا ہے دیربی کہتے ہیں قِفْ عَلٰى هٰذَا فَاعْتَبِرْ فَإِنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْأَذْكَارِ مُتَوَقِّفَةٌ عَلَى الصِّدْقِ وَالْحُضُوْرِ وَقَدْ عَمَّتِ الرَّحْمَةُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ دُوْنَ سَائِرِ الْأَذْكَارِ وَحَصَلَتْ بِهِ الْكِفَايَةُ مِنَ الْهُمُوْمِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْأُخْرَوِيَّةِ لِيْ وَلِغَيْرِيْ فَلِلّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ تَقَدُّمٌ فِي التَّوَكُّلِ فَإِنَّهُ نِعْمَةٌ لَا يُجْحَدُ مُنْكِرُهَا وَلَا يُقَامُ بِوَاجِبِ شُكْرِهَا فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ كَذَا ذَكَرَهُ السَّنُوْسِيُّ فِي مُجَرَّبَاتِهِ اور میں کہتا ہوں اسکا پڑھنا بعد نماز صبح و نماز مغرب کے سات سات بار حدیث میں آیا ہے اور میں ہمیشہ اسکو پڑھا کرتا ہوں۔ بے شبہ یہ مجرب ہے مجھکو بخوبی اسکا تجربہ حاصل ہوچکا ہے وباللہ التوفیق اگرچہ اسکی سند حدیث میں قدرے کلام ہے لیکن تجربہ اسکو صحیح بتاتی ہے

برائی اذہاب خوف و فزع و ہم و غم و حزن بعد بسملہ کے دو دو لکھکر آیت اولی سورہ آل عمران کی لکھو یعنے ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشٰى طَائِفَةً مِنْكُمْ الی قولہ الصُّدُوْرِ۔ دوسری آیت سورہ فتح کی مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ تا آخر سورہ پھر ان کو اپنے پاس رکھو جمیع احوال میں برکت ہوگی۔ اور اعدار پر نصرت ملیگی۔ ہر ہم و غم دور ہوگا۔ جملہ امراض باطنہ اور ہر الم حادث فی البدن کو نافع ہیں۔ ہر دو آیت میں سات حرف معجم جمع ہیں۔ انکو ایک پاک برتن میں لکھکر روغن ورد و ذیب طیب یا شیرج سے محو کرکے دماغ و طلوع و حزاز و ثآلیل وغیرہ و حرب پر ملا کریں جلد باذن خدا زائل ہوجائیں گی۔ کما جرّبہ مرارًا سنوسی نے کہا یہ صحیح

برائی حرز از خوف و فزع و اشرار محمد بن سیرین نے اسکا ایک قصہ بیان کیا ہے یہ ۳۳ آیتیں

ف و تمام الآية وطائفة قد اهمتهم انفسهم يظنون بالله غير الحق ظن الجاهلية يقولون هل لنا من الامر من شيء قل ان الامر كله لله يخفون في انفسهم ما لا يبدون لك يقولون لو كان لنا من الامر شيء ما قتلنا ههنا قل لو كنتم في بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم وليبتلي الله ما في صدوركم وليمحص ما في قلوبكم والله عليم بذات الصدور ۱۲

ہیں۔ جو کوئی انگورات میں پڑھیگا۔ وہ ہر درندہ و وحوش سے اپنے جان و مال و اولاد میں محفوظ رہیگا
ویلمی کہتے ہیں انکا نام آیات الحرس و الحرز ہے جو یوں ہے کہ نُقِلَ اَنَّ فِيمَا شَكَا مِنْ بَائِنَةٍ ذَاتِ مِيلٍ
الْمُهَذَّبِ مِنَ الْيَبْسِ وَمَا فِيهَا لَا يُكَدِّرُ وَكَانَ مُحْلًى انتہی میں کہتا ہوں ان آیات کا ذکر
قول جمیل میں بھی واسطے ازالہ سحر وغیرہ کے آیا ہے اور شفاء العلیل میں انکو گنکر لکھدیا ہے اور
شرحی نے حکایت مذکور بطولہا نقل کی ہے اور اس رسالے میں طرف اسکی اشارہ گذر چکا ہے
وابو احمد محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے ایک شیخ مفلوج پر پڑھا تو اللہ تعالیٰ
نے انکی برکت سے اسکا فالج دور کردیا وَهِيَ حِجَابٌ عَظِيمٌ وَحِرْزٌ حَسِينٌ وَمَنْ قَرَأَهَا
عِنْدَ حِينًا يَا مِنْ شَرٍّ بعض عارفین نے کہا ہے ان ہمراہ یہ آیت بھی اضافہ کرلے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ الْاٰيَة اور اول سورہ حدید تا قولہ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور آخر سورہ توبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الاٰيَة

برائے رفع مصیبت و ازالہ کرب وہم | جوف شب میں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھکر رو بقبلہ ہوکر
اس درود کو ہزار بار پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحُلُّ
بِهَا عُقْدَتِيْ وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِيْ وَتُنْقِذُنِيْ بِهَا مِنْ وَحْلَتِيْ وَتُقِيْلُ بِهَا عَثْرَتِيْ
وَتَقْضِيْ بِهَا حَاجَتِيْ اللہ تعالیٰ اس مصیبت نازلہ کو جلد دور کردے گا۔ وَشَنِّفْ يَدَيْكَ عَلٰى
هٰذِهِ الذَّخِيْرَةِ فَمَا اَكْثَرَ كَثِيْرَةً كَمَا لَهُ السَّنُوْسِيُّ فِي الْمُجَرَّبَاتِهِ انتہی وَيَنْبَغِيْ
لِعَاقِلِ اللَّبِيْبِ اَنْ يُكْثِرَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ الْحَبِيْبِ فَاِنَّ ذٰلِكَ سَبَبٌ لِكُلِّ
نَفْعٍ وَدَفْعٍ لِكُلِّ ضُرٍّ دُنْيَا وَاُخْرٰى وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ

دوا برائے ہم وغم | شعرانی رحمہ نے منن کبریٰ میں فرمایا ہے شیخ محدث امام امین الدین قدس سرہ نے
مجھکو یہ حدیث سنائی اور مجھکو اس کا تجربہ بھی ہوا۔ قَالَ رُوِّيْنَا بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ
طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَزِيْنًا فَقَالَ يَا ابْنَ
اَبِيْ طَالِبٍ مَالِيْ اَرَاكَ حَزِيْنًا فَقُلْتُ هُوَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمُرْ بَعْضَ اَهْلِكَ
يُؤَذِّنْ فِيْ اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ دَوَاءٌ لِكُلِّ هَمٍّ قَالَ عَلِيٌّ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَزَالَ عَنِّيْ انتہی
میں نے اس روایت کو کتاب الزاہر تالیف شیخ ابوالحسن بن فرحون مالکی میں بھی دیکھا ہے

لہ والٰهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمٰن الرحيم ۱۲ سه سبح لله ما فی السمٰوٰت والارض
وهو العزيز الحكيم الى قوله والله عليم بذات الصدور ۱۲ سه وتمام الاية عزيز عليه ما عنتم
حريص عليكم بالمؤمنين رءوف رحيم فان تولوا فقل حسبى الله لا اله الا هو عليه
توكلت وهو رب العرش العظيم ۱۲

کہ انہوں نے اس کو بسند متصل روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ جَرَّبْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ صَحِيحًا كَمَا أُخْبِرَ بِأَنَّهٗ صَحِيحٌ رِجَالُ سَنَدِهٖ فَوَجَدْتُهٗ كَذٰلِكَ وَلَوْ قِيْلَ اَنَّ فِيْ سَنَدِهٖ مَقَالٌ فَاِنَّ التَّجْرِبَةَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

برائے عزل ظالم اپنے گھر میں شب جمعہ کو بعد نماز عشا کے طہارت پر داخل ہو کر ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ہر سو بار درود کے اول یوں کہے يَا اَللّٰهُ اَسْتَجِيْرُ بِكَ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فَخُذْ لِيْ حَقِّيْ مِنْهُ وہ شخص معزول ہو جائیگا۔ اگر والی ملک ہے اور اسپر وبال نازل ہوگا یہ صحیح و مجرب ہے

برائے ہلاک عدو تین دن روزہ رکھے ذی روح کو اور جو اس سے نکلتا ہے نہ کھائے تیسرے دن ایک ہزار ڈلی نمک کی لیکر ہر ڈلی پر سورہ تَبَّتْ يَدَا مع بسم اللہ ایک بار پڑھے۔ یہانتک کہ سو بار تمام کرے اور ہر سو کے اول ایک بار دعا مانگے اسی طرح تمام الف تک کرے پھر ایک سفید چندی میں لپیٹکر چاہ یا نہر یا کسی اور جگہ پھینکدے وہ فی الفور ہلاک ہو جائیگا۔ مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَلَا رَيْبَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ لِاَنَّهٗ مِنْ اَعْمَالِ الْحِيَلِ الْمُهْلِكَةِ فِي الْوَقْتِ وَالسَّاعَةِ دیبی نے کہا مُجَرَّبٌ وَمُحَقَّقٌ اَنَّهٗ كَمَا يُسْتَجَابُ نَسْتَغْفِرُ رَبَّكَ ہلاک اسکا موقوف ہے اذان ظہر پر اور جو عزیمت اول میں ہر سو بار کے پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ عَدُوِّيْ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ كَمَا اَهْلَكْتَ اَعْدَاءَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَهْلِكْهُمْ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَللّٰهُمَّ يَا قَاهِرُ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ عَدُوِّيْ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ بِحَقِّ سُوْرَةِ تَبَّتْ يَدَا وَبِحُرُوْفِ تَبَّتْ يَدَا وَبِكَلِمَاتِ تَبَّتْ يَدَا اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ اَنْبِيَائِكَ وَبِحَقِّ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَبِحَقِّ بَعْضِ رِجَالِكَ وَبِحَقِّ اَسْمَائِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْمَلِكُ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ختم قرآن شریف بعض علما نے کہا ہے خَتْمُ الْقُرْاٰنِ لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ مُجَرَّبٌ لَا شَكَّ فِيْهِ كَذَا قَرَّرَهٗ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ كَانَ اَسْرَعَ لِلْاِجَابَةِ جمعہ کے اول بقرہ سے آخر مائدہ تک سنیچر کو اول انعام سے آخر توبہ تک اتوار کو اول سورہ یونس سے آخر سورہ مریم تک پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک جب ختم کرے سجدہ میں جا کر اللہ تعالٰے سے اپنی حاجت مانگے۔ وہ باذن اللہ پوری ہوگی ایک طریقہ ختم کا پہلے بھی اس رسالہ میں مفصل گذر چکا ہے۔

سبع منجیات سورہ سجدہ سورہ یٰس سورہ دخان سورہ واقعہ سورہ ملک سورہ دہر (؟) سورہ

"حکام کو معزول کرنا"
"دشمن کو ہلاک کرنے کا عمل"
"ختم قرآن کے فوائد"
"سبع منجیات کے فضائل"

بشرح بعض اہل علم نے کہا ہے مَنْ دَاوَمَ عَلٰی قِرَاءَتِ سُبْحَانَهٗ وَمَا اَعْلٰی مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ وَ نَاهِيَتْ بِنَجِيْتِمِنَ الْمُهْلِكَاتِ

برائے نجات از نار صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کو ستر ہزار بار پڑھیگا وہ آگ دوزخ سے آزاد ہوجائیگا اس نے اپنی جان کو گویا نار سے خرید لیا ذَکَرَہُ الْیَافِعِیُّ وَابْنُ عَرَبِیٍّ وَاَوْصٰی بِالْمَا فَعْلِهٖ عَلَيْهَا لیکن کسی نے حافظ ابن حجر سے پوچھا تھا کہ یہ حدیث کیسی ہے مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعِيْنَ اَلْفًا فَقَدِ اشْتَرٰی نَفْسَهٗ مِنَ اللّٰهِ صحیح ہے یا حسن یا ضعیف اس کے جواب میں لکھا کہ اَمَّا الْحَدِيْثُ الْمَذْكُوْرُ فَلَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَّلَا حَسَنٍ وَّلَا ضَعِيْفٍ بَلْ هُوَ بَاطِلٌ مَوْضُوْعٌ لَا تَحِلُّ رِوَايَتُهٗ اِلَّا مَقْرُوْنًا بِبَيَانِ حَالِهٖ انتہٰی هٰكَذَا قَالَهُ الْعَجْمُ النَّيْطِيُّ وَعَقَّبَهٗ بِقَوْلِهٖ لٰكِنْ يَنْبَغِیْ لِلشَّخْصِ اَنْ يَّفْعَلَهَا اِقْتِدَاءً بِالسَّادَةِ وَاَمْتِثَالًا لِقَوْلِ مَنْ اَوْصٰی بِهَا وَتَبَرُّكًا بِاَفْعَالِهِمْ انتہٰی میں کہتا ہوں حدیث صحیح میں آیا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ افضل ذکر ہے پھر اور حدیثوں میں حث فرمایا ہے اکثار ذکر پر اس لیا ور بکثرت اس ذکر کی بے شبہ افضل اذکار ہو سکتی ہے گو تعیین عدد ثابت نہ ہو جو کوئی عالم اس کلمے کا ہو کر مرجاتا ہے یا کلمہ آخر کلام اسکا ہوتا ہے تو وہ بموجب حدیث صحیح مسلم داخل جنت ہوگا۔ ولہ الفضل والمنۃ

برائے امن از سوء خاتمہ بعد سنت مغرب کے دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ و آیۃ الکرسی و اخلاص و معوذتین پڑھ کر سلام پھیر کر دس بار درود پڑھکر تین بار یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ دِيْنِیْ فَاحْفَظْهُ عَلَیَّ فِیْ حَيَاتِیْ وَعِنْدَ مَمَاتِیْ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ ذَكَرَهُ الدَّمِيْرِیُّ فِیْ حَيٰوةِ الْحَيَوَانِ الْكُبْرٰی میں کہتا ہوں اسکو سنوسی نے بھی اپنی مجربات میں ذکر کیا ہے لیکن اس ترکیب سے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے انا انزلناہ دو بار اور سورۂ اخلاص سات بار پڑھے پھر سجدے میں دعا مذکور مانگے لیکن لفظ دعا کا نزدیک ان کے یوں ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ دِيْنِیْ وَاِيْمَانِیْ فَاحْفَظْهُمَا عَلَیَّ فِیْ حَيَاتِیْ وَعِنْدَ وَفَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ پھر کہا ہے کہ هِیَ شِفَاءٌ لِلصَّدْرِ مِنَ السَّقِيْمَةِ قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِيْنَ بِاللّٰهِ مِمَّنْ يُّتَكَلَّمُ بِالْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ وَالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَّةِ اِنَّ مَنْ دَاوَمَ عَلٰی هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اَمِنَ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَةِ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی انتہٰی اسی کی مثل وہ روایت ہے جو حکیم ترمذی سے منقول ہے کہ انہوں نے رَبُّ الْعِزَّةِ کو ہزار بار خواب میں دیکھا ہر بار سوال حسن خاتمہ کا کیا فرمایا چالیس بار اور ایک روایت میں اکتالیس بار بعد نماز فجر کے قبل صبح یوں کہا کرے يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ انتہٰی میں کہتا ہوں فضائل ان ہر سہ کلمات کے احادیث صحیحہ میں آئے ہیں۔ اگرچہ یہ ترکیب بعینہا

کذ خبیرۃ یُرِیدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ
اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا ان سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں درود لکھے اور اگر اس آیت کو زیادہ کر دیں تو اور
بھی احسن ہے قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ اور اگر اس آیت کو بھی اضافہ
کر دیں رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ وقولہ تعالٰی وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا
کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ذکر اسکا پہلا پہلے
بھی ہو چکا ہے ۔

حجاب الغرناء والتوابع یہ ایک حجاب عظیم بے مثل ہے کہ ذخائر میں نہیں ملتا بار ہا اسکو کیا صحیح پایا
دن طہر اور سوم یا پنجم یا ہفتم پہ لکھے اور لمس حروف سے بچے اور کاتب طہارت کامل پر ہو اور
اسکو ورق عتیق پر مثل حجاب کے لکھے پہلے بسم اللہ لکھے ۵ بار پھر صلی اللہ علی محمد ۵ بار پھر یا اللہ
اللہ ۵ بار پھر محمد رسول اللہ ۵ بار پھر آمنت باللہ ۵ بار پھر واعتصمت باللہ ۵ بار پھر حسبی اللہ ۵
بار پھر توکلت علی الحی الذی لا یموت ۵ بار پھر لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۵ بار پھر آیۃ الکرسی تا خالدون
پھر للہ ما فی السموات وما فی الارض تا آخر سورۃ تمام و کمال

برائے رعاف یعنی خون بینی اس آیت کو اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَقِیْلَ
یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ لکھ کر سر پر شخص مرعوف کے رکھ کر ان آیات
کو پڑھا کریں یکہ کف اینما الرعاف بحق الواحد القهار العزیز الجبار اسکو میں نے مجرب کیا ہے

برائے قوت جماع سبز پودینے کے پتے لیکر شکر سفید کے ساتھ کوٹ کر چند بار کھانا استعمال کرے
مقوی مجرب صحیح ہے ۔

برائے شے ضائع شدہ یا حفیظ ایک سو انیس بار بغیر زیادت و نقصان پڑھا کریں کہ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ
خَبِیْرٌ اسکو بھی ایک سو انیس بار پڑھے اللہ تعالٰی اس ضائع کو پھیر لائیگا ۔ اور ضائع ہونے سے
محفوظ رہیگا ۔ صحیح مجرب ہے ایک جماعت سلف وقت تلف ہونے کسی شے کے سورۃ والضحی پڑھتی
تھے وہ شے ان کو مل جاتی تھی وَقَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا فِیْ هٰذَا الرِّسَالَةِ

برائے شناخت دزد دو آدمی آمنے سامنے بیٹھکر ایک ابریق کو سبابتین پر اٹھائیں اور نام متہم کا
ابریق پر لکھیں اور سورہ یٰس وَجَعَلْنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ تک پڑھیں ۔ اگر وہی شخص دزد ہے تو
ابریق کو گردش ہوگی ۔ ورنہ اسکا نام مٹا کر دوسرے شخص متہم کا نام لکھیں واحد ابعد واحد جس کے نام پر
ابریق پھر کہائے وہی سارق ہے ۔ وَذٰلِکَ مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ وَّ قَدْ جُرِّبَ وَصَحَّ

برائے طرد جن و پری و دفع بیہوشی چار پرچہ کاغذ پر لکھ کر اس جگہ میں چپکائے جہاں یہ چیزیں

سورۂ طٰہٰ آیت پارہ ۱۶ ۔ پارہ سوم سورۂ بقرہ رکوع ۔ پارہ سوم سورۂ بقرہ رکوع ۔ چہلم ۱۲

جون یٰس والقرآن ص والقرآن قٓ والقرآن لو انزلنا ھذا القرآن لمن لم تنفعوا لو جئتکم فلیمسنکم منا عذاب الیم اذھب انما البغی والبغوث والذل باذن الملک الحق ولا تغیۃ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر ان اوراق کو بیان ذکر کے حصے سے جدا کر کے

فصل اعمال مجربات امام شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسنی رحمہ اللہ تعالیٰ

برائی درازی عمر دفعلا اندرگ | جو شخص ہر آیت شریف سورہ توبہ کو لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ہر رات میں پڑھے گا۔ اور ستون نہ مریگا نہ مقتول ہوگا نہ کوئی زخم آہن اسکو لگیگا قرطبی نے اسکو کنز الابرار میں حکایت کیا ہے یہ روایت جب بعض صالحین کو پہونچی اپنی بیماری میں اسکو پڑھنا شروع کیا گمان ہوتا ہے کہ وہ شخص بغداد والا تھا وہ ہمیشہ اسکو پڑھتا ایک سو تیس برس تک زندہ رہا جب اسنے اسکا مرنا چاہا حضرت کو خواب میں دیکھا فرمایا کہ تو ہم سے بھاگتا رہیگا اس نے آیت کا پڑھنا چھوڑ دیا وہ مرگیا۔ فسبحان من یحو ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب

برائی جمع میان احبہ | جس شخص کا دل کسی مکان خاص سے متعلق ہو یا کسی شئے کا شدت سے اور چاہے کہ اجتماع حاصل ہو تو تصدیق نیت سے یوں کہے اللّٰھم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اجمع بینی و بین کذا و کذا اللہ تعالیٰ اسے بر شئے پر درمیان اس کے اور اس شخص کے اجتماع بخشے گا۔ و ھو عجیب جداً و فیہ سر لطیف لارباب الجمع بعد الفرق و علی ید الجمع بین فنون الفرق و التمکن فی جمیع المقامات و الاحوال الشریفۃ و بااللہ

برائی قوت طاعت | ایک پارچہ ریشم سفید پر نام ودود لکھے اور محمد رسول اللہ ۳۵ بار اور الحمد سورہ ۳۵ بار بعد نماز جمعہ کے لکھے اللہ اسکو قوت طاعت و پرہیزگاری بخشیگا اور بیماری شیاطین سے کفایت کریگا۔ اور جو شخص اس کتابت کو اپنے پاس رکھے گا اسکی ہیبت لوگوں کے دلوں میں ہوگی اور جو شخص ہر دن وقت طلوع آفتاب کے ہمیشہ اس میں نظر کرتا رہے گا۔ اور حضرت پر درود بھیجے گا وہ حضرت کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا

برائے رویت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم درخواب | دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار اور سورہ اخلاص سو بار پڑھکر تین بار یوں کہے یا محسن یا مجمل یا منعم یا متفضل ارنی وجہ نبیک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو حضرت کی رویت ہوگی

برائی حفظ از سلطان ظالم و دزد و درندہ و گزندہ آیۃ الکرسی اور سہ آیت سورۂ اعراف اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہ تا المُحسنین وَالصّافّات تا لازب و سورۂ رحمٰن تا سعشر یا معشر تا فلا تنتصران پڑھے ان سب آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے خواہ دن میں پڑھے یا رات میں وَھُوَ مُجَرَّبٌ صَحِیحٌ عَجِیبٌ جِدًّا

برائی اقبال خلق یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی تا وَجِیْھًا وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ تا اَکْرَمُ فَلَمَّا رَاَیْنَہٗٓ اَکْبَرْنَہٗ الیٰ قولہ مَلَکٌ کَرِیْمٌ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ الیٰ اٰخرھا ان آیات کو کثرت سے پڑھتے ہیں سارا جہان اسکی طرف متوجہ ہوجائے گا اور اس کو دوست رکھیگا وھو سر عجیب جدا

برائے رفع ثقیل جب ایسا شخص پاس بیٹھے جو گراں گذرے تو چپکے سے اس آیت کو پڑھے وہ جلد اٹھ جائیگا۔ تلک رقد رابربا ہوالی تولہ مستقین راشتا ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون یوم یحبہ یحشر الناس اشتاتا الف فاخفا فاق نفا لا

برائے حل معقود سورۂ بقرہ کو ایک تشت میں لکھکر اور پانی میں دھو کر بعد غسل بدن کے اسی سے اس پانی سے نہائے بحکم خدا حل ہوجائیگا وھو عجیب

برائی ولادت مولود ذکر ناف پر عورت کے جب وہ سوتی ہو ہاتھ سے مسح کرے اول حمل میں اگر شروع ماہ سوم میں کیونکہ وہ بہتر ہے تین بار یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ خَلَقْتَ خَلْقًا فِیْ بَطْنِ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃِ فَکَوِّنْہُ ذَکَرًا وَّاَسْمَیْتُہٗ مُحَمَّدًا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ فَھٰذَا مِنَ الْفَوَائِدِ الْمُجَرَّبَۃِ

برائی عرق النسا ایک لیلی کو سفید اعرابی نے کیا آپ جو شخص بیمار کرے اور اس کے تین چھتے نہائے ہروز نہار منہ ایک حصہ پی لے شفا ہوتی ہے۔ وَھُوَ مُجَرَّبٌ فَتَحَھُمْ مِنْ غَیْرِ تَرَاخٍ وَقَدْ اُشْتُغِلَ کَالْاَیْرِ مِنَ الْحَیِّ فَاَمَرَ نَاکُوْا بِاَمْرِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ علاج ایک حدیث مرفوع میں بھی آیا ہے

برائی توسیع رزق حلال ہر جمعہ کو وقت شروع اذان کے ستر بار یوں کہے اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا کَرِیْمُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ اس عدد کو درمیان اذان اول کے پورا کرے ختم ہونے سے پہلے عبدالوہاب شعبی رح استعمال اس عدد کا بعد نماز جمعہ کے سو اقبلہ ہو کر کرتے تھے جب تک اسطرح نہ کیا تھا کسی سے بات نہ کرتے وہ کہتے ہیں۔ وَجَدْتُ

[illegible]

بِبَرَکَتِہٖ سنوسی نے کہا فَدَاوِمْ عَلٰی ھٰذَا تَجِدْ بَرَکَتَہٗ فِیْ اَقَلِّ مِنَ التَّجْرِبَۃِ وَھُوَ عَجِیْبٌ جِدًّا نَسْئَلُ اللّٰہَ رَبَّنَا تَعَالٰی اَنْ یَّنْفَعَنَا بِہٖ وَ لَا یَحْرِمَنَا مِنْ اِتِّبَاعِہٖ بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ

برائی قضاء حاجت ابو عبد اللہ مغربی نے کہا ہے میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ میری ایک حاجت ہے میں کس چیز سے توسل کروں فرمایا جسکو کچھ حاجت ہو وہ سبحان اللہ سا چالیس بار دعاء یونس علیہ السلام کہے اسکی دعا قبول ہوگی۔ رَوَاہُ الْحَاکِمُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ شَیْبَانَ اور حدیث میں آیا ہے۔ مَنْ دَعَا بِدَعْوَۃِ یُوْنُسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اسْتُجِیْبَ لَہٗ طریقہ اس کے ختم دعا کا پہلے اس رسالہ میں گذر چکا ہے۔

برائی تفریح ہر کربت جسکو کوئی فکر یا تنگی معاش یا بلا پہونچے وہ ان کلمات کو لکھکر آب رواں میں ڈالدے اللہ تعالیٰ اس سے ہم دور کرے گا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ الْفَقِیْرِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِکْشِفْ ضُرِّیْ وَھَمِّیْ وَفَرِّجْ عَنِّیْ غَمِّیْ یہ عمل مجید فوائد مجربہ کے ہے ایک سعادت میں یوں آیا ہے کہ ان کلمات کو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حَوْلَ الْعَالِمِیْنَ بِکَ وَفِعْلَہُ الْخَائِفِیْنَ مِنْکَ وَیَقِیْنَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ عَلَیْکَ اس کے کہنے سے وہ ہم قریب میں حل و فرج ہوگا سنوسی نے کہا حُقِّقَ ذٰلِکَ التَّجْرِبَۃُ بِیُسْرِ مُوْلِکَہٖ اِنْتَھٰی

برائی حفظ از احتلام سوتے وقت وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ تا حافظ[1] پڑھے پھر کہے صَدَقَ اللّٰہُ وَمَنْ تَکَلَّمَ عَنْہُ وَکَذَبَ الشَّیْطَانُ وَعَدُوُّ اللّٰہِ اسکو احتلام نہ ہوگا اسی طرح اگر دا ہنی ران پر آدم اور بائیں ران پر حوا لکھے گا تو بھی احتلام سے بچا رہیگا

آیات شفاء ان آیات کو لکھکر استعمال میں لائے سنوسی کہتے ہیں۔ فَقَدِ اسْتَعْمَلْتُھَا لِبَعْضِ مَنْ بِیْ بَعْدَ الْمَرَضِ فَکَتَبْتُ لَہُ الْاٰیَاتِ وَشَرِبَھَا اَیَّامًا فَبَرِئَ وَنَفَعَنِیْ بِھَا اَیَّامًا فَبَرِئْتُ وَلَمْ یَبْقَ بِہٖ اَثَرٌ وَیَنْبَغِیْ لِکَاتِبِھَا اَنْ یَّبْتَغِیَ الشِّفَاءَ بِبَرَکَۃِ کَلَامِ اللّٰہِ وَکَلَامِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَجْرَ عَلٰی مِقْدَارِ نِیَّۃِ صَاحِبِھَا وَھِیَ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ وَّشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ وَقَدْ مَرِضَ وَلَدٌ لِبَعْضِ الصَّالِحِیْنَ بِالْحُمّٰی فَاَعْیَا الْاَطِبَّاءَ فَاَتَاہُ اَبُوْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَشَکَا لَہٗ مَرَضَ وَلَدِہٖ فَقَالَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیْنَ اَنْتَ مِنْ اٰیَاتِ الشِّفَاءِ فَکَتَبَھَا لَہٗ اَبُوْہُ فِیْ اِنَاءٍ وَسَقَاھَا وَلَدَہٗ فَبَرِئَ فِی الْحِیْنِ نَسْئَلُہٗ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی الشِّفَاءَ لَنَا وَلِکُلِّ مَنْ

[1] وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَمَا اَدْرٰىکَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ ۱۲

فھٰذا الّذی جاء بہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم عددہ فلقنہ قد رجنا ذکنفسہ فرزنۃ
عرشہ رضیا وکلمتہ انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ حکایت مرض ولد کی قشیری سے ماثور ہے اور
ذکران آیات کا پیشتر ہو چکا مجھکو بھی تجربہ ان کا شفاء مرض میں حاصل ہو چکا ہے وللہ الحمد

برائے استحصال خیرات دارین | اسماء الٰہی مفصلہ ذیل کو کہ بیس نام مبارک ہیں اپنا معمول روزانہ مقرر کرلے یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیعُ یَا عَلِیمُ یَا سَرِیعُ یَا وَاسِعُ یَا عَدْلُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیمُ یَا مُتَعَالُ یَا عَزِیزُ یَا قَدُّوسُ یَا بَاعِثُ یَا فَعَّالُ یَا دَائِمُ یَا مُعِیدُ یَا مَعْبُودُ یَا مَانِعُ یَا نَافِعُ یَا جَامِعُ یَا بَدِیعُ یہی کہتے ہیں مِنَ الدُّعَاءِ بِیْرِ التَّوْبَۃِ اَنَّ مَنْ ذَکَرَ ھٰذِہٖ الْاَسْمَاءَ کُلَّ یَوْمٍ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ سَبْعًا وَسَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَکَانَ مِنْ جُمْلَۃِ وِرْدِہٖ یَرٰی بِبَرَکَتِھَا مِنَ الْخَیْرَاتِ فِیْ دِیْنِہٖ وَدُنْیَاہُ وَنَفْسِہٖ اَشْیَاءَ عَجِیْبَۃً حَتّٰی یَکَادُ ھِمَّتُہٗ تَتَعَلَّقُ بِاَمْرٍ مِّنَ الْخَلْقِ وَحَقَّقَ اللّٰہُ لَہُ الْخَلْقَ بِحِکْمَتِہٖ لِاَنَّ ھِیَ عِشْرُوْنَ اِسْمًا فَھُوَ عَجِیْبٌ انتہی

برائے رویت حبیب زندہ یا مردہ | پاک لباس سفید و فرش پاک پر طہارت اہل خانہ سے سونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے رکعت اولی میں بعد فاتحہ سورہ والشمس وضحٰہا سات بار دوسری رکعت میں بعد فاتحہ واللیل اذا یغشٰی سات بار پھر سلام پھیر کر تقبلاً حسب درود پڑھے اور یہ خاتم لکھکر نیچے سر کے رکھ سو جائے بحکم خدا جس امر کی نیت ہوگی وہ ظاہر ہوگا خاتم یہ ہے۔

ا	ل	م	ص
ل	م	ص	ا
م	ص	ا	ل
ص	ا	ل	م

اور اگر مطلب ہو کہ خواب میں غائب کو دیکھے اور معلوم کرسکے وہ مردہ ہے یا زندہ یا اس سے کچھ سوال کرنا چاہے تو وقت خواب کے وضو کرکے جامہ پاک پہنکر فرش طاہر پر رو بقبلہ جانب یمین پر آرام کرے کہ سات بار والشمس وضحٰہا اور سات بار واللیل اذا یغشٰی اور سات بار والتین اور سات بار قل ہو اللہ پڑھے پھر کہے اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ اگر پہلی رات کچھ دیکھے تو پہلا دوسری تیسری ساتویں رات تک ضرور ہی کچھ معلوم ہوگا۔ اگر کچھ بھی نظر نہ آیا تو جان لینا چاہیئے کہ عمل میں کچھ فرق ہوا سنوسی لکھتے ہیں انہ مجرب صحیح

برائے زیادت عمر و وفات از سوء خاتمہ و نصرت بر دشمن و وسعت رزق | صبح و شام میں تین بار یہ کلمات کہا کرے سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ

حفیظ | جو شخص اسکو سات بار سفر میں کہکر ہاتھ سے ہر چہار طرف اشارہ کریگا۔ وہ ہر بلا سے محفوظ رہیگا۔ اگر سامان و صندوق میں اسکو لکھکر رکھے گا تو چوری سے امن میں رہے گا۔
اَللّٰہُ حَفِیْظٌ لَطِیْفٌ قَدِیْرٌ اَزَلِیٌّ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا یَنَامُ انتہی

"سفلی امور زاول / حصول کیلیے"
"زندہ یا مردہ محبوب سے ملاقات"
"غائب سے خواب میں ملاقات"
"عمر میں برکت، امور معاش [illegible]"
"چوری سے امن ہے"

دیکھا فرمایا آزمایا جاہتا ہے عرض کیا ہاں کہا اور مسلمانوں کے لئے دعا کیجیے حضرت نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہا تو منبر پر پہرا شب پنجشنبہ کو یہ واقع ہوا شب یک شنبہ کو دشمن بھاگ گیا اللہ نے اس کتاب کی برکت سے فتح کر مسلمین فرمائی ۷۹۱ھ میں اس تالیف سے وہ فارغ ہوئے تھے دمشق ہر طرف سے حصار سخت میں تھا اور دروازے شہر کے پتھروں سے چن دیئے گئے تھے سب آب و دانہ کی شدت تھی ہر شخص کو اپنی جان و مال پر خوف تھا اور خلق کو نرشت کرتے تھے اس کتاب کی برکت سے وہ ۔۔۔ کسی نے خوب کہا ہے ۔ ع

اِنْ نَابَكَ الْاَمْرُ الْمُعْضِلُ وَاَذْكَى ۔۔۔ وَاَنَالَكَ بِالْعَجْزِ ۔۔۔ وَقُدْوَتُكَ الْحِصْنَ الْحَصِيْنَا ۔

یہ کتاب تا ایں دم کہ دن سو اس رم تک شرفا و غربا وظیفہ اہل علم میں ہے اس کے تاثیرات سب پر روشن ہیں طریق اسکی دعوت کا بعض راسخین سے اس طرح پر مروی ہے کہ شب پنجشنبہ کو بعد نماز فرض یا سنت یا نفل کے شروع کرے شروع سے پہلے حضرت پر درود بھیجے شب یکشنبہ کو تمام کرے یا پنجشنبہ کو شروع کرکے روز یکشنبہ کو ختم کرے یہ چار دن ہوئے پہلے دن اول کتاب سے کیفیت صلوۃ تک پڑھے دوسرے دن وہاں سے تا قولہ وَكَالدُّعَاءِ بِالْاُمُوْرَةِ تَمْرَةٌ تیسرے دن فَصْلُ الْاَدْعِيَةِ الَّتِيْ فِيْ غَيْرِ مَخْصُوْصَةٍ تک چوتھے دن تا آخر کتاب پہر اول کتاب سے شروع کرے اور ہر چہار دن میں پورا کرے حصص مذکورہ پر خواہ یہ ختم ہی کیا کرے یا سات بار یا چالیس بار اور یہ اتم ہے اجابت میں لکن ساتھ حضور دل کے اور یقین اجابت کے اور حروف علامات کو انہیں حرکات سے جو اسامی اصلیہ میں واقع ہوئے ہیں ۔ پڑھے حال اس کتاب کے شروع کا کتاب اتحاف المنبل میں لکھا ہے اس کتاب کا ایک ملخص ہے جو خود جزری نے کیا ہے اور اسکا نام عدۃ الحصن الحصین رکھا ہے اس میں التزام روایات صحیحہ قویہ کا کیا ہے فی الحال وہ مطبع ۔۔۔ میں طبع ہونے والی ہے ملحق بقرآن شریف اگر کسی سے ختم اصل کتاب کا نہ ہو سکے تو پہر اسی ملخص پر اکتفا کرے انشاء اللہ تعالی اسنا غرب بے شمار اور دفع کرب و بلایا میں اثر عظیم پائیگا ۔ میرا جہاز سفر حج میں ڈوبنے اور ٹوٹنے کو تھا حصن حصین کو ایک بار ختم کیا وہ ہی بلا رعایت اس دعوت کے اللہ نے مجھکو صحیح سالم کنارے پہونچا دیا و للہ الحمد

دلائل الخیرات

"صاحب دلائل الخیرات کے حالات زندگی"

یہ کتاب امام ابو محمد عبداللہ بن محمد بن سلیمان جزولی شریف حسنی رح کی صیغہائی صلوۃ میں تالیف ہے اور اہل علم میں متداول گرچہ بعض محققین نے اس کے بعض الفاظ پر انتقاد کیا ہے لکن اکثر لوگ اسکی سند شیوخ سے لیتے ہیں ۔ اور ایک ہفتہ میں اسکا وظیفہ ختم کرتے ہیں مؤلف رح نے چودہ برس خلوت میں عبادت کی ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھ پر توبہ کی تھی انکے کرامات معروف ہیں شارح دلائل محمد مہدی نے کہا ہے وَكَانَتْ وَفَاتُهُ سَنَةَ ۔۔۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔۔۔ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ ۔۔۔ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صلى الله عليه وآله وسلم ثم بقي مسموما في صلوة الصبح بما في السجدة الثانية من الركعة الأولى أو في السجدة الأولى من الركعة الثانية سادس عشر ربيع الأول عام سبعين وثمانمائة ثم بعد سبع وسبعين سنة من موته نقل من سوس إلى مراكش فدفن فنبشوه فوجدوه طريا لم يتغير منه شيء ولما أخرجوه من قبره بسوس وجدوه كهيئته يوم دفن لم تغير الأرض منه شيئا ولم يغير طول الزمان ما يعرض أحوال الموتى شيئا وأثر الحلق من شعر رأسه ولحيته قائم كما كان يوم موته إذ كان قريب عهد بالحلق وقبره بمراكش عليه جلالة عظيمة ومهابة كبيرة وسطوة ظاهرة والناس يزدحمون عليه ويكثرون من قراءة دلائل الخيرات عنده وثبت أن رائحة المسك توجد من قبره من كثرة صلوته على النبي صلى الله عليه وسلم وطريقته شاذلية وله كرامات كثيرة في الطريق انتهى ملخصا من شرحه المسمى بمطالع المسرات فكذا أوجد هذا نبيل الوالد المرحوم محمد حسن بن علي الحسيني البغدادي المكي رحمهم الله تعالى

والد مرحوم کو اجازت اس کتاب کی شیخ عبدالحق بن فضل اللہ سے حاصل تھی۔ اس قسم کی کتابیں اور بھی بہت ہیں جیسے جواہر مضیئہ اور شفاء الاسقام وغیرہ لیکن شہرت و قبول جیسے یہ کتاب مشہور البتہ ہے اس میں شک نہیں ہے کہ صیغ ماثورہ کی قرأت افضل و اکمل ہے صیغ غیر ماثورہ سے اگرچہ انشاء صیغ صحیحۃ المعانی فصیحۃ المبانی کو اہل علم نے جائز رکھا ہے تمام بحث اس مقام کی ہماری کتاب کے ہر حیدر اصل حرز الامانی استاطر کے ہیں۔ جیسے کہ تنبیل حرز الدنو قاری کو چاہیے کہ عوض ان کے الفاظ ماثورہ اختیار کرے تاکہ ضیق خلاف سے عافیت میں رہے واللہ التوفیق

برائی دفع سحر و حرز از شیطان و دزدان و درندہ	الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى

لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ

" دلائل الخیرات کی اجازت "

" جادو، شیطان، چور اور درندوں سے حفاظت "

إلى الظلمت أولئك أصحب النار هم فيها خلدون ۝ لله ما في السموات وما في الأرض وإن تبدوا
ما في أنفسكم أو تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء والله على كل
شيء قدير ۝ آمن الرسول بما أنزل إليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله وملئكته
وكتبه ورسله لا نفرق بين أحد من رسله وقالوا سمعنا وأطعنا غفرانك ربنا
وإليك المصير ۝ لا يكلف الله نفسا إلا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا
لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا ربنا ولا تحمل علينا إصرا كما حملته على الذين
من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا أنت
مولنا فانصرنا على القوم الكفرين ۝ إن ربكم الله الذي خلق السموت والأرض في
ستة أيام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس
والقمر والنجوم مسخرت بأمره ألا له الخلق والأمر تبارك
الله رب العلمين ۝ ادعوا ربكم تضرعا وخفية إنه لا يحب المعتدين ۝ ولا تفسدوا
في الأرض بعد إصلاحها وادعوه خوفا وطمعا إن رحمت الله قريب من المحسنين ۝
قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن أيا ما تدعوا فله الأسماء الحسنى ولا تجهر بصلاتك ولا
تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا ۝ وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم
يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا ۝ والصافات صفا
فالزجرت زجرا فالتليت ذكرا إن إلهكم لواحد رب السموت والأرض وما
بينهما ورب المشارق إنا زينا السماء الدنيا بزينة الكواكب وحفظا من كل شيطان
مارد لا يسمعون إلى الملإ الأعلى ويقذفون من كل جانب دحورا ولهم عذاب
واصب إلا من خطف الخطفة فأتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم أهم أشد خلقا
أم من خلقنا إنا خلقنهم من طين لازب ۝ يمعشر الجن والإنس إن استطعتم
أن تنفذوا من أقطار السموت والأرض فانفذوا لا تنفذون إلا بسلطن فبأي
آلاء ربكما تكذبن يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ۝ لو أنزلنا
هذا القرآن على جبل لرأيته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الأمثال
نضربها للناس لعلهم يتفكرون ۝ هو الله الذي لا إله إلا هو علم الغيب والشهادة
هو الرحمن الرحيم ۝ هو الله الذي لا إله إلا هو الملك القدوس السلام
المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون ۝ هو الله الخالق
البارئ المصور له الأسماء الحسنى يسبح له ما في السموت والأرض وهو العزيز

آخرت کے آیات و احادیث میں صحیح و ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کو اس جگہ لکھا گیا ہے یہ آخری بلاغ میں آئی ہے

دادیم ترا از گنج مقصود نشان　　گر ما نرسیدیم تو باری برسی

علاوہ اسکے علماء محدثین میں اتصال سند و اجازت کتب سنن کا طریقہ قدیماً و حدیثاً معہود و ماثور ہے چونکہ اجازت کتب صحاح و سنن وغیرہ کی مشائخ حدیث سے حاصل ہے تفصیل اس اجمال کی کتاب سلسلۃ العسجد میں لکھی گئی ہے باقی وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے اسجگہ نقل کئے گئے ہیں منجملہ ان کے ایک کتاب الفوائد شیخ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف شرجی حنفی رضی اللہ عنہ صاحب تجرید صحیح بخاری ہے انہوں نے یہ تجرید ۸۱۹ سنہ ہجری میں لکھی ہے شرجی کی اسانید علوم حدیث میں بمیر شیخ الشیوخ میں سند کتاب سنن ابی داود و جامع ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و شفا قاضی عیاض و سلاح المومن و مشکوۃ المصابیح و احیاء العلوم وغیرہ و ذلک میں تمام انکا اتصال سند میرا ثابت ہے اسلئے یہ اعمال جو ان کی کتاب سے لکھے ہیں۔ داخل دائرہ اجازت ہیں اور جو اعمال کہ قول جمیل سے منقول ہیں انکی اجازت مستقل مولوی محمد یعقوب مہاجر کی سے حاصل ہے اور وہ اعمال جو مرزا مظہر جان جاناں سے نقل کئے گئے ہیں وہ غالباً موافق قول جمیل کے موافق بعض احادیث ہیں۔ الا ماشاء اللہ تعالی اور چند ایک اعمال کتاب خزینۃ الاسرار سے حکایت کئے ہیں انکی اجازت مجھکو نہیں ہے لیکن وہ بھی دائرہ اذن سے باعتبار اذن کے مشائخ صوفیہ سے خارج نہیں ہو سکتے ہیں۔ اور جس صورت میں کہ تمام اعمال دست کا بلا اجازت منحصر جاری ہے تو اعمال و عزائم مشائخ کا بھی استعمال کرنا ممکن ہے گو اجازت نہ ہو لیکن اتنی بات درکار ہو کہ شیخ کا مرتبہ معلوم ہو اور طریقہ مقررہ بعد موافقت عمل میں لائی جائے ورنہ حسب احتیاط و رعایت آداب کی طرف سے عدم وصول اثر کے نہیں ہوتی ہے تو پھر عمل کتاب و سنت کا بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا یہ قصور اپنی طرف سے ہے نہ دوسرے کی طرف کا اس رسالہ میں جسقدر اعمال ذکر کئے گئے ہیں غالباً وہ مجربات ہیں قدماء علماء و مشائخ نے انکا تجربہ کیا ہے اور بعض کا تجربہ مجھکو بھی حاصل ہوا ہے اور ایسے اعمال جنکو تجربے کا حال معلوم نہیں ہے وہ ایک دفتر میں بھی نہیں آ سکتے ہیں اسلئے انکا ذکر ترک کر دیا اسیطرح وہ تعاویذ و تعالیق و اوفاق وغیرہم جنکی صورت شرعی موافق ظاہر سنت کے نہیں ہے گو نفس الامر میں جائز ہوں [illegible] انکو بھی چھوڑ دیا ہے اور اسم اعظم و نقش تخمیس و مدح الروح کو اسجگہ ضبط کیا ہے میں ان ادعیہ و اعمال کو اپنے لئے اور اپنی اولاد کیلئے ضرور عمل میں لایا کریں یا جس کسی مسلمان کو طرف انکی حاجت ہو اسکو لکھ کر یہ عمل کر دیا کریں کہ خیر الناس من ینفع الناس اور ان اعمال کی قدر و منفعت جبھی انشاء اللہ تعالی برکات و منافع جانبین کو ظاہر ہونگے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ وَخَيْرُ رَفِيْقٍ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

تمت

بقلم خود غلام حیدر خوشنویس گوڈیالہ ضلع سیالکوٹ
ڈاکخانہ بھوپال والہ تحصیل ڈسکہ